اذانِ حجاز

از

علامہ مولانا حافظ

ضیاء احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

یاایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب — آذان حجاز
مولف — علامہ حافظ ضیاء احمد قادری رضوی
03044161912
تعداد — ۱۰۰۰
کمپوزنگ — قادری کمپوزنگ سینٹر
ناشر
سن اشاعت — ربیع النور شریف ۱۴۳۸ھ بمطابق دسمبر 2016
پروف ریڈنگ — مولانا محمد شہریار رضوی ومولانا محمد یعقوب ومولانا افتخار رضوی
ھدیہ

ملنے کے پتے

سجاد پبلی کیشنز رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور03007591943
ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور03004111526
مکتبہ طلع البدر علینا مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور03214066274
دار النور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور   قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی
مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ03034783579
مولانا فیض احمد قادری رضوی03078774437

عاشق رسول جناب عزت مآب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب

عاشق رسول عزت مآب جناب الحاج چوہدری محمد نعیم صاحب

جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی صاحب جناب قاری محمد سراج الدین قادری صاحب

جناب محمد وسیم صاحب جناب محمد سہیل قادری صاحب جناب محمد الیاس قادری صاحب

مولانا قاری غلام شبیر قادری صاحب مولانا قاری محمد سجاد حسین قادری صاحب

جناب محمد فیصل صاحب جناب محمد الیاس صاحب مرحوم

الانتساب

حضرت اقدس عارف باللہ مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

مہتمم جامعہ سراج الحرمین

عالمی مبلغ اسلام جناب سید شاہ عبدالحق نوری قادری امیر جماعت اہل سنت پاکستان

عالمی مبلغ اسلام حضرت پیر سید افضال حسین شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ

آستانہ عالیہ چورہ شریف

پیر طریقت رہبر شریعت سید امتیاز حسین شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ

آستانہ عالیہ قصرِ عارفاں شریف

حضرت العلام مولانا پیر محمد عبداللہ عتیق صاحب دامت برکاتھم العالیہ

آستانہ عالیہ چک زاہد آباد شریف

حضرت علامہ مولانا مجاہد اہل سنت ڈاکٹر محمد اشرف رضا قادری صاحب

بانی المدینہ فاؤنڈیشن

حضرت علامہ مولانا محمد شاہد مدنی صاحب

پرنسپل النور اسلامک سینٹر

جناب محمد عاصم صاحب سہروردی صاحب

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

تفصیلی فہرست

مسجد ضرار اور اس کے نمازی

مسجد ضرار کے نمازیوں کے عقائد

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

قرآن اور اخلاق

اللہ تعالی کے لئے جلال

غصہ کے احکام

جانوروں سے تشبیہ دینا

رسول اللہ ﷺ کی محبت میں رشتہ داری نہیں دیکھی جاتی

بدمذہبوں سے دور رہنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ کا لعنت فرمانا

رسول اللہ ﷺ کا دعائے ضرر فرمانا

اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں

رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھانا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دعا ضرر کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا

رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درس غیرت

صوفیاء اور درس غیرت

بدر میں صرف گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم تھا

گستاخ سے سختی کرنا اور نفرت کرنا اور سخت کلام کرنا

میلاد ایسے مناؤ

الاربعين العارفية

کافروں اور گستاخوں کی معافی کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

کافروں کو اب معافی نہیں ہے

گستاخوں کو معاف کرنے کی وجہ

جانور اور ناموس رسالت کا تحفظ

مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات

رسول اللہ ﷺ پر کفار کے مظالم

کفار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم

غزوات وسرایا کی درجہ بندی

دجال کے سپاہی

عرض مولف

فقیر عرض گزار ہے کہ آج دین کے خلاف جو بھی بات کی جائے لوگ خاموشی کے ساتھ سن لیتے ہیں اور اسی کو تقوی اور پرہیز گاری کا نام دیتے ہیں اور اسی کو امن پسندی کہتے ہیں تا کہ خود کو لوگوں کے سامنے امن پسند بنا کر پیش کر سکیں اس بارے میں امام اہل سنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان شریف نقل کرنا ضروری ہے تا کہ پتہ چلے کہ تقوی کیا ہے

امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ جب کوئی گستاخی کرے تو گستاخ کو جواب دینا لازم ہے اور لوگ اس معاملہ میں سستی کا شکار ہیں اور اسے پرہیز گاری سمجھتے ہیں حقیقت میں تقوی یہی ہے کہ گستاخان رسول ﷺ کو بھر پور جواب دیا جائے المعتمد المستند ص ۲۶۴

دین کے خلاف بات کرنے کی مکمل اجازت ہے کوئی روک تھام نہیں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر تو تین سو کا چلان ہو جاتا ہے مگر دین کے خلاف جو کوئی مرضی کہہ دے اس کو کچھ نہیں کہا جاتا حکمران کے خلاف کوئی بات کہہ دی جائے تو اس کی پکڑ ہے اور ادارے حرکت میں آجاتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بکواس کر دے تو سارے ادارے منہ بند کر کے بیٹھے رہتے ہیں ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا ہے

کیا دین صرف علماء کا ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان نہیں کیا ان لوگوں نے خدا اور سول ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا کیا حق غلامی ادا کرنا ان پر ضروری نہیں ہے؟ ابھی ربیع النور شریف میں بارہ ربیع النور کے دن چکوال کے علاقہ میں قادیانیوں نے اہل اسلام پر حملہ کر کے ایک نوجوان کو شہید کر دیا گیا اور سات سے زیادہ لوگوں کو زخمی کر دیا گیا مگر ہمارا یہودی میڈیا ہمارے ہی مسلمانوں کو ظالم ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے

ہائے اسلام کا کوئی چاہنے والا نہیں رہا مسلمانوں کی سننے والا کوئی نہیں رہا قادیانی لوگ اقلیت ہونے کے باوجود اہل اسلام کو تکلیفیں دیتے ہیں آج ہمارے ہی ملک میں جتنی عیسائیوں کی سنی جاتی ہے اتنی مسلمانوں کی نہیں جاتی ہمارا میڈیا اپنے ہی دین کو صرف مولوی کا دین سمجھتا ہے

ہمارے ہی حکمران دین کوصرف ملا کا دین سمجھتے ہیں خدا تعالی کی بے ادبی ہو تو صرف مولوی بولتا ہے اور یہ حکمران اس طرح چپ بیٹھے رہتے ہیں جیسے خدا تعالی صرف علماء کا ہو ان کا کوئی تعلق نہیں اللہ تعالی کے ساتھ

جب رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بات کی جائے تو صرف علماء ہی بولتے ہیں ہمارے حکمران اور ہمارا یہودی میڈیا بھی بجائے اس کے کہ ان گستاخوں کے خلاف بولیں وہ علماء کیخلاف بولنا شروع کر دیتے ہیں انہوں نے تو اس طرح کا معالہ بنادیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کیساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں اور رسول اللہ ﷺ کا کلمہ صرف علماء نے پڑھا

جب حضرت شیخ الحدیث امیر المجاہدین مولانا الاستاذ حافظ خادم حسین رضوی دامت برکاتھم العالیہ کو کوٹ لکھپت جیل میں لے گئے تو وہاں موجود ایک پولیس افسر نے یہ بکواس کی کہ اے مولوی تو نے نبی کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے تو کیوں بولتا رہتا ہے نبی کے حق میں ؟اس سے ثابت ہوا یہ بے دین لوگ صرف عملی طور پر ہی نہیں بلکہ قولا بھی اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں

یہ پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر بنا تھا جس طرح آج پاکستان میں دین کو لاوارث سمجھا جانے لگا ہے اس طرح تو متحدہ ہندوستان میں بھی نہیں ہوتا تھا مجھے اکبر کے دور کی ایک بات یہاں لکھنا مناسب رہے گا تا کہ پتہ چلے اس کافر کے دور حکومت بھی اسلام کتنا مضبوط تھا

ایک مسلمان نے مسجد کے لئے مٹیریل منگوا کر رکھا مگر ایک ہندو نے اسی مٹیریل سے مندر کی تعمیر شروع کر دی جب لڑائی شروع ہوئی تو اس ہندو نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کر دی اس وقت کے قاضی عبد النبی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے فیصلہ کیا کہ اس کو پھانسی دی جائے اکبر چاہتا تھا کہ اس ہندو کو پھانسی نہ ہو مگر ان قاضی صاحب کے زور دینے پر اس ہندو کو پھانسی دے دی گئی تو اس وقت بے دین بادشاہ بھی بے بس ہو گیا وہ بھی اس ہندو کے لئے کچھ نہیں کر سکا مگر آج کے حکمران اکبر سے بڑے بے دین ہیں ہر گستاخ کے حمائیتی ہیں اور ہر عاشق رسول ﷺ کے دشمن ہیں

اب آپ بتائیں وہ اکبر بڑا بے دین تھا یا یہ حکمران؟

آج جہاد کو بدنام کرنے کی کونسی کمی چھوڑی ہے ہمارے حکمرانوں اور ہمارے میڈیا کے بے دینوں نے آج جہاد کو تو یوں سمجھتے ہیں جیسے یہ قرآن وحدیث کا حکم نہیں بلکہ یہ طالبان وداعش والے لوگوں کا کام ہے اور جہاد کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنے کی انہوں نے کمی نہیں چھوڑی اور جہاد کو بدنام کرنے میں دہشت گردوں نے کمی نہیں کی نتیجہ یہ نکلا آج جہاد کو جس طرح کافر برا جانتا ہے اسی طرح آج کے بے دین لوگ برا جانتے ہیں جس طرح علماء کو کافر برا جانتے ہیں اسی طرح آج کے بے دین لوگ برا جانتے ہیں

اس کتاب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں اور بے دینوں اور جہاد دشمن لوگوں اور کفار کے اسلام کو بدنام کرنے کی کوششوں کا پردہ چاک کیا جائے اور ہمارے بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کے عزائم سے آگاہ کیا جائے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض ہے کہ مولا تعالی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ سے ہمارے مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے اور اس کتاب کو میرے لئے باعث نجات بنائے اور اہل اسلام میں اس کو قبول عام فرمائے

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی

مسجد ضرار کا تعارف

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

شانِ نزول

یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضور نے فرمایا میں ملّتِ حنیفیہ، دینِ ابراہیم لایا ہوں، کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں، حضور نے فرمایا نہیں، اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے، حضور نے فرمایا نہیں، میں خالص، صاف ملّت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے، حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا، روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا، جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر مُلکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ، میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیدِ عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا۔ یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے، ضعیف، کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں، آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک

کے لئے پابرکاب ہوں، واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوکر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب مُلکِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا

کنز الایمان مع خزائن العرفان سورۃ توبہ

مسجد ضرار بنانے کی وجہ جو انہوں نے ظاہر کی تھی

وروى ابن أبي شيبة، وابن هشام عن عروة عن أبيه قال: كان موضع مسجد قباء لامرأة يقال لها لية كانت تربط حمارا لها فيه، فابتنى سعد بن خيثمة مسجدا، فقال أهل مسجد الضرار: نحن نصلي في مربط حمار لية؟ لا لعمر الله، لكنا نبني مسجدا فنصلي فيه.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ مسجد قباء کی جگہ ایک مائی صاحبہ کی تھی جس کا نام لیہ وہ وہاں اپنے گدھے باندھا کرتی تھی سعد بن خیثمہ نے وہاں پر مسجد بنادی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ اللہ کی قسم ہم تو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے جہاں گدھے بندھے رہے تھے اللہ کی قسم ہم اپنی مسجد بنائیں گے اس میں نماز ادا کیا کریں گے

سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

مسجد ضرار بنانے کی اصل وجہ

قال ابن النجار: هذا المسجد بناه المنافقون مضاهيا لمسجد قباء، وكانوا مجتمعين فيه يعيبون النبي- صلى الله عليه وسلّم- ويستهزئون به.

ابن نجار فرماتے ہیں کہ منافقین نے مسجد ضرار مسجد قباء کے۔ مقابلہ میں بنائی تاکہ اس میں جمع ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب نکالا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا کریں

سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

گستاخ کے قدموں کی نحوست

أعطه ثابت بن أقرم فإنه لا منزل له. فأعطاه رسول الله- صلى الله عليه وسلّم- ثابت بن أقرم. فلم يولد في ذلك البيت مولود قط. ولم ينعق فيه حمام قط ولم تحضن فيه دجاجة قط.

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ جنکا گھر نہیں تھا فرمایا کہ مسجد ضرار کی جگہ گھر بنالو انہوں نے وہاں اپنا گھر لیں انہوں نے اپنا گھر بنایا تو جب تک اس گھر میں رہے ان کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوئی اور ان کے گھر ایک کبوتر تھا وہ نہیں بولا ان کے ہاں ایک مرغی تھی اس نے انڈے نہیں دئے

سبل الهدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

ایک مرغی تھی کہ جو اتنی سمجھ دار تھی کہ اس نے جہاں پر گستاخ کے قدم لگے تھے انڈہ نہیں دیا اور ایک ہم ہیں خود جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو فنڈ دے آتے ہیں

مسجد ضرار دو دن رہی

قال ابن جريج: فَرَغُوا مِنْ إِتْمَامِ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّوْا فِيهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ، وَانْهَارَ فِي يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

امام ابن جریج نے کہا ہے کہ منافقین جمعہ کے دن اس مسجد کو بنا کر فارغ ہوئے تھے انہوں نے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو اس مسجد میں نمازیں پڑھیں اور پیر کے دن مسجد گرادی گئی

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

بانی مسجد ضرار کا تعارف

وكان النبی صلّى الله عليه وسلّم سماه فاسقاً، وقال: «لا تَقُولُوا رَاهِبٌ ولكن قُولُوا فَاسِقٌ» ، وقد كان آمن بالنبی صلّى الله عليه وسلّم مرتين ثم رجع عن الإسلام، فدعا عليه رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فمات كافراً.

ترجمہ :ابوعامر راہب کا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق رکھا تھا اور فرمایا کہن اس کو راہب نہ کہو بلکہ فاسق کہو اور یہ فاسق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو بار ایمان لایا پھر اسلام سے پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی یہ کافر ہی مرا

تفسیر بحر العلوم سمرقندی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

مسجد بنانے کا مقصد

الضحاك يقول، فی قوله: (والذين اتخذوا مسجدًا ضرارًا و كفرًا)، هم ناس من المنافقين، بنوا مسجدًا بقباء يُضارُّون به نبیّ الله والمسلمين

ترجمہ: امام ضحاک فرماتے ہیں اس آیۃ کے تحت کہ یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے انہوں نے مسجد بنائ مسجد قباء کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو نقصان پہچانے کے لئے

تفسیر طبری سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

منافقین نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے

وَذَلِكَ لِأَنَّ الْمُنَافِقِينَ قَالُوا نَبْنِي مَسْجِدًا فَنُصَلِّي فِيهِ، وَلَا نُصَلِّي

خَلْفَ مُحَمَّدٍ

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منافقوں نے مسجد اس لیے بنائی کہ ہم اس میں نماز ادا کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا نہیں کریں گے

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

مسجد کو گرانے کا حکم دیا

فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ، وَمَعْنَ بْنَ عُدَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ السَّكَنِ، وَوَحْشِيًّا قَاتِلَ حَمْزَةَ، وَقَالَ لَهُمْ: انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ الظَّالِمِ أَهْلُهُ فَاهْدِمُوهُ وَاحْرُقُوهُ، فَخَرَجُوا سَرِيعًا حَتَّى أَتَوْا بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ، وَهُمْ رَهْطُ مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ، فَقَالَ مَالِكٌ: أَنْظِرُونِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ بِنَارٍ مِنْ أَهْلِي، فَدَخَلَ أَهْلَهُ فَأَخَذَ سَعَفًا مِنَ النَّخْلِ فَأَشْعَلَ فِيهِ نَارًا، ثُمَّ خَرَجُوا يَشْتَدُّونَ، حَتَّى دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَفِيهِ أَهْلُهُ، فَحَرَّقُوهُ وَهَدَمُوهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَهْلُهُ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ ذَلِكَ كُنَاسَةً تُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَالنَّتْنُ اوَالْقُم

ترجمہ: جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک اور معن بن عدی اور عامر بن سکن اور حضرت وحشی کو بلایا اور ان کو فرمایا کہ اس مسجد کی طرف جاو جس مسجد کے نمازی ظالم ہیں اس کو گرادو اور جلادو پس وہ صحابہ جلدی سے نکلے بنو سالم کے پاس پہنچے حضرت مالک نے کہا کہ تم میرا انتظار کرو میں آگ لیکر آیا تو انہوں نے ایک چھڑی پکڑی کھجور کی اس کو آگ لگائ پھر جلدی سے نکلے اور مسجد داخل ہوئے اس مسجد کے نمازی مسجد میں موجود تھے صحابہ کرام نے آگ لگادی منافق نمازی سارے بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس جگہ کو کوڑا اور بد بودار اور مردار اور گندی چیزیں پھینکنے کی جگہ بنالو

تفسیر بغوی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

جبرئیل امین علیہ السلام کا منادی کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: هَمَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْمَسْجِدِ فَنَادَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا.

ترجمہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا مسجد ضرار جانے کا حضرت جبریل امین علیہ السلام نے منادی کی کہ اس مسجد میں کبھی بھی قیام نہ کرنا

تفسیر کبیر للرازی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

ان کے امام کون مقرر ہوئے؟

وکان يُصلِّي لهم مجمعُ بنُ حارثة،

منافقین کو مسجد ضرار میں مجع بن حاشہ نماز پڑھاتے رہے

اللباب فی علوم الکتاب سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

امام مسجد ضرار کی توبہ

مجمع بن جارية وهو كان إمامهم، وحلف لعمر بن الخطاب فى خلافته أنه لم يشعر بأمرهم

مجمع بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قسم کھائی تھی کہ میں ان کو نمازیں پڑھاتا رہا مگر مجھے ان کا علم نہیں تھا

تفسیر ابن عطیہ سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

مسجد ضرار کا امام مسجد قبا کا امام نہیں ہوسکتا

الَّذِينَ بَنَوْا مَسْجِدَ قُبَاءٍ سَأَلُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ لِيَأْذَنَ لِمُجَمِّعِ بن جارية أن يصلى بهم فى مسجدهم، فَقَالَ: لَا وَلَا نِعْمَةَ

عَيْنٍ! أَلَيْسَ بِإِمَامِ مَسْجِدِ الضِّرَارِ! فَقَالَ لَهُ مُجَمِّعٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ فَوَاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ وَأَنَا لَا أَعْلَمُ مَا قَدْ أَضْمَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْ عَلِمْتُ مَا صَلَّيْتُ بِهِمْ فِيهِ كُنْتُ غُلَامًا قَارِئًا لِلْقُرْآنِ وَكَانُوا شُيُوخًا قَدْ عَاشُوا عَلَى جَاهِلِيَّتِهِمْ وَكَانُوا لَا يَقْرَءُونَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَصَلَّيْتُ وَلَا أَحْسِبُ مَا صَنَعْتُ إِثْمًا وَلَا أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ فَعَذَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَصَدَّقَهُ وَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

ترجمہ: بنی عمر بن عوف جو مسجد قباء کے بانی تھے سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ آپ مجمع بن حارث کو اجازت دیں کہ وہ انکی مسجد میں انکو نماز پڑھایا کریں آپ نے فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کیا وہ مسجد ضرار کا امام نہیں رہا؟ مجمع بن حارثہ نے عرض کیا اے امیر المومنین میرے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا تھا جس منافقت کو وہ چھپاتے تھے اگر مجھے پتہ چل جاتا تو میں کبھی بھی ان کے ساتھ نماز نہ پڑھتا اس مسجد میں دراصل مسئلہ یہ ہوا تھا میں قرآن کا قاری تھا وہ بوڑھے تھے انکی زندگی وہی جاہلیت والی تھی اور قرآن تو بلکل نہیں پڑھنا جانتے تھے میں انکو نماز پڑھاتا تھا اور نہ مجھے خیال تھا کہ میں گناہ کر رہا ہوں اور نہ ہی مجھے انکے نفاق کا علم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عذر کو قبول فرمایا اور ان کی تصدیق فرمائی اور ان کو مسجد قباء شریف میں نماز پڑھانے کا حکم فرمایا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701 اللباب فی علوم اللکتاب

تفسیر خازن سورۃ توبہ آیۃ نمبر 01

میں مسجد ضرار میں نماز نہیں پڑھتا

عَنْ شَقِيقٍ أَنَّهُ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَنِي غَاضِرَةَ فَوَجَدَ الصَّلَاةَ قَدْ فَاتَتْهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ مَسْجِدَ بَنِي فُلَانٍ لَمْ يُصَلَّ فِيهِ بَعْدُ، فَقَالَ: لَا

أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ، لِأَنَّهُ بُنِيَ عَلَى ضِرَارٍ. قَالَ عُلَمَاؤُنَا: وَكُلُّ مَسْجِدٍ بُنِيَ عَلَى ضِرَارٍ أَوْ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَسْجِدِ الضِّرَارِ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت شقیق سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی غاضرہ کی مسجد میں آیا نماز ہو چکی تھی تو کسی نے کہا کہ فلاں مسجد میں ابھی نماز نہیں ہوئی تو اس شخص نے کہا میں ایسی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا جو نقصان پہنچانے کے لئے بنائی گئی ہو

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 017

مسجد ضرار میں شتھیر دینے والا

. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا منهم بماذا أَعَنْتَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: أَعَنْتُ فِيهِ بِسَارِيَةٍ. فَقَالَ: أَبْشِرْ بِهَا! سَارِيَةٌ فِي عُنُقِكَ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم نے اس مسجد میں کیا تعاون کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک شھتیر دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مبارک ہو تم کو یہی جہنم کی آگ کا بن کر تیرے گلے میں پڑے گا

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 701

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے بھی نہ گزرے

. قَدْ رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كَانَ لَا يَمُرُّ بِالطَّرِيقِ الَّتِي فِيهَا الْمَسجد

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی کہ اس مسجد میں قیام نہ کرو تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گلی میں سے بھی نہ گزرے جس گلی میں مسجد تھی

تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیۃ نمبر 107

منافق کے قدم کی نحوست

ثم بعد زمان أعطاه صلى الله عليه وسلم لثابت بن أرقم يجعله بيتا فلم يولد فى ذلك البيت مولود قط وحفر فيه بقعة فخرج منها الدخان

ترجمہ: پھر کچھ عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جگہ ثات بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیدی کہ وہ گھر بنالیں تو وہاں ان کی اولاد نہ ہوئی اور اس جگہ کھدائی کی تو اس میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا روح البیان
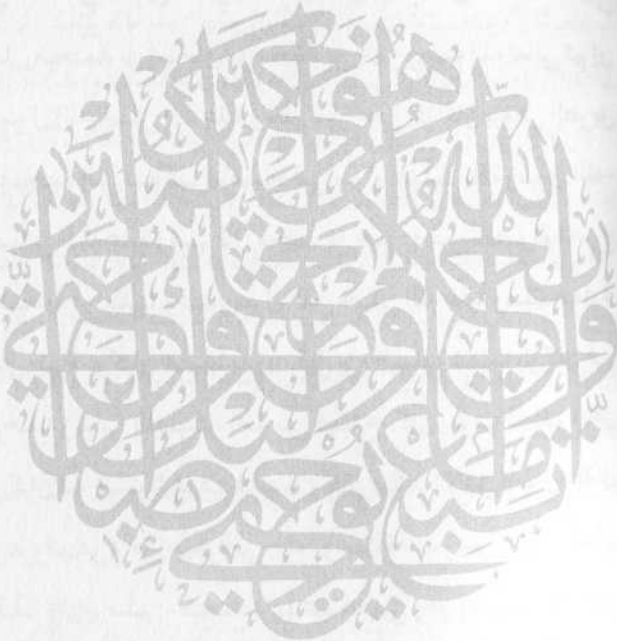
منافقین کے عقائد ونظریات

منافقین رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر طعن کرتے تھے

قال محمد بن إسحاق، و محمد بن عمر رحمه الله تعالى ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلّم سار حتى إذا كان ببعض الطريق متوجها إلى تبوك فأصبح فى منزل فضلّت ناقة رسول الله- صلى الله عليه وسلّم قال محمد بن عمر: هى القصواء فخرج أصحابه فى طلبها وعند رسول الله -صلى الله عليه وسلم عمارة بن حزم، وكان عقبيا بدريا، قتل يوم اليمامة شهيدا، وكان فى رحله زيد بن اللّصيت، أحد بنى قينقاع، كان يهوديا فأسلم فنافق وكان فيه خبث اليهود وغشهم، وكان مظاهرا لأهل النفاق، فقال زيد وهو فى رحل عمارة بن حزم، وعمارة عند رسول الله -صلى الله عليه وسلّم :- محمد يزعم أنه نبى وهو يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدرى أين ناقته !! فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلّم وعمارة عنده :أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبى ويخبركم بأمر السماء ولا يدرى أين ناقته، وإنى والله لا أعلم إلا ما علمنى الله تعالى، وقد دلنى الله عز وجل عليها، وهى فى الوادى فى شعب كذاو كذاااشارلهم اليه حبستهاشجرة بزمامهافانطلقوا حتى تاتونى فذهبوافجائوابهاقال محمد بن عمر- رحمه الله تعالى -الذى جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلى

امام محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف لے جارہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اوران کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں اس نے اسلام کو ظاہر کیا مگر تھا کافر اس کے اندر یہوویوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اوردھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالی بتا تا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی تم جاؤ اس کو لے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے اوراس کو لے آئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارة إلى رحله فقال: والله، العجب لشيء حدّثناه رسول الله صلى الله عليه وسلم -آنفا عن مقالة قائل أخبرها الله تعالى عنه، قال كذا وكذا للذى قال زيد، فقال رجل ممن كان فى رحل عمارة- قال محمد بن عمر :وهو عمرو بن حزم أخو عمارة -و لم يحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم -زيد -والله -قائل هذه المقالة، قبل أن تطلع علينا، فأقبل عمارة على زيد يجأ فى عنقه، ويقول: يا عباد الله، إن فى رحلى لداهية وما أشعر، اخرج يا عدو الله من رحلى فلا تصحبنى قال ابن إسحاق :زعم بعض الناس أن زيدا تاب بعد ذلك، وقال بعض الناس :لم يزل متهما بشرّ حتى هلك.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے تو ان کے بھائی فورا بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے اور اس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی پھر اس کو کہا نکل جا اے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق فرماتے ہین کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مرگیا

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

علم غیب پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہیں یہ مسجد ضرار کے نمازی ہی ایسا کر سکتے ہیں

پھر رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات سن کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کا اس کو اپنے خیمہ سے نکالنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات نہیں بات نہیں سنا کرتے تھے

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بولتا ہو تو اس کو دھکے مار کر اپنے سے دور کر دینا چاہیئے

اب یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بے ادب کے ساتھ سختی کرنا یہ کوئی ظلم نہیں اور اور اس کو ظلم کہنے والا خود بے دین ہے اور ان منافقوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑاتے تھے

حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ :كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ : مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ :أَيْنَ نَاقَتِي؟ "فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة101 :) حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایسی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے بطور مزاق سوالات کرتی تھی اور تمسخر اڑاتی تھی کبھی پوچھتے تھے کہ کہ میرا باپ کون؟ تو کبھی سوال کرتے کہ میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور

اللہ بخشنے والا حِلم والا ہے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

وہ لوگ کون تھے؟

علامہ مصطفیٰ البغا فرماتے ہیں

قوم) أناس من المنافقين واليهود

حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ ایک قوم تھی جو ایسا کرتی تھی وہ لوگ یہودی اور منافقین تھے جو رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب پر اعتراض کیا کرتے تھے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شانِ نزول : بعض لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنم، دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیرِ احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے، عبداللہ بن حُذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابنِ شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حُذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت

کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حُذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریقِ استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے، کوئی کہتا میرا باپ کون ہے، کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ مائدہ آیۃ نمبر ۱۰۱

مسجد ضرار کے نمازی کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاءِ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ :مَنْ أَبِي؟ قَالَ :أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ :مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ :أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے سوالات کئے گئے جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھے جب زیادہ سوالات ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوگئے پھر جلال میں لوگوں سے فرمایا کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرا والد کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا والد سالم جو کہ شیبہ کا آزاد کردہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا جلال ملاحظہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں

بخاری باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم جلد ۱ ص ۳۰

اس جلال کی وجہ بھی مسجد ضرار کے نمازی تھے

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لانہ بلغہ ان قوما من المنافقین یسالون منه یعجزونه عن بعض مایسالونه فتغیظه وقال لاتسلونی عن شئی الااخبرتکم به

کچھ منافقین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کواطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور کہا کہ محمد ﷺ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے ان کی اس بات پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا پوچھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو جو بھی تم سوال کروگے میں اس کا جواب دوں گا

عمدۃ القاری جلد۵ ص۲۳

مسجد ضرار کے نمازیوں نے رسول اللہ ﷺ پر ربوبیت کے مدعی ہونے الزام لگادیا

قال البغوی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من أطاعنی فقد أطاع اللہ ومن أحبنی فقد احبّ اللہ فقال بعض المنافقین ما یرید هذا الرجل الا ان نتخذہ ربًا کما اتخذت النصاری عیسی بن مریم فانزل اللہ تعالی.

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اس نے اللہ تعالی کے ساتھ محبت کی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو رب مان لیں جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو مان لیا تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارک نازل ہوئی

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا

تفسیر مظہری جلد ۲ ص۱۵۹

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد ضرار کے نمازی اپنے آپ کو پکا موحد جانتے تھے کہ ان کو اطاعت میں بھی شرک نظر آنے لگا

مسجد ضرار کے نمازی نے کہا کیا ہم اب محمد ﷺ کو سجدہ کریں؟

ثم قال عز وجل :وَإِذا قِيلَ لَهُمْ تعالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ يعني :عطفوا رؤوسهم رغبة عن الاستغفار وأعرضوا عنه. وذلک أن عبد الله بن أبی ابن سلول قيل له :يا أبا الحباب قد أنزل فيک آی :شداد، فاذهب إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم يستغفر لک، فلوى رأسه ثم قال :أمرتمونی أن أؤمن، فقد آمنت .وامرتمونی أن أعطی زكاة مالی، فقد أعطيت.وما بقی إلا أن أسجد لمحمد صلّى الله عليه وسلم.

اور جب ان سے کہا جائے کہ آ ؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

جب ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالی سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لاؤ تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر سمرقندی جلد۴ ص۴۵۱

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شانِ نزول : غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غِفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہنی کے درمیان جنگ ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبَی منافق نے حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیّبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قَسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت و قوّت دی ہے، ابنِ اُبَی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبَی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابنِ اُبَی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مُکَر گیا اور قَسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبَی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبَی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ منافقون آیہ نمبر ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ ہے مسجد ضرار کے نمازی اس کا انکار کرتے تھے

جب غزوہ تبوک میں پانی کی کمی وجہ سے پیاس نے شدت اختیار کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نہیں ہے

فشکوا ذلک إلى رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالى سحابة فأمطرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتّهم بالنفاق :ويحک قد ترى ما دعا رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -فأمطر الله علينا السماء ، فقال:

إنما أمطرنا بنوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى :وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعة 82)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس سے بارش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیراب ہو گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک منافق کو کہا دیکھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو تجھ پر افسوس ہے تو پھر بھی نہیں مانتا تو منافق کہنے لگا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہیں ہوئی بارش بلکہ یہ تو فلاں فلاں ستارہ گزر رہا تھا اس وجہ سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

اور اپنا حصّہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو

سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

مسجد ضرار کے نمازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کا انکار کرتے

ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروى عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه قال :كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله -صلى الله عليه وسلّم -حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله -صلى الله عليه وسلم -حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمطرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحک، هل بعد هذا شيء ؟

قال :سحابة مارة

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مقام حجر میں رونما ہوا تھا محمود بن لبید اپنی قوم کے لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص منافق مشہور تھا جو غزوہ تبوک میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب مقام حجر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اللہ تعالی نے بارش عطا فرمادی لوگ سارے سیراب ہوگئے تو ہم اس منافق کے پاس آئے تو ہم نے کہا افسوس ہے تم پر اب بھی کوئی چیز رہ گئی ہے نہ ماننے والی تو مسجد ضرار کا نمازی بولا یہ تو ایک بادل گزر رہا تھا جو چند بوندیں ٹپکا گیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کو نہ مانتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالی کے ہاں مقام ومرتبہ ہے اس کا انکار کرتے تھے

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقوں کو ذلیل کیا کرتے تھے جیسے ہی بارش آئی تو صحابہ کرام جمع ہوکر اس منافق کے پاس گئے اور اس کو کہا کہ افسوس ہے تم پر تم رسول اللہ ﷺ کی شان کو نہیں مانتے خدا کا خوف کرو رسول اللہ ﷺ کی عظمۃ وشان کو تسلیم کرلو

مسجد ضرار کے نمازی یہود ونصاری کی بولی بولتے تھے

حَدَّثَنَا سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عباس، قَالَ :اجْتَمَعَتْ

نَصَارَى نَجْرَانَ، وَأَحْبَارُ يَهُودَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعُوا عِنْدَهُ، فَقَالَتِ الْأَحْبَارُ :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا يَهُودِيًّا، وَقَالَتِ النَّصَارَى :مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا نَصْرَانِيًّا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ :يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ، وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ إِلَى قَوْلِهِ :وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ الْقُرَظِيُّ حِينَ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ النَّصَارَى وَالْأَحْبَارُ فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَتُرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدُ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا تَعْبُدُ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ نَصْرَانِيٌّ، يُقَالُ لَهُ الرِّبِّيسُ :وَذَلِكَ تُرِيدُ يَا مُحَمَّدُ، وَإِلَيْهِ تَدْعُو؟ أَوْ كَمَا قَالَ .فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم :مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ أَوْ آمُرَ بِعِبَادَةِ غَيْرِهِ، مَا بِذَلِكَ بَعَثَنِي وَلَا أَمَرَنِي، فَأَنْزَلَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ -فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا :مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ، وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے عیسائی جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو یہود ونصاری نے لڑائی شروع کردی عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عیسائیوں کے مذہب پر تھے اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہم علیہ السلام یہودیوں کے مذہب پر تھے اور تمام لوگوں کی بنسبت حضرت ابراہم علیہ السلام کے قریب یہودی ہیں تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اے اہل کتاب تم حضرت ابراہیم کے بارے میں

کیوں جھگڑتے ہو توراہ اورانجیل تو حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں تو حضرت ابراہیم ان کے پیروکار کیسے ہوسکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین حق کی دعوت دی تو ابورافع قرظی بولا اے محمد آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسی کی عبادت کی تھی اہل نجران کا ایک آدمی بولا جس کا نام تھاربیس کہنے لگا اے محمد ﷺ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیر کی عبادت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نعوذ باللہ میں تو خود غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ کسی کو اس کی دعوت دیتا ہوں اور نہ ہی اللہ تعالی نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور نہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لئے

دلائل النبوۃ للبیھقی جلد ۵ ص ۳۸۴

اس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مشرکین اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے آئے ہیں حالانکہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور عیسائی حضرت عیسی

علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور مدینہ کے منافقین اور مسجد ضرار کے نمازی چھپے مشرک تھے یہی اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے رہے اور آج بھی داعش والے جو عیسائیوں کی پیداوار ہیں جس کا اعتراف خود عیسائیوں کو بھی ہے وہ بھی اب اہل اسلام کو مشرک کہہ کر قتل کر رہے ہیں اور مزارات میں آرام فرما بزرگوں کو بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آتے۔

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین نے کس موقع پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے میں کمی کی ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا ہے اور ان کے ساتھ جو ہوا اور جس طرح ان کو مسجد سے نکالا گیا گھسیٹ گھسیٹ کر اور ان کی داڑھیوں کو کھینچ کھینچ کر وہ اس کے مستحق تھے

اس باب میں ہم منافقین کو مسجد شریف سے نکالنے کا منظر بیان کرتے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ ان کی بدخلقیوں پر صبر کرنا خلق عظیم ہے تو منافقین کو ان کے عمل کی سزا دینا بھی خلق عظیم ہی کا حصہ ہے

منافقین کو کیوں نکالا گیا؟

وكانوا هولاء المنافقون يحضرون المسجد فيستمعون احاديث المسلمين ويسخرون ويستهزئون بدينهم

منافقین رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سن کر ان کا مذاق بناتے اور دین کا استہزاء کرتے تھے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکال دیا

فقام ابوايوب ،خالدبن زيد الى عمر وبن قيس احد من غنم بن

مالک بن نجار كان صاحب آلهتهم فى الجاهلية فاخذ برجله فسبحه حتى اخرجه من المسجد وهويقول اتخرجنى ياباايوب من مربد بنى ثعلبه

حضرت ابوایوب اور خالد رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ یا اے ابوایوب کیا تم مجھ کو بنی ثعلبہ کے اونٹوں کے باڑے سے نکال رہے ہو؟

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

منافق کو چادر سے پکڑ کے گھسیٹا اور منہ پر تھپڑ مارا

ثم قام ابوايوب الى رافع بن وديعه احد من بنى نجار فلببه برداءه ثم نتره نتراشديداولطم وجهه ثم اخرجه من المسجد وابوايوب يقول له اف لک منافقاخبيثاادراجک يامنافق من مسجد رسول الله ﷺ

پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور مسجد سے نکال دیا اور ساتھ فرما رہے تھے اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے نکل جا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

داڑھی سے کھینچ کر باہر نکال دیا

وقام عماره بن حزم رضى الله عنه الى زيد بن عمرو وكان طويل اللحية فاخذبلحيته فقادبهاعنيفاحتى اخرجه من المسجد ثم جمع يديه فلدمه بهما فى صدره لدمة خر منهاقال يقول خدشتنى ياعماره قال ابعدک الله يامنافق فمااعدالله لک من العذاب فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے زید بن عمرو کی طرف اسکی داڑھی لمبی تھی اس کی داڑھی کو پکڑ لیا اور اس کو کھینچتے ہوئے باہر لائے پھر دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اس کے سینہ پر زور سے مکا مارا تو وہ نیچے جا گرا تو اس نے کہا کہ اے عمارہ تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی ہے آپ نے فرمایا خدا تجھے دفع کرے جو اللہ تعالی نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور نکال دیا

وقام ابومحمد ، رجل من بنی نجار كان بدرياوابومحمد مسعود بن اوس بن زيد بن اصرم الى قيس بن عمر وبن سهل و كان قيس غلاماشاباو كان لايعلم فى المنافقين شاب غيره ،فجعل يدفع فى قفاه حتى اخرجه من المسجد

حضرت ابومحمد جو کہ بدری صحابی ہیں اور ایک ابومحمد مسعود یہ دونوں کھڑے ہوئے قیس بن عمرو کی طرف اس کی گدی میں مکے مار مار کر مسجد سے باہر نکال دیا اور منافقین میں یہی جوان تھا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

تو پلید ہے

اذاسمع عبدالله بن حارث حين امر رسول الله ﷺ باخراج المنافقين من المسجد قام الى رجل يقال له حارث و كان ذاجمة فاخذ بجمته فسحبه سحباعنيفاعلى مامر به من الارض حتى اخرجه من المسجد قال :يقول المنافق :لقد اغلظت يابن الحارث فقال له : انك اهل لذلك : اى عدوالله لماانزل الله فيك فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ فانك نجس

جب عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کو مسجد سے نکالنے کا حکم دیا ہے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک منافق جس کا نام حارث تھا اسکے سر کے بال بڑے بڑے تھے ان سے پکڑ لیا اور گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لائے تو منافق کہنے لگا کہ تم نے مجھے ذلیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اسکا اھل ہے کیونکہ تو منافق ہے اور اللہ تعالی کا دشمن ہے اللہ تعالی نے تمھارے بارے میں قرآن نازل فرمادیا ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا کیونکہ تو پلید ہے (سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴)

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمرو بن عوف الى اخيه زوى بن حارث فاخرجه من المسجداخراجاعنيفاوقال : غلب عليک الشيطان

ایک صحابی نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا کہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴

مسجد ضرار کے نمازیوں کے گھر آگ لگادی گئی

وروى ابن هشام -رحمه الله تعالى -عن عبد الله بن حارثة -رضى الله تعالى عنه -قال :بلغ رسول الله -صلى الله عليه وسلم -إن ناسا من المنافقين يجتمعون فى بيت سويلم اليهودى يثبّطون الناس عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -فى غزوة تبوک، فبعث إليهم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -طلحة بن عبيد الله -رضى الله عنه -فى نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم اليهودى ففعل طلحة، واقتحم الضّحّاک بن خليفة من ظهر البيت فانكسرت رجله واقتحم أصحابه فأفلتوا.

عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی کے گھر منافقین جمع ہوکر مسلمانوں کو غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کررہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر ان کے گھر کو آگ لگا دیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگا دی ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو گر کر اتو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۷

مسجد ضرار کے نمازی مسجد میں اور مسجد کو آگ لگوادی گئی

البغوی :وعامر بن السكن ووحشى قاتل حمزة، زاد الذهبى فى التجريد :سويد بن عباس الأنصارى -فقال :انطلقوا إلى هذا المسجد الظالم أهله فهدّموه وحرّقوه فخرجوا مسرعين حتى أتوا بنى سالم بن عوف، فقال مالك لرفيقيه :أنظرانى حتى أخرج إليكما، فدخل إلى أهله وأخذ سعفا من النخيل فأشعل فيه نارا، ثم خرجوا يشتدون حتى أتوا المسجد بين المغرب والعشاء ، وفيه أهله وحرقوه وهدموه حتى وضعوه بالأرض وتفرق عنه أصحابه

جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالی نے منع فرمادیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر ومغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگادی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملادیا اور مسجد ضرار کے نمازی سارے بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲

منافقین کو کیسے نکالا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ :أَرَاهُ عِيَاضُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِى مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِى مَسْعُودٍ، قَالَ :خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِى خُطْبَتِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ " :إِنَّ مِنكُمْ، أَوْ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ، فَقَالَ :قُمْ يَا فُلانُ، قُمْ يَا فُلانُ، حَتَّى عَدَّ سِتَّةً وَثَلاثِينَ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ، فَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، قَالَ :فَمَرَّ عُمَرُ بِرَجُلٍ مُتَقَنِّعٍ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ، فَقَالَ :مَا شَأْنُكُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :بُعْدًا لَكُمْ سَائِرُ الْيَوْمِ ."

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور جتنا اللہ تعالی نے چاہا ذکر کیا پھر فرمایا کہ تم میں سے یا تم میں منافقین ہیں جس جس کا میں نام لوں وہ یہاں سے اٹھ کر نکل جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے نام لینا شروع کئے تو چھتیس لوگوں کے نام لئے پھر فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا منہ چھپائے جا رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کے ساتھ جان پہچان تھی حضرت عمر نے سوال کیا کہ کیا ہوا تم کو؟ تو اس نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دفع دور آج کے بعد ادھر نہ آنا۔

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

مسجد میں خوشیاں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ فِي فَوَائِدِهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ :صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، وَقَدْ غَضِبَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ " :إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْنَاهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَخْرُجْ، فَقَالَ :يَا فُلَانُ، قُمْ فَاخْرُجْ . فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيُقَنِّعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَخْرُجَ، حَتَّى سَمَّى سِتَّةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا، كَانَ فِيهِمْ صَدِيقٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ مُقَنِّعٌ رَأْسَهُ، فَأَخْبَرَ عُمَرُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ : لَعَلَّكَ مِنْهُمْ .قَالَ :نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ :بُعْدًا مِنْكَ سَائِرَ الْيَوْمِ .ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، ارْضَ عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ "

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالی کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ بے شک تم میں کچھ لوگ منافقین ہیں ہم جس جس کا نام لیتے جائیں وہ کھڑا ہو کر نکلتا جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمانا شروع کیا کہ کھڑا ہوا ے فلاں تو بھی منافق ہے اور نکل جا ایک شخص ٹھٹھا مارے نکلا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے سارا قصہ سنایا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا لگتا ہے کہ تو بھی منافق ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں میں بھی منافق ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا جا دفع ہو جا آج کے بعد میرے قریب نہ

آنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالی رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالی آپ کو خوش فرما دے

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

قرآن اور اخلاق

حافظ ضیاء احمد القادری الرضوی

قرآن کیا کہتا ہے؟

آج ہم نے درس قرآن بھلادیا جس کی وجہ سے لوگ گناہ کو نیکی اور نیکی کو گناہ سمجھنا شروع ہوگئے ہیں حالانکہ اس دور میں جب لوگوں کے پاس دینی علم ہوتا تھا تو لوگ گناہ کو منکر کہتے تھے اور نیکی کو معروف کہتے تھے منکر کہتے ہیں اجنبی چیز کو یعنی مسلمانوں میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتی تھیں اس لئے اس کو منکر کہتے تھے کہ یہ تو اجنبی سا کام ہے کہاں سے آگیا مسلمانوں میں نہیں تھا اور نیکی کو معروف کہتے تھے معروف مشہور چیز کو کہتے ہیں جو جانی پہچانی ہو آج کوئی شخص نیکی کا کوئی کام کرلئے تو اس کو لوگ عجیب کہنا شروع کردیتے ہیں کیونکہ انہوں نے تو اسکو پہلی بار دیکھا ہے اس لئے یہ اجنبی ہوگیا اوران کے لئے مشہور ہے اس لئے وہ ان کو اجنبی نہیں لگتا آج وجہ ہی یہی ہے کہ ہندوؤں اور یہودیوں اور عیسائیوں کی رسومات ہمارے لئے اچھے کام ہیں اوراور جب کوئی نیکی کا کام کیا جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو آج تک نہیں سنا اگر گستاخ کو قتل کیا جائے تو لوگ اس کو دہشت گردی کہنا شروع کردیتے ہیں اور اگر کوئی گستاخی کرے تو اس کو روشن خیالی اور اس کا جمہوری حق کہا جاتا ہے اگر کوئی چوری کرے تو اس پر اتنا نہیں بولتے مگر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس کو ظلم کہنا شروع کردیتے ہیں اگر کوئی کسی کو قتل کردے تو اس پر کوئی مسئلہ نہیں مگر قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے تو یہ ظلم گردانا جاتا ہے آج زنا کو اپنا فطری حق جب کہ زنا کی سزا کو ظلم کہنا شروع کردیا گیا ہے اگر شعائر اسلامی کا مذاق اڑایا جائے تو تفریح اگر اس کی سزا بیان کی جائے تو انتہاء پسندی کہا جاتا ہے آخر ایسا کیوں ہے؟ کس وجہ سے ہوا کیا کسی نے اس پر غور کیا ہے؟ کیا کسی نے قوم کو بچانے کی کوشش کی ہے؟

کہ قوم ہماری دین کی دشمن بن گئی ہے دین کے نام پر ہی ان کے ذہن میں فوراً دہشت گردی آتی ہے آخر کون ہے ایسا شخص جس نے قوم کو اتنا بے دین کردیا کہ دین پر چلنے کو انتہاء پسندی کہہ رہے ہیں اگر آج منبر پر چور کی سزا بیان کی جائے تو کہا جاتا ہے ہم کو سیدھا سیدھا قرآن سناؤ اور زنا کے خلاف بات کی جائے تو جواب آتا ہے ہم کو بس حدیث ہی سناؤ ادھر ادھر کی باتیں نہ کرو کیا چوری سے منع کرنا اور زنا کی سزا کا بیان قرآن کا بیان نہیں اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کرنے کا بیان قرآن کا بیان نہیں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کو صدر نے کہا کہ سود پر بیان نہ کرنا اس مولوی صاحب نے سود پر ہی جمعہ پڑھادیا اس مولوی صاحب کو مسجد سے فارغ کردیا گیا وجہ یہ سامنے آئی کہ صدر خود سود خور تھا ایک مولوی صاحب ایک مسجد میں لگے تو صدر نے کہا کہ یہاں پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے موضوع پر تم نے بیان نہیں کرنا مگر مولوی صاحب غیرت والے تھے انہوں نے تین جمعے لگاتار حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی عظمۃ وشان پر خطبہ دیا بالآخر ان کو بھی فارغ کردیا گیا قوم کو اتنا بے دین کرین کون ہیں؟ کہ لوگ آج سود پر اور ان چیزوں پر بیان نہیں سنتے اللہ تعالی ہماری قوم کو دین متین کی سمجھ عطا فرمائے وہی

جو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ

رسم و آئین مسلمان دیگراست　　منزل ومقصود قرآن دیگراست

قرآن کی منزل ومقصود اور ہے اور مسلمان کا آئین اور رسم اور ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ قرآن کچھ کہتا ہے اور مسلمان کچھ اور کررہے ہیں اس رسالہ میں ہم نے قرآن کے اخلاق جو اس نے ہم کو سکھائے ہیں بیان کئے ہیں تا کہ جو لوگ بات بات پر کہتے ہیں کہ سیدھا سیدھا دین سناؤ ان کو پتہ چلے کہ دین کیا ہے صرف دین وہ نہیں جو تمھاری طبیعت کو اچھا لگے قرآن وحدیث سارا دین ہے

یہودیوں کو قرآن نے مغضوب علیھم اور عیسائیوں کو گمراہ قرار دیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْن

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

ترمذی کی روایت ہے کہ "مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے یہود اور ضَآلِّيْن سے نصاریٰ مراد ہیں۔

سورۃ فاتحہ آیۃ ۷

قرآن نے کافروں کو احمق قرار دیا

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں (ف) سنتا ہے؟ وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں

سورۃ بقرہ آیۃ ۱۳

قرآن نے کافروں کو شیطان قرار دیا

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں

سورۃ بقرہ آیۃ ۱۴

قرآن نے کافروں کو سخت دل فرمایا

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے (ف) تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں (ف) اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں (کرتوتوں) (سورۃ بقرہ آیۃ ۷۴)

کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ

اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو کافروں کا دشمن قرار دیا

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَيْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو کافر فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اے ایمان والو رَاعِنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

مساجد کو ویران کرنے والوں کو سب سے بڑا ظالم قرار دیا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ

خَرَابِهَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

اوراس سے بڑھ کرظالم کون جواللہ کی مسجدوں کوروکے ان میں نامِ خدالئے جانے سےاور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیامیں رسوائی ہے اوران کے لئے آخرت میں بڑاعذاب

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کرنے والوں کواللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچاسکتا

وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَی اللهِ هُوَ الْهُدٰی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ

اور ہرگز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کروتم فرمادو اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار

دین ابراھیمی کو نہ ماننے والے کو پاگل قرار دیا

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَه وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ اِنَّه فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ

اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں اسے چن لیا اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے

دین فروخت ملا کے بارے میں قرآن کا فیصلہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِه ثَمَنًا قَلِیْلًا

اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

قرآن نے کافروں کو اندھا بہرا اور گنگا قرار دیا

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں

حد سے بڑھنے والے اللہ کو پسند نہیں تم ان کو قتل کرو

وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

کافروں کی سزا ہی یہی ہے

وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ

اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور ان کا

فساد تو قتل سے بھی سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے

ان کافروں سے لڑو فتنہ ختم ہونے تک

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوٰنَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر

کافر کو جھگڑالو قرار دیا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے

کافروں سے لڑنا اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

کافر کے ساتھ دوستی لگانا منع فرمایا

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے

رسول اللہ ﷺ کا پادریوں کے ساتھ مباہلہ فرمانا

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

پھر اے محبوب جو تم سے عیسٰی کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں

اسلام کو چھوڑ کر کہاں جاتا ہے؟

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلٰمِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے

مرتد پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کرنے پر تم بھی کافر ہو جاؤ گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ

اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے

کافروں پر اللہ تعالیٰ نے ذلت رسوائی مسلط فرمادی

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

پھر ان کی مدد نہ ہوگی اُن پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں امان نہ پائیں مگر اللہ کی ڈور اور آدمیوں کی ڈور سے اور غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوئے اور اُن پر جمادی گئی محتاجی یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لئے کہ نافرماں بردار اور سرکش تھے

کافر تمھارا دشمن ہے ان کو رازدار نہ بناؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَّدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو

تم ہی کافروں کو پسند کرتے ہو کافر تو تم کو پسند نہیں کرتے

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا☆ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مر جاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات

تم کہو کہ اے کافر مر جاؤ

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

فرمادو کہ مر جاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات

کافر تمھاری خوشی پر غمگین اور تمھارے غم پر خوش ہوتا ہے

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْط

تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کئے رہو تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں

اگر تم کافروں سے لڑو تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گذار ہو

اگر تم کافروں سے لڑو تو اللہ فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے گا

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ

جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اتار کر

جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے نبیوں کا کام ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سُست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعا کیا ہوتی تھی

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کیکہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے

اے ایمان والو کافروں کی طرح نہ بنو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اے ایمان والو ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اس لئے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

کافر کو مارو یا اسکے ہاتھ سے مرجاؤ اللہ کا انعام تم پر ہے

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے

رسول اللہ ﷺ کی رحم دلی کا بیان بھی اللہ تعالیٰ نے کیا اور جہاد کا حکم بھی اللہ نے دیا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تم مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مومن اور کافر اکٹھے رہیں

مَا كَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے

اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور

راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا

بخیل کے لئے توہین آمیز عذاب تیار ہے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لئے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اُسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

ریاکار کا ساتھی شیطان ہے

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے

کافروں کا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنا اور اللہ تعالیٰ کان پر لعنت فرمانا

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے

بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا

اللہ تعالی نہ لانے والوں کا منہ بگاڑ دیا جائے یا ان پر لعنت بھیجی جائے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْ نَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا

اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونھوں کو تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے

اللہ مشرکوں کو معاف نہیں فرمائے گا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہیا اور جس نے خدا کا شریک ٹھرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا

یہودی وعیسائی شیطان اور بتوں کے پجاری ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰٓؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا

کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر

اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں

اللہ تعالی نے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت فرمائی

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا

یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا

اس سے ثابت ہوا کہ یہودی وعسائی کو لعنتی کہنا جائز ہے

اللہ تعالی نے کافروں کو شیطان کا پیروکار قرار دیا

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعوی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کا تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے

منافق رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نہیں آئیں گے

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کو حاکم نہ ماننے والوں قرآن کا فر قرار دینا

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں

شیطان کے دوستوں سے لڑو

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقٰتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقٰتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقٰتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے

کافروں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ تم کو کافر کردیں

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منھ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤں قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھراؤ نہ مددگار

کافروں کو قتل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَی الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا

اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کے ساتھ کیا ہوگا؟

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی

اللہ تعالیٰ مرتد کی بخشش نہیں فرمائے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے نہ انہیں راہ دکھائے

منافقین کو عذاب کی خوشخبری سناؤ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

خوش خبری دو منافقوں کو کہ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

کافروں سے عزت ڈھونڈنے والے عزت نہیں پا سکتے

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا اُنکے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے

دین کا مذاق بنانے والوں سے دور رہنے کا حکم

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا

اس سے ثابت ہوا کہ دین کا مذاق بنانے والوں سے دور رہو یہ حکم قرآن ہے اور دین کے خلاف باتیں کرنے والوں سے دور رہو

کافروں کو دست نہ بناؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا

اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت کرلو

کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی

مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ ومُصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔

منافقین کو قرآن نے دوزخی قرار دیا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین کو دوزخی کہنا قرآن کی سنت ہے

منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچارہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مُغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

یہودیوں کے ظالم ہوگ ہیں

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا

تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ اُن کے لئے حلال تھیں اُن پر حرام فرمادیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا

سود خور اور حرام خور ہیں یہودی

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوٰلَ النَّاسِ بِالْبٰطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھاجاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ یہودیوں کو حرام خور اور سود خور کہنا جائز ہے

بے دین لوگ گمراہ ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا

وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے

یہودی لوگ دغا باز ہیں

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

تو اُن کی کیسی بدعہدیوں پر ہم نے انہیں لعنت کی اور اُن کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ اُن نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے سوا تھوڑوں کے تو انہیں معاف کر دو اور اُن سے درگزرو بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں

عیسائیوں کا آپس کا بغض

وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ

اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ اِن نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بَیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا جو کچھ کرتے تھے قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے، حدود کی پروانہ کی تو

اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔

اللہ و رسول ﷺ کے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتیاور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب

چور مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ دو

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اس سے ثابت ہوا کہ چور کے ہاتھ کاٹنا یہ حکم قرآنی ہے اس کا مذاق بنانے والا مسلمان نہیں ہو سکتا اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ہم ہاتھ کاٹ دیں تو لوگ معذور ہو جائیں گے اور ہاتھ کاٹنے کی سزا کو ظلم کہنے والے کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں

بڑے حرام خور کون؟

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر لوگے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں

یہ یہود کے حکّام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکامِ شرع کو بدل دیتے تھے۔

قرآن کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے کافر ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں

آیۂ قصاص

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اور ہم نے توریت میں اُن پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ

اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

یہود و نصاریٰ کو دوست بنانے سے انہیں کے ساتھ کے ہو جاؤ گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا

مسئلہ: اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

شانِ نزول: یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن اُبَی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں، اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں، اس پر عبداللہ بن اُبَی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا، مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے، عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

دین کا مذاق اڑانے والے کافر ہیں

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو

جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا، حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ؟ تم نے یہ آیت نہیں سنی "یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ، الایۃ" انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے، امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزّت نہ دو، اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو

اذان کا مذاق بنانے والے پاگل ہیں

وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ

اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں

شانِ نُزول: کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذّن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذّن اذان میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا، ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اُڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔

یہودی وعیسائی فاسق ہیں

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ

تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور اس پر جو پہلے اترا اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں

یہودی وعیسائی بندر وخنزیر سے بدتر ہیں

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَیْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِیْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ

تم فرماؤ کیا میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کردیئے بندر اور سور اور شیطان کے پوجاری ان کا ٹھکانا زیادہ بُرا ہے اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے

یہودی وعیسائی قرآن سنتے ہیں تو کفران کا زیادہ ہوجاتا ہے

وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ

اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے انہیں کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں عطا فرماتا ہے جیسے چاہے اور اے محبوب یہ جو

تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر ڈال دیا جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُسے بجھا دیتا ہے اور زمین میں فساد کیلئے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا

قرآن سن کر کافروں کا کفر زیادہ ہوگا

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اور بے شک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ

آج کے مسلمان کہتے ہیں کہ کافر قرآن پڑھ کر ترقی کر گیا ہم مسلمان کچھ نہیں کر سکے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر کے قرآن پڑھنے سے اس کا کفر زیادہ ہوگا اور سرکشی زیادہ ہوگی کیا کفر اور سرکشی کو بھی ترقی کہتے ہیں؟

حضرت داؤود علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لعنت کی یہودیوں پر

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر یہ

بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا

کافر قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی طرف نہیں آتے

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ

اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں

انبیاء کرام علیہم السلام کا مذاق بنانے والے عذاب میں گرفتار ہوگئے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹا کیا گیا تو وہ جو اُن سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی

شیطان ان کے اعمال ان کے لئے مزین کر دیتے ہیں

فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے تو دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے

ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں

وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

اوراے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ

دین کو کھیل بنانے والے

وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ☆ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ

اور چھوڑ دے ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور قرآن سے نصیحت دو کہ کہیں کوئی جان اپنے کئے پر پکڑی نہ جائے اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لئے جائیں یہ ہیں وہ جو اپنے کئے پر پکڑے گئے انہیں پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مشرکوں سے بیزار ہوں

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو

میں مشرکوں سے میں نہیں ہوں

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرکوں سے بیزاری کا اعلان فردیا تھا آپ اتنے حلیم الطبع شخصیت کے مالک تھے باوجود اس کے آپ فرمارہے ہیں میر اللہ تعالی کے دشمنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس سے ثابت ہوا کہ مومن جتنا حلیم الطبع کیوں نہ ہو مشرک کے ساتھ نرمی نہیں کرسکتا

یہ کہنا کہ یہ زیادہ ہیں ان کی اتباع کی جائے کہنا کیسا؟

وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ

اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں

اللہ تعالی نے بے حیائی سے منع فرمایا

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ

بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے

نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کی گستاخی کی

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں

گستاخی کرنے پر اللہ کا عذاب

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ

تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا

حضرت ھود علیہ السلام کی قوم نے ان کی گستاخی کی

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ

اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں

گستاخوں پر اللہ کا عذاب

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ اَتُجٰدِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ

کہا ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا کیا مجھ سے خالی اُن ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری تو راستہ

دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ

تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان والے نہ تھے

حضرت صالح علیہ السلام کی گستاخی کرنے والی قوم

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اس کی قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ

متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

پس ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو

اللہ کا عذاب ان گستاخوں پر

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ

تو انہیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے گستاخی کی

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ

اوراس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ انکو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں

اللہ کا عذاب ان گستاخوں پر

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ

تو ہم نے اسے اوراس کے گھر والوں کونجات دی مگراس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی

وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ

اورہم نے ان پرایک مینہ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے گستاخی کی

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اورتمہارے ساتھ والے مسلمانوں کواپنی بستی سے نکال دیں گے یاتم ہمارے دین میں آجاؤ کہا کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں

اللہ تعالیٰ کا عذاب ان گستاخوں پر

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ

توانہیں زلزلے نے آلیا توصبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ

الْخٰسِرِیْنَ

شعیب کوجھٹلانے والے گویاان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کوجھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

میں کافروں کے مرنے پرافسوس کیسے کروں؟

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ

تو شعیب نے ان سے منہ پھیرااورکہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اورتمہارے بھلے کونصیحت کی تو کیونکرغم کروں کافروں کا

اس سے ثابت ہوا کہ کافروں کے مرنے پرافسوس نہ کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا عمل مبارک ہے

ہربستی والوں عذاب میں مبتلا ہوئے

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ

اورنہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی مگر یہ کہ اس کے لوگوں کوسختی اورتکلیف میں پکڑا کہ وہ کسی طرح زاری کریں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کی ان کی قوم نے

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ

قومِ فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

توجب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو موسی اوراس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے سن لوان کے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کوخبر نہیں

اللہ تعالی کا عذاب ان گستاخوں پر

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور گھن (یاکلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی

حضرت موسی علیہ السلام کا جلال

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور جب موسٰی اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا کہا تم نے کیا بُری میری جانشینی کی میرے بعد کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی اور تختیاں ڈال دیں وراپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا کہا اے میرے ماں جائے قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے ظالموں میں نہ ملا

قرآن کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالی نے کتے جیسا قرار دیا

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھالیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں

مومن کو شیطان سے بچنے کا حکم

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دیتو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے

کافروں کا شیطان بھائی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ

بے شک وہ جوڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ

اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے

اللہ ورسول ﷺ کے مخالف

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ شَآقُّوا اللہَ وَرَسُوْلَہ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللہَ وَرَسُوْلَہ فَاِنَّ اللہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے

اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کے مخالفوں پر عذاب

ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْہُ وَ اَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ

یہ تو چکھو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے

جنگ میں کافروں کو دیکھ کر پیٹھ نہ دکھاؤ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ

اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو

جو کافر سے نہ لڑے وہ دوزخی ہے

وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللہِ وَمَاْوٰیہُ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ

اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُری جگہ ہے پلٹنے کی

تم نہیں بلکہ اللہ کافروں کو قتل فرماتا ہے

فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ وَلٰکِنَّ اللہَ قَتَلَھُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللہَ رَمٰی وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْہُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے

اللہ تعالیٰ نے کافروں کو تمام جانوروں سے بدتر قرار دیا

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ

اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں

اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے والے کافر ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللہِ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَھَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ

بے شک کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں (تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے پر مغلوب کر دیئے جائیں گے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا

اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ مومن وکافر اکٹھے رہیں

لِیَمِیْزَ اللہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَہ عَلٰی بَعْضٍ فَیَرْکُمَہ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَہ فِیْ جَھَنَّمَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ

اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرما دے (اور نجاستوں کو تلے اُوپر رکھ کر سب

ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں

کافروں کو فتنہ ختم ہونے تک قتل کرتے رہو

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّه لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے

اللہ تعالی کے ہاں کافر ہی سب سے زیادہ بدترین ہے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے

جانوروں میں کتے وخنزیر بھی ہیں مگر اللہ فرماتا ہے کہ سب جانوروں سے زیادہ بدتر ہیں تو وہ کافر ہیں

کافروں کو قتل کرو تاکہ یہ سیدھے ہو جائیں

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

تو اگر تم کہیں انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ اس امید پر کہ شاید انہیں عبرت ہو

کافروں کے ساتھ لڑائی کے لئے ہر وقت تیار رہو

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِه عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ

اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے (اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے

اللہ ورسول ﷺ مشرکین سے بیزار ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے

مشرکین سے برات کا اعلان حج کے موقع پر کردو

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُه فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج مقرر فرمایا تھا اور انکے بعد علی مرتضٰی کو مجمع حُجاج میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا چنانچہ حضرت علی مرتضٰی نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عُقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی "یٰاَیُّھَا النَّاس" میں تمہاری طرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں، لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں؟ تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں

مشرکین کو قتل کریں اور قیدی بنانے کا حکم

فَاِذَا انۡسَلَخَ الۡاَشۡهُرُ الۡحُرُمُ فَاقۡتُلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ وَ خُذُوۡهُمۡ وَ احۡصُرُوۡهُمۡ وَاقۡعُدُوۡا لَهُمۡ كُلَّ مَرۡصَدٍ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو (جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

کافروں کے لیڈروں کو قتل کرو

وَ اِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ

اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کُفّار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کُفر وبداعمالی سے روک دینا ہے۔

کافروں کو عذاب مسلمانوں کے ہاتھوں

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دیگا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا

اللہ کافروں کو قتل کرا کے مسلمانوں کا دل خوش کر دے گا

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دیگا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا

وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ

اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

کافر رشتہ داروں سے دور رہو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں

اپنے ماں باپ اولاد سے زیادہ اللہ و رسول ﷺ سے محبت کی جائے

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ اقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے

مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا

مشرکوں کو قرآن نے پلید قرار دیا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اے ایمان والو مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں (اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے (وعنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے (بیشک اللہ علم وحکمت والا ہے

کافر مسلمانوں کے ملک میں ذلیل ہو کر رہیں

قٰتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر (اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر

یہودیوں اور عیسائیوں کو اللہ مارے

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں (اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں

ایک منافق کی بے ہودہ گوئی پر اللہ تعالیٰ کا جواب

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ

اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے (سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑیا اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

اس سے ثابت ہوا کہ کافروں اور منافقوں کو جواب دینا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

شانِ نزول: یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالئے، میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علّت نہ تھی، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی۔ اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

کافر مسلمان کی خوشی پر خوش نہیں ہوسکتا

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ

اگر تمہیں بھلائی پہونچے تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہونچے تو کہیں ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں

اللہ و رسول ﷺ کا مخالف دوزخی ہے

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدًا فِیۡہَا
ذٰلِکَ الۡخِزۡیُ الۡعَظِیۡمُ

کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے

نیکی سے منع کرنے والے اور گناہ کا حکم کرنے والے منافق فاسق ہیں

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُہُمۡ مِّنۡ بَعۡضٍ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡکَرِ وَیَنۡہَوۡنَ
عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَیَقۡبِضُوۡنَ اَیۡدِیَہُمۡ نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَہُمۡ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ
ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں (اور بھلائی سے منع کریں (اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا بیشک منافق وہی پکے بے حکم ہیں

منافقوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جہنم بھیجنے کا

وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡکُفَّارَ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ہِیَ
حَسۡبُہُمۡ وَلَعَنَہُمُ اللّٰہُ وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ

اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں بس ہے اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے

کافروں سے جہاد اور سختی کرنے کا حکم قرآن نے دیا

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ جٰہِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ وَمَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ

وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ

اے غیب کی خبریں دینے والے جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر (اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی

منافقین کی نے نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ اِنَّہُمۡ کَفَرُوۡا
بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَمَاتُوۡا وَہُمۡ فٰسِقُوۡنَ

اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے

منافقین کی قبروں پر کھڑے ہونے سے منع کیا گیا

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ اِنَّہُمۡ کَفَرُوۡا
بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَمَاتُوۡا وَہُمۡ فٰسِقُوۡنَ

اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے

نفاق و کفر میں سخت ہیں

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ کُفۡرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجۡدَرُ اَلَّا یَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ
عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

گنوار کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے

مسجد ضرار

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّکُفۡرًا وَّتَفۡرِیۡقًا بَیۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ

اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُوْلَه مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

اور وہ جنھوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو (اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو (اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں

مسجد ضرار میں کھڑا ہونے سے منع کیا گیا

لَاتَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں

اس سے ثابت ہوا کہ اگر منافق مسجد بنائے اس میں جانا جائز نہیں

شانِ نُزول: یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازِل ہوئی جنھوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیّبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں، حضور نے فرمایا میں ملّتِ حنیفیہ، دینِ ابراہیم لایا ہوں، کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں، حضور نے فرمایا نہیں، اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے، حضور نے فرمایا نہیں، میں خالص، صاف ملّت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے، حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا، روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے

ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا، جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر مُلکِ شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ، میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیدِ عالم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا۔ یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے، ضعیف، کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں، آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کے لئے پا برکاب ہوں، واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب مُلکِ شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

مومن اور منافق کی بنائی ہوئی مسجد ایک جیسی نہیں ہو سکتی

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَه عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَه عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِه فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے تو وہ اسے لے کر جہنّم کی آگ میں ڈھے پڑا اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

کافروں کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے

مشرکین کے لئے دعا کرنے سے منع کیا گیا

مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں

مسلمان کے دل میں کافروں کے بارے میں سختی ہو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اے ایمان والوں جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے

قرآن سن کر مومن کا ایمان اور کافر کا کفر اور پلیدی زیادہ ہو جاتی ہے

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ

اور جن کے دلوں میں آزار ہے انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی اور وہ کفر ہی پر مر گئے

اب وہ لوگ غور کریں جو کہتے ہیں کہ کافر ترقی کر گیا ہم پیچھے رہ گئے

کافروں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کسی بھی مسلمان کا

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّىْ عَمَلِىْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو فرما دو کہ میرے لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی تمہیں میرے کام سے علاقہ نہیں اور مجھے تمہارے کام سے تعلق

کافروں کو قرآن نے بہرا قرار دیا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ

اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سنا دو گے اگر چہ انہیں عقل نہ ہو

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کیخلاف دعا کی

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے اور ان کے دل سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک

عذاب نہ دیکھ لیں

اللہ کے راہ سے منع کرنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهٰدُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

اوراس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گےاور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت(

اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں

ظالموں کے لئے دعا کرنا منع ہے

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا وہ ضرور ڈوبائے جائیں گے

کافر کے حق میں دعا کرنے سے منع فرمایا

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ ☆ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ

سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی توہین کرنے پر عذابِ الٰہی

وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ

اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ

تو انہوں نے اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا

وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيٰرِهِمْ جٰثِمِيْنَ

اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ

گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سُن لو بیشک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر

حضرت شعیب علیہ السلام کی گستاخ قوم پر عذاب

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ

عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كٰذِبٌ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ

اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيٰرِهِمْ جٰثِمِيْنَ

اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچالیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود

ظالم کا ساتھ دینے والے دوزخی ہیں

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ

بیشک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں

کفار قریش کے پانچ سردار (۱) عاص بن وائل سہمی اور (۲) اسود بن مطلب اور (۳) اسود بن عبد یغوث اور (۴) حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید ابن مغیرہ مخزومی۔ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کردے۔ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما

تھے، یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسب دستور طعن وتمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے۔ اسی حال میں حضرت جبریلِ امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہوگئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مرگیا عاص ابنِ وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کرگیا اور یہ شخص بھی مرگیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مرگیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقاء ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے

فضول خرچوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا کیا تم پر مدت لمبی گذری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَلَا بِرَاْسِىْ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِىْ

کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کے خلاف دعائے ضرر کی

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا

کہا تو چلتا بن کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ (تو کہے چھو نہ جا اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اُس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے رہا قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے

یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے، لوگوں سے ملنا اس کے لئے کلّی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات، مکالمت، خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے، وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مذاق کرنے والے لوگ ذلیل ہوگئے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا تو مسخرگی کرنے والوں کا ٹھٹھا انہیں کو لے بیٹھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ

اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر

بتوں کو کیسے توڑا؟

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ

تو ان سب کو چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ

بولے کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بیشک وہ ظالم ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے، واپسی کے وقت بُت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پُوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں، جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے، وہ لوگ روانہ ہوگئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہوں گا، اس کو بعض لوگوں نے سُنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دشمن ذلیل ہوگئے

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ

اور انہوں نے اس کا بُرا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا

حضرت یونس علیہ السلام کا جلال

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ☆ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بیشک مجھ سے بے جا ہوا

اللہ کے بارے میں جھگڑنے والے شیطان کے پیروکار ہیں

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ

اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ

جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے

اللہ کی راہ سے منع کرنے والے دوزخی ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعٰكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک ساحق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے

جو کافر مسلمانوں سے لڑیں انکو قتل کرنے کی اجازت اللہ تعالی نے دی

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے

زانی کو کوڑے مارنے کا حکم اللہ تعالی نے دیا

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو

تہمت لگانے والوں کی سزا اللہ تعالی نے مقرر فرمائی

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں

تہمت لگانے والوں کو قرآن نے لعنتی قرار دیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ اوران کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے

قرآن کو چھوڑنے والے ذلیل ہوں گے

وَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا

اورجس دن ظالم اپنا ہاتھ چبا چبالے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی

یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا

وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَ کَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسٰنِ خَذُوْلًا

بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے

انبیاء کرام علیہم السلام کا مذاق اڑانے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَہٗ اَخَاہُ ھٰرُوْنَ وَزِیْرًا

اور بیشک ہم نے موسٰی کو کتاب عطا فرمائی اوراس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا

فَقُلْنَا اذْھَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَدَمَّرْنٰھُمْ تَدْمِیْرًا

تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں پھر ہم نے انہیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰھُمْ وَجَعَلْنٰھُمْ لِلنَّاسِ اٰیَۃً وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا

اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لئے نشانی کر دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَیْنَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا

اور عاد اور ثمود اور کوئیں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں

وَ کُلًّا ضَرَبْنَا لَہُ الْاَمْثَلَ وَ کُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا

اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا

وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَی الْقَرْیَۃِ الَّتِیْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اَفَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرَوْنَھَا بَلْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا

اور ضرور یہ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر برُا برساؤ برسا تھا تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے بلکہ انہیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں

وَ اِذَا رَاَوْکَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللہُ رَسُوْلًا

اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا

اِنْ کَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِھَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْھَا وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا

قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا

حضرت نوح علیہ السلام کے صحابہ کرام کی قوم نے گستاخی کی

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِیْنَ

نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا

اِذْ قَالَ لَھُمْ اَخُوْھُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ

جبکہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ

بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں

فَاتَّقُوا اللہَ وَ اَطِیْعُوْنِ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو

وَمَآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے

فَاتَّقُوا اللہَ وَ اَطِیْعُوْنِ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَکَ وَ اتَّبَعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ

بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں

یہ بات انہوں نے غرور سے کہی غُرَباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے۔ کمینے سے مراد ان کی غُرَباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفّار کا متکبّرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا۔ غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقوی کا نسب۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اس قوم کے خلاف دعائے ضرر کی

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ

عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے

فَاَنْجَیْنٰہُ وَ مَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ

تو ہم نے بچالیا اسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ

پھر اس کے بعد ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا

رسول اللہ ﷺ کا نافرمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں

شاعر اور ان کے پیروکار دونوں گمراہ ہیں

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں

والدین اگر ایسا کام کرنے کا کہیں جس میں اللہ تعالی ورسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہو تو ماننا جائز نہیں

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسٰنَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا وَ اِنْ جٰھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کیا اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا مان میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف دعائے ضرر کی

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر ان فسادی لوگوں پر

نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کرکے۔

مشرکوں کے عمل کی مثال

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ

ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالئے ہیں مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا گھر کیا اچھا ہوتا اگر جانتے

یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے۔

اپنے رہنے کے لئے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی، نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچاسکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔

جو یہودی وعیسائی تم پر ظلم کریں ان کو نہ چھوڑو

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

اور اے مسلمانو کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود

ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں

اللہ تعالیٰ کے دین سے کھیلنے والے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ☆ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے جیسے انہیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ ہے تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

اللہ نے جنگ میں کافروں کو ذلیل فرمایا۔۔۔!

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَ كَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی اور اللہ زبردست عزت والا ہے

کاش کہ دونوں آیات اکٹھی پڑھی جائیں

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَ رَسُولَه لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

بیشک جوایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے دیا

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوٰجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

شانِ نُزول: جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

منافقوں کو لعنتی اور واجب القتل قرار دیا

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا

اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن

مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا

پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں

گمراہ لیڈروں کے پیچھے چلنے والے قیامت میں ذلیل ہوں گے

اِنَّ اللهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا

اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا

جس دن ان کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا

وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

اے ہمارے رب انہیں آگ کا دونا عذاب دیا اور ان پر بڑی لعنت کر

شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن جانو

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَه لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں

انبیاء کرام علیہم السلام کا مذق بنانے والوں پر افسوس

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹا ہی کرتے ہیں

اللہ اہل ایمان اور کافروں کو جمع نہ فرمائے گا

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ

اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو

گمراہ باپ دادا کی پیروی کرنے والے بھی گمراہ ہیں

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ

بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے

فَهُمْ عَلٰۤی اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ

تو وہ انہیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ

اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ

اور بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ

تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ

مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ

پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا

فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ

پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ

تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے

فَرَاغَ اِلٰۤی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ

پھر ان کے خداؤں کی طرف چُھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ

تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے

فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ

تو لوگوں کی نظر بچا کر انہیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا

انبیاء کرام علیہم السلام کے دشمنوں کے لئے عذاب وذلت

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ

ان سے اگلوں نے جھٹلایا تو انہیں عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ

اور اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے

اللہ کے ذکر سے کافروں کے دل تنگ ہوتے ہیں

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں

قرآن کے بارے میں جھگڑنا کافر کا کام ہے

مَا يُجَادِلُ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافر تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے ان کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا

یعنی قرآنِ پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں ۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے ۔ جھگڑے اور جدال سے مراد آیاتِ الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب وانکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حلِّ مشکلات وکشفِ مُعضلات کے لئے علمی واصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں، کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآنِ پاک کو سحر کہتے ،کبھی شعر ،کبھی کہانت ،کبھی داستان ۔

یعنی کافروں کا صحت وسلامتی کے ساتھ مُلک مُلک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لئے باعثِ تردّد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے، پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں ۔

اہل اسلام کو دہشت گرد کہنا فرعون کا طریقہ ہے

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ "اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ

اور فرعون بولا مجھے چھوڑو میں موسٰی کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے یا زمین میں فساد چمکائے

وَ قَالَ مُوْسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

اور موسٰی نے کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا

قرآن سے منع کرنے والوں کا عذاب میں مبتلا ہونا

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل کرو شاید یونہی تم غالب آؤ

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بیشک ہم ان کے بُرے سے بُرے کام کا انہیں بدلہ دیں گے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ

یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

زمین میں سرکشی پھیلانے والے دہشت گردوں کی سزا

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں

ان کے لئے دردناک عذاب ہے

وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

اور بیشک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں

ہر نبی کے ساتھ مذاق کیا گیا اور ہر قوم پر اللہ کا عذاب بھی آیا

وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ

اور ہم نے کتنے ہی غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

اوران کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کئے

فَاَهْلَکْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ

تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے (اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم سے لاتعلقی کا اظہار کرنا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے

جو قرآن سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیطان مقرر کر دیتا ہے

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ

اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

دوستی صرف متقی کی کام آئے گی

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار

اللہ کا قرآن سن کر تکبر کرنے والا دوزخی ہے

وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ

خرابی ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار کے لئے

یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰی عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے غرور کرتا گویا انہیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی

کافروں کے ساتھ تو یہ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِکَ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰکِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَکُمْ بِبَعْضٍ وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا مگر اس لئے کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا

مومن کیسے ہوتے ہیں؟

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹّھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا

مومن کافروں پر کیسے سخت ہوتے ہیں؟

جیسا کہ شیر شکار پر۔ اور صحابہ کا تشدّد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے

تفسیر مدارک جلد ۳ ص

اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے آداب ہم کو سکھائے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے

رسول اللہ ﷺ کی آواز مبارک سے اونچی نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

رسول اللہ ﷺ کو باہر سے آواز دینے والوں کو بے عقل کہا گیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں

کافروں سے قطع تعلقی کا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ

تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں

کافروں سے منہ پھیرنے کا حکم دیا

فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ یَوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیۡءٍ نُّكُرٍ

تو تم ان سے منہ پھیرلو جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا

حضرت نوح علیہ السلام نے دعائے ضرر کی اپنی قوم کی خلاف

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَ قَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّ ازۡدُجِرَ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندیکو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے

فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوٰبَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ

تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے پانی سے

وَّ فَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُیُوۡنًا فَالۡتَقَی الۡمَآءُ عَلٰۤی اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ

اور زمین چشمے کر کے بہادی تو دونوں پانی مل گئے اس مقدار پر جو مقدّر تھی

وَ حَمَلۡنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلۡوٰحٍ وَّ دُسُرٍ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا تختوں اور کیلوں والی پر

حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننے والے تو رحمدل ہوتے ہیں

ثُمَّ قَفَّیۡنَا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّیۡنَا بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ وَ اٰتَیۡنٰهُ الۡاِنۡجِیۡلَ وَ جَعَلۡنَا فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ رَاۡفَةً وَّ رَحۡمَةً وَ رَهۡبَانِیَّةَ ابۡتَدَعُوۡهَا مَا كَتَبۡنٰهَا عَلَیۡهِمۡ اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوٰنِ اللهِ فَمَا رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا فَاٰتَیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ اَجۡرَهُمۡ وَ كَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرّر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں

اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے مخالف ذلیل ہیں دنیا و آخرت میں

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللهَ وَ رَسُوۡلَهٗ كُبِتُوۡا كَمَا كُبِتَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَ لِلۡكٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ

بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلّت دی گئی اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے

یَوۡمَ یَبۡعَثُهُمُ اللهُ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا اَحۡصٰىهُ اللهُ وَ نَسُوۡهُ وَ اللهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ

جس دن للہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کوتک جتا دے گا اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

مومن تو کافروں کے دوست نہیں ہو سکتے

لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ لَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَهُمۡ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِیۡمَانَ وَ اَیَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ وَ یُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ ور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا اور رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودّت و اختلاط جائز نہیں۔

اے مومنو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهٰدًا فِىْ سَبِيْلِىْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِىْ ☆ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ☆ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا

کافر تمہارے دشمن ہیں دوست کبھی نہیں ہوسکتے!

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا کہ ہم ایک دوسرے کے دشمن ہیں

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے

ایمان والو کافروں سے دوستی نہ کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے

یہودیوں کو گدھا قرار دیا گیا

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نہ جانے والے کو منافق قرار دیا

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

منافق کی کبھی بھی بخشش نہیں ہوگی

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہر گز نہ بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا

شانِ نزول: غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غِفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہنی کے درمیان جنگ ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبی منافق نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیّبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت و قوّت دی ہے، ابنِ اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابنِ اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مکّر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی

باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

منافق کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی عزت کا مسئلہ سمجھ نہیں آسکتا

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں

رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کو پریشان کرنا منافقوں کا کام ہے

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ

وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں

کافروں کے ساتھ جہاد اور ان کے ساتھ سختی کرنے کا حکم دیا گیا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور کیا ہی بُرا انجام

کافر تو چاہتے ہیں کہ تم بھی نرم ہو جاؤ تو وہ بھی نرم ہو جائیں گے

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ

وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں

جھوٹی قسمیں کھانے والا ذلیل

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ

اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل

طعنے دینے والا چغلخور

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ

بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا

نیکی سے منع کرنے والا حد سے بڑھنے والا

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ

بھلائی سے بڑا روکنے والا (حد سے بڑھنے والا گنہگار

گستاخ حرامی ہے

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ

درشت خو اس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف دعائے ضرر کی

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا

نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے ہو لئے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا

وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا

اور بہت بڑا داؤں کھیلے

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ

یَعُوقَ وَ نَسْرًا

اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سُوَاع اور یَغُوث اور یَعوق اور نسر کو

وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا

اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا اور تو ظالم زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی

مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا

اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا

اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر

کم ناپنے تولنے والوں کے لئے ہلاکت ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

کم تولنے والوں کی خرابی ہے

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ

اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں

شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں

کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے، بالخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا، اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

کافروں کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

تم فرماؤ اے کافرو

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو

وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ

اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں

وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ

اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ

اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین

شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے دِین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دِین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورہ

شریفہ نازل ہوئی اور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو مقطوع النسل قرار دیا گیا

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

شانِ نزول: جب سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی مقطوع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔ اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو جواب دینا قرآن کی سنت ہے

تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّ تَبَّ

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا

مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَ مَا كَسَبَ

اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ

شرارتی لوگوں کو شیطان قرار دیا گیا

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ

وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

جن اور آدمی

یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنّوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شب کو جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ و قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے توسل سے ہم سب کو دونوں شیطانوں سے محفوظ رکھے

دعوت فکر

اب ہر شخص غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے لئے کیا احکام عطا فرمائے ہیں اور کافروں کو کیا کیا کہا گیا اور ان سے دشمنی رکھنے کا حکم دیا گیا کیا ہم ان سے دشمنی رکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو ایسا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے جیسے اس کو اور اس پیارے رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے

اللہ تعالی کے لئے جلال

اللہ کے لئے جلال

آج لوگ کہتے ہیں کہ غصہ کرنا حرام ہے اور یہ بات بھی تب کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کی عزت کی بات کی جائے ہاں ان کی اپنی عزت کی بات ہو تو پھر سب کچھ حلال ہو جاتا ہے اس باب میں رسول اللہ ﷺ کا جلال میں آنا بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے غضب ناک ہوتے تھے

اللہ کے لئے جلال کا اظہار ہوتا

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

وکان رسول الله ﷺ يغضب لربه عزوجل ولا يغضب لنفسه

رسول اللہ ﷺ اللہ کے لئے غصہ فرماتے تھے اپنی ذات کے لئے غصہ نہ فرماتے تھے

کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ جلد دوم ص ۲۶۸

واعظ و معلم کے لئے غصہ جائز اور حاکم کے لئے ناجائز

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تَنبِيهٌ قَصَرَ الْمُصَنِّفُ الْغَضَبَ عَلَى الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ دُونَ الْحُكْمِ لِأَنَّ الْحَاكِمَ مَأْمُورٌ أَنْ لَا يَقْضِيَ وَهُوَ غَضْبَانُ وَالْفَرْقُ أَنَّ الْوَاعِظَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَكُونَ فِي صُورَةِ الْغَضْبَانِ لِأَنَّ مَقَامَهُ يَقْتَضِي تَكَلُّفَ الِانْزِعَاجِ لِأَنَّهُ فِي صُورَةِ الْمُنْذِرِ وَكَذَا الْمُعَلِّمُ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف وعظ و تعلیم پر غصہ جائز ہونے کا ذکر کیا فیصلہ کرنے کے وقت غصہ کے ناجائز ہونے کا ذکر کیا اس لئے حاکم یعنی فیصلہ کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غصہ کے وقت فیصلہ نہ کرے اس لئے فیصلہ کرنے والے کے تقاضوں میں سے ہی نہیں کہ وہ غصہ کرے اور واعظ کی یہ شان ہے کہ وہ غصہ والی صورت بنائے کیونکہ اس کا مقام اس کا تقاضہ کرتا ہے

اسکی وجہ یہ ہے واعظ کا مقام اس بات کا تقاضہ کرتا ہے وہ بتکلف ایسی صورت بنائے کیونکہ یہ ڈرانے والے کے قائم مقام ہوتا اور ایسا ہی استاد (فتح الباری جلد اول ص ۱۸۷)

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

أَرَادَ الْبُخَارِيّ الْفرق بَين قَضَاء القَاضِي وَهُوَ غَضْبَان، وَبَين تَعْلِيم الْعلم وتذكير الْوَاعِظ، فَإِنَّهُ بِالْغَضَبِ أَجْدَر، وخصوصاً بِالْمَوْعِظَةِ.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کر کے یہ فرق واضح کیا ہے کہ قاضی کا فیصلہ کرنے کے وقت غصہ کرنا اور عالم کا تعلیم دینے کے غصہ کرنا اور واعظ کا نصحت کرنے کے وقت غصہ کرنا بے شک عالم کے لئے غصہ کرنا جب کوئی ایسا مسئلہ دریافت کیا جائے جس میں اس کا نہ دینی فائدہ اور نہ دنیاوی فائدہ ہو لائق ہے اور خاص طوار پر وعظ کے وقت غصہ کرنا زیادہ مناسب ہے

عمدۃ القاری جلد اول ص ۱۰۵

ایک مثال سے وضاحت

امام ابن حجر اور عینی رحمۃ اللہ علیہا کی عبارتوں سے واضح ہوا کہ حاکم کے لئے غصہ کے وقت فیصلہ کرنا جائز نہیں اور عالم اور واعظ کے لئے تعلیم و وعظ کے غصہ کرنا جائز ہے

جس طرح کوئی شخص سویا ہوا ہے اور اس کے پاس سانپ آ گیا اب اس کو کیسے بیدار کیا جائے اگر آپ پیار کے ساتھ اسکے پاس آئیں اور اس کو کہیں کہ جناب من عزت مآب عالی جاہ واجب الاحترام پروفیسر صاحب آپ کے پاس سانپ آ چکا ہے اگر اس طرح آپ اس کو کہیں گے تو آپ کی بات پوری کرنے سے پہلے ہی پروفیسر صاحب دنیا سے محروم ہو چکے ہوں گے اور آپ اناللہ وانا الیہ راجعون کے سوا کچھ بھی نہیں پڑھ سکیں گے اگر آپ آتے ہی زور سے ڈرونی آواز نکال کر اس کو پکاریں تو وہ فوراً ہی اٹھ کر دوڑنا شروع کر دے گا

اب آپ ہی بتائیں آپ کا کونسا طریقہ اس کی جان بچا سکتا ہے جب مسئلہ دنیا کا ہے اور اس جان کا ہے تو اس کے لئے دوسرا طریقہ ہی کارگر ثابت ہوا تو پیارے بھائی جب مسئلہ ایمان

کا ہو اور آخرت کا ہو تو اس وقت یہ طریقہ اختیار کرنا کیوں ناجائز ہوگا

علامہ حمزۃ محمد قاسم لکھتے ہیں

ويستفاد من هذا الحديث ما يأتي :أولاً :أن من حق العالم أن يغضب على السائل إذا سأل عما فيه مضرة، أو لا يتناسب مع الموضوع، فلا ينبغي للطالب أن يخرج من موضوع لآخر أو يسأل في موضوع الدين عن أمور لا علاقة لها به

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ عالم سے اگر کوئی نقصان دہ سوال کیا جائے تو اسکا غصہ کرنا اس کا حق ہے یا ایسا سوال کرنا جو موضوع کے ساتھ مناسبت نہ رکھتا ہو یا ایسا سوال کرنا جس میں دین و دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوا

منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری جلد اول ص ۱۹۸

المیہ

آج لوگوں کو نماز کا طریقہ تک نہیں آتا مگر جب بھی کوئی سوال کریں گے تو یہ کریں گے حضرت موسی علیہ السلام کی نانی کا نام کیا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچی کا نام کیا تھا اور فرعون کی ماں کا نام کیا تھا فلاں نبی اور فلاں نبی کے درمیان کتنا وقفہ ہے اور حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار تھے تو کون کون سے جانور تھے اور کتنے تھے ایسے سوالات کرتے ہیں خدا کی پناہ اور انہی لوگوں کو نماز کے فرائض سے آگاہی نہیں ہوتی ایک شخص نے سوال کیا جناب یہ بتائیں فرعون کا اصل نام کیا تھا میں نے کہا جناب خیرت ہے آپ کوئی اسکی سوانح حیات پر کام کر رہے ہیں یا کوئی رشتہ نکالنے کے چکر میں ہیں آخر اسکے نام سے آپکو اتنا کیوں شغف ہے؟

جب جلال میں ہوتے تو رخسار سرخ ہو جاتے

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ کان اذا غضب ﷺ احمرت وجنتاه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جلال میں ہوتے تو رخسار مبارک سرخ ہوجاتے (الجامع الصغیر ص۴۱۸)

خطبہ کے وقت جلال

وکان ﷺ اذاخطب احمرت عیناه ، وعلاصوته واشدغضبه ،حتی کانه منذر جیش

رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آنکھیں سرخ ہوجاتیں اور آواز بلند ہوجاتی اور جلال بہت زیادہ ہوتا یہاں تک کہ ایسا لگتا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ڈرا رہے ہوں کسی لشکر سے جو حملہ کرنے والا ہو (مسلم رقم الحدیث ۸۷۶)

تصویریں دیکھ کر جلال میں آنا

عن عائشه رضی الله عنهاقالت دخل علی النبی ﷺ وفی البیت قرام فیه صور فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتکه وقالت قال النبی ﷺ من اشدالناس عذابایوم القیامة الذین یصورون هذه الصور

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں تشریف لائے تو تصویروں والے پردے لگے ہوئے تھے ان پر تصویریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو پکڑا اور اس کو پھاڑ دیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اس طرح کی تصویریں بناتے ہیں

البخاری رقم الحدیث ۶۱۰۹

اتنے جلال میں کبھی نہیں دیکھا

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه

قال اتی رجل النبی ﷺ فقال انی لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل فلان

ممایطیل بناقال فمارائیت رسول الله ﷺ قط غضبافی موعظة من یومئذ قال فقال یاایهاالناس ان منکم منفرین فایکم ماصلی بالناس فلیتجوز فان فیهم المریض والکبیر وذولحاجة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں فلاں کی وجہ سے وہ لمبی نماز پڑھاتا ہے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو وعظ میں اتنے جلال میں نہیں دیکھا جتنا آج رسول اللہ ﷺ جلال میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تم میں جو شخص نماز پڑھائے وہ لمبی نماز نہ پڑھائے کیونکہ مریض اور بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں البخاری رقم الحدیث ۶۱۱۰

رسول اللہ ﷺ نے ہم کو جھڑک دیا

قال ابودرداء رضی الله عنه خرج علینارسول الله ﷺ یوماونحن نتماری فی شئی من امرالدین فغضب علینارسول الله ﷺ غضباشدیدا لم یغضب مثله ثم انتهرناوقال انماهلک من کان قبلکم بهذا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم دین کے معاملہ میں بحث کررہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے سخت غصہ میں تھے ایسا غصہ ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر ہم کو جھڑکا فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوگئے ہیں

کشف الغمۃ عن جمع الامۃ جلد اول ص۲۰

تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لے آنا

قال علی رضی الله عنه صنعت طعامافدعوت رسول الله ﷺ فجاء فرای فی البیت تصاویر فرجع

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا بنایا اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی جب آپ تشریف لائے تو دیکھا کہ گھر میں تصویریں ہیں پس اسی وقت واپس تشریف لے گئے

کشف الغمۃ عن جمع الامۃ جلد دوم ص ۹۲

کیا قرآن کے ساتھ کھیلتے ہو؟

قال انس من مالک رضی اللہ عنہ اخبر رسول اللہ ﷺ عن رجل انہ طلق امرتہ ثلاث تطلیقات جمیعافقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ عزوجل و انابین اظھرکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ فلاں شخص نے اپنی گھر والی کو ایک ہی بار تین طلاقیں دے دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ غصے میں آکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا قرآن کیساتھ یہ کھیل اور میں بھی تم میں موجود ہوں

کشف الغمۃ عن جمع الامۃ جلد دوم ص ۱۲۰

غضب میں آنا

قال علی رضی اللہ عنہ خرج عبدان الی رسول اللہ ﷺ یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ موالیھم فقالواواللہ یامحمد ماخرجواالیک رغبۃ فی دینک وانماخرجواھربامن الرق فقال ناس صدقوا یارسول اللہ ﷺ ردھم الیھم فغضب رسول اللہ ﷺ فقال ماارا کم تنتھون یامعشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب اعناقکم علی ھذا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو غلام حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے تو ان کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھا کہ یہ لوگ آپ کے دین میں رغبت کی وجہ سے نہیں بھاگے بلکہ یہ غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے

بھاگے ہیں تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو سچ کہہ رہے ہیں ان کو واپس کر دیں تو رسول اللہ ﷺ غضبناک ہو گئے اور فرمایا کیا ہے تم کو باز نہیں آتے ہو یہاں تک کہ اللہ تعالی ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمھاری گردنیں ماریں گے

کشف الغمۃ عن جمع الامۃ جلد دوم ص ۲۱۰

جب کسی غلام پر غصہ آتا تو

قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ و کان الخادم اذااغضبہ یقول ﷺ لولاخشیۃ القصاص یوم القیامۃ لاوجعتک بھذاالسواک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی غلام پر غصہ آتا تو فرماتے کہ اگر قیامۃ کے دن قصاص کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک کے ساتھ مارتا

کشف الغمۃ عن جمع الامۃ جلد دوم ص ۲۶۶

صحابہ پناہ مانگتے رسول اللہ ﷺ کے غضب سے

قال عاصم بن عمر ورضی اللہ عنہ دخلت المسجد واصحاب رسول اللہ ﷺ یقولون نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ قلت مم ذاک ؟ قالوا یخطب آنفافقام رجل فاخذ بید ابنہ ثم خرجافقال رسول اللہ ﷺ لعن اللہ القائد والمقود بہ

حضرت عاصم بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو صحابہ کرام اللہ تعالی کی پناہ مانگ رہے تھے اللہ تعالی کے جلال سے اور رسول اللہ ﷺ کے جلال سے تو میں نے کہا کیا ہوا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمائیں گے بس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑے باہر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قائد پر لعنت ہو اور اس کے پیچھے چلنے والے پر بھی لعنت ہو

الاصابہ ص ۶۵۷

نماز ترک کرنے والے کو کفر کرنے والا قرار دیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر جهارا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز کو جان بوجھ کر ترک کرے وہ شخص علانیہ کفر کرنے والا ہے

اخرجہ الطبرانی فی الاوسط جلد ۱ ص ۲۹۵

غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرنے والے کو جہنمی فرمایا

قال رسول الله ﷺ من تعلم علما لغیر الله او اراد به غیر الله فلیتبواء مقعده من النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے یا غیر اللہ کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے

اخرجہ الترمذی رقم الحدیث ۲۶۵۷

پڑوسی کو ستانے والے کو ناقص مومن قرار دیا

قال رسول الله ﷺ والله لایومن ،والله لایومن ،والله لایومن ،قیل من هم یارسول الله ﷺ قال الذی لایامن جاره بوائقه قالوا یارسول الله ﷺ ومابوائقه ؟ قال شره

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم کامل مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم کامل مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم کامل مومن نہیں ہوسکتا صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کون کامل مومن نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کامل مومن نہیں جس کے شر سے اس کے ہمسائے محفوظ نہ ہوں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بوائق کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ اس کا شر (مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۷)

خارجیوں کو شیطان کے دل والا قرار دیا

قال رسول الله ﷺ سیجیء فی آخر الزمان اقوام یکون وجوهم وجوه الآدمیین وقلوبهم قلوب الشیاطین امثال الذئاب الضواری لیس فی قلوبهم شئی من الرحمة سفاکون الدماء لایرعون عن قبیح ان تابعتهم واربوک وان تواریت عنهم اغتابوک وان حدثوک کذبوک وان ائتمنتهم خانوک صبیهم عامر ،وشابهم شاطر وشیخهم لایامر بالمعروف ولاینتهی عن منکر الاعتزاز بهم ذل وطلب مافی ایدیهم فقر ،الحلیم فیهم غارو والآمر بالمعروف فیهم متهم المومن فیهم متعف والفاسق فیهم مشرف السنة بدعة والسنة فیهم بدعة فعند ذلک یلسط علیهم شرارهم ویدعوا خیارهم فلایستجاب لهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں لوگ آئیں گے جن کے چہرے انسانوں کی طرح اور دل شیطانوں کی طرح ہوں گے وہ خونخوار بھیڑئے کی طرح ہوں گے ان کے دلوں میں رحم نام کی بھی کوئی چیز نہ ہوگی وہ کثرت کے ساتھ خون بہائیں گے برے کام کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے اگر تو ان کی بات کو مان لے گا تو تجھ کو دھوکہ دیں گے اور وہ تمہارے ساتھ بات کریں گے تو دھوکہ دیں گیا اگر تو ان سے چھپے گا تو تیری برائی بیان کریں گے اگر تو ان کے پاس امانت رکھے گا تو خیانت کریں گے ان کے بچے گھر کا نظام چلائیں گے اور ان کے جوان چالاک ہوں گے ان کے بڑے نہ تو ان کو نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے ان کے ذریعے عزت اور غلبہ کی طلب باعث ذلت ہوگی اور ان کے پاس جو کچھ ہوگا اس کی طلب کرنا تباہی کا باعث ہوگا ان میں حوصلہ اور ٹھنڈے مزاج کا بندہ بھی نہایت دھوکہ باز ہوگا انکو بھلائی کا حکم

دینے والے پر تہمت لگائی جائے گی ایمان والا ان میں کمزور ہوگا فاسق عزت والا ہوگا رسول اللہ ﷺ کی سنت کو بدعۃ اور بدعۃ کو سنت کہا جائے گا اس وقت ان پر بدترین لوگ مسلط ہوں گے تب ان کے اچھے بھی دعا کریں گے تو دعا قبول نہ ہوگی

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر رقم الحدیث ۱۱۱۶۹

خوارج کو بھیڑئے کے دل والا قرار دیا

قال رسول الله ﷺ يخرج في آخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين ،يلبسون للناس جلود الضاء ن من اللين السنتهم احلى من السكر وقلوب الذئاب يقول الله تعالى ابي يغترون ام علي يجترئون ؟ فبي حلفت لابعثن على اولائك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب لوگ آئیں گے جو دھوکہ اور فریب کے ساتھ دین کا نام لیکر دنیا کمائیں گے وہ لوگوں کے ساتھ نرم مزاجی کے ساتھ بولیں گے دنیا کے سامنے بھیڑ کی کھال پہنیں گے ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑئے کی طرح ہوں گے اللہ تعالی ان سے فرمائے گا کیا میرے نام پر دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرائت کرتے ہو؟ مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ضرور ایک فتنہ بھیجوں گا جو ان کے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کردے گا

اخراجہ الطبرانی فی الکبیر رقم الحدیث ۱۱۱۶۹

خارجیوں کو جہنم کا کتا قرار دیا

قال رسول الله ﷺ الخوارج كلاب النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں

الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۵۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں

قال ابوامامه رضي الله عنه كلاب النار شر قتلى تحت اديم السماء خير قتلى من قتلوه ثم قراء يوم تبيض وجوه وتسود وجوه قلت لابي امامه رضي الله عنه انت سمعت من رسول الله ﷺ قال لولم اسمعه الامرة او مرتين اوثلاثا او اربعا حتى سبعاما حدثتكموه

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خوارج جہنم کے کتے ہیں آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں اور وہ شخص بہترین شہید ہے جو ان کو ہاتھوں قتل ہوا پھر انہوں نے یہ آیۃ مبارکہ تلاوت کی جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے حضرت ابوغالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اگر یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے ایک بار اور دوبار اور تین بار چار بار نہ سنا ہوتا یہاں تک کہ آپ نے سات کا ذکر کیا تو تم سے کبھی بیان نہ کرتا ان کا مطلب یہ تھا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے متعدد بار سنی ہے

مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۲۲۶۲

خارجیوں کا سردار جہنمی کتا بنادیا گیا

سعید بن جہمان بیان کرتے ہیں

كانت الخوارج قد تدعوني حتى كدت ان ادخل فيهم فراء ت اخت ابي بلال في النوم ان بلالا كلب اهلب اسود عيناه تذرفان فقالت بابي انت يا ابابلال ماشاء نك اراك هكذا؟فقال جعلنابعدكم كلاب اهل النار وكان ابوبلال من رئووس الخوارج

خارجی مجھے دعوت دیتے تھے قریب تھا کہ میں ان کے ساتھ مل جاتا کہ ابوبلال کی بہن

نے اس کوخواب میں دیکھا کہ ابو بلال کتابن گیا ہوا ہے اوراسکی آنکھیں بہہ رہی ہیں اس کی بہن نے کہا کہ ابو بلال تیرے اوپر میراباپ قربان یہ کیا ہوا؟ تو اس نے کہا کہ تمھارے بعد ہم کوجہنم کا کتابنادیا گیااور یہ ابو بلال خارجیوں کا سردار تھا

المصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۷۸۹۵

یعنی اس وقت کا ابوبکر بغدادی تھا

کعبہ کی بے ادبی کرنے والے کوامامت سے ہٹادیا

عن السائب بن خلاد رضی الله عنه قال ان رجلاام قوما فبصق فی القبلة ورسول الله ﷺ ینظر فقال رسول الله ﷺ حین فرغ لایصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه واخبروه بقول رسول الله ﷺ فذکر ذلک لرسول الله ﷺ فقال نعم وحسبت انه انک آذیت الله ورسوله

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور قبلہ کی منہ طرف کر کے تھوک دیا تو رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے تب رسول اللہ ﷺ نے فراغت کے بعد فرمایا یہ شخص آج کے بعد تم کو نماز نہ پڑھائے اسکے بعد وہ شخص لوگوں کو نماز پڑھانے لگا تو لوگوں نے اسکو منع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان اس کو سنایا اسنے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے منع کیا تھا میرا خیال ہے کہ تم نے اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کو ایذاء دی ہے (ابوداؤد رقم الحدیث ۴۸۱)

جا کران کے منہ میں خادک ڈال دو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دروازے کے سراخ سے دیکھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارکہ سے غم کے آثار نمایاں تھے اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا جعفر کے خاندان کی خواتین حضرت جعفر کی

شہادت کی وجہ سے بہت زیادہ رورہی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو کہا کہ جاؤان کو چپ کراؤ جب وہ گئے ان کو منع کیا مگر وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکیں تو شخص پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ

فاحث فی افواهن التراب ان کے منہ میں خاک ڈال دو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے نہ رہا گیا میں نے کہا

ارغم الله انفک لم تفعل ماامرک رسول الله ﷺ ولم تترک رسول الله ﷺ من العناء

تیرا ناک خاک آلودہو نہ تو وہ کام کرسکتا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے تجھے حکم دیا ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کو پریشان کرنے سے باز آتے ہو (بخاری جلد ا ص ۱۷۳)

عشاء کی نماز میں نہ آنے والوں پر جلال

عن ابی هریره ان رسول الله ﷺ قال والذی نفسی بیده لقد هممت ان امر رجلایحطب فیحطب ثم امر رجلایوم الناس ثم اخالف الی رجال فا حرق علیهم بیوتهم والذی نفسی بیده لویعلم احدهم انه یجد عظماسمینااومرماتین حسنتین لشهدالعشاء

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں ارادہ کرتا ہوں کسی کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں جمع کرے اور ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو عشاء کی نماز ادا کرنے نہیں آتے خدا کی قسم اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ گوشت پکا ہوا ہے یا پائے بنے ہوئے ہیں تو ضرور مسجد میں آتے (طحاوی جلد اول ص ۱۱۳)

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

غصہ کے احکام

غصہ کرنے سے منع فرمایا گیا

ہماری عوام کہتی ہے کہ غصہ کرنا حرام ہے یہ بات صرف اس وقت کرتے ہیں کہ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے گستاخان کے خلاف غصہ کیا جارہا ہے تو کہنا شروع کر دیتے ہیں بھائی غصہ کرنا تو حرام ہے اور آپ غصہ کررہے ہیں اب ان سے کوئی پوچھے کہ کسی کے گھر چوری ہوجائے اور وہ بول رہا ہو تو اس کو بھی ذرا کہہ کر دیکھیں کہ بھائی غصہ کرنا تو حرام ہے اور آپ غصہ کررہے کسی کی گاڑی میں گاڑی لگ جائے تو تھوڑا اس کو کہیں کہ بھائی غصہ کرنا حرام ہے ہماری قوم کو یہ بات کہ غصہ کرنا حرام ہے تب یاد آتا ہے جب خدا اور رسول ﷺ کی عزت کی بات کی جائے اور دشمنان دین کے خلاف بولا جائے تو ان کو یہ آتا ہے کہ غصہ کرنا حرام ہے ہم اس باب میں یہی مسئلہ عرض کررہے ہیں کہ کس وقت غصہ ناجائز ہے اور کس وقت غصہ کرنا فرض ہے

کونسا غصہ مذموم اور کونسا غصہ محمود ہے تاکہ بات واضح ہوجائے

مذموم غصہ کیا ہے؟

ماکان للخلق لاللحق

مخلوق کے لئے غصہ کرنا حق کے لئے نہ کرنا

اس کی کئی اقسام ہیں

الغضب للنفس

اپنے نفس کے لئے غصہ کرنا

یہ کسی کی نہیں سنتا کہ اس کے قول وفعل کے ساتھ کسی کو کیا نقصان ہو رہا ہے چاہے اس کے سامنے اسکی ماں ہو یا باپ ہو یا بھائی ہو تو یہ کسی غیر کے ساتھ کیا کرے گا

اس شخص کو چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ سامنے رکھے

رسول اللہ ﷺ نے زندگی ساری اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا

دوسری قسم عصبیت کی وجہ سے غصہ کرنا

یہ غصہ بھی خلق کیلئے ہوتا ہے اللہ تعالی کے لئے نہیں اور اس میں ظلم ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑا وہ غصہ بھی کرے تو عصبیت کے لئے اور عصبیت کی طرف دعوت دے اور مدد بھی کرے تو عصبیت کی اگر وہ مارا گیا تو جاھلیت کی موت مرے گا

مسلم رقم الحدیث ۱۸۴۸

اپنی قوم کی ناحق حمایت کرنا وہ جھوٹے بھی تب بھی یہ اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑا ہو یہ غصہ کرنا جائز نہیں اس کی وجہ سے آج قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے شہر کراچی میں ہزاروں لوگوں کا قتل اسی وجہ سے ہوا اور بلوچستان میں بھی سرحد میں بھی یہی مسائل لوگوں کے قتل کا سبب بن رہے ہیں کسی ایک شخص کی کسی کے ساتھ لڑائی ہوجائے تو ساری قوم جمع ہوجاتی ہے یہ نہیں دیکھنا کہ ظلم کس طرف سے ہوا بس لڑائی شروع ہوگئی ہے اسی کو عصبیۃ کہتے ہیں اسی کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وجہ سے مرنے والا شخص جاہلیت کی موت مرا

تیسری قسم

حمیت کی وجہ سے غصہ کرنا

حمیت یعنی ضد رکھنا مخلوق کے لئے اور خالق کے لئے نہ ہونا

اللہ تعالی نے فرمایا

اذجعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین والزمھم کلمۃ التقوی

جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد رکھی ان کی ضد وہی جاہلیت کی تھی تو اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر اطمینان نازل فرمایا اور پرہیزگار کا کلمہ ان پر لازم فرمایا (سورہ فتح)

کافروں کی ضد ہی تھی کی جس کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالی کی توحید کا انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کا انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائی کی تھی

آج بھی لوگ بہت ساری تعداد میں موجود ہیں جو صرف ضد کی وجہ سے بہت نقصان کرتے ہیں خاص طور پر دین کا نقصان کرتے ہیں

یہی ضد رکھنی ہے تو اللہ تعالی کے لئے رکھیں کہ میں آج کے بعد گناہ نہیں کروں گا اگر ضد کررکھنی ہے تو شیطان سے رکھو اگر رکھنی ہے تو کفار سے رکھو اگر رکھنی ہے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ رکھو

چوتھی قسم غصہ تو اللہ کے لئے ہو مگر اس میں شرعی حدود سے نکل جائے

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ کے لئے غصہ تو ہو اور ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی بھی ہو

اس کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی شخص کافروں کے ساتھ لڑے مگر ساتھ ان کے بچوں کو بھی قتل کرے ان کی عورتوں کو بھی قتل کردے

اس کو اللہ کے لئے غصہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟

اللہ تعالی کے لئے غصہ کرنا اس کا مطلب یہ تو نہیں حرام حلال ہوجائے اور حلال حرام ہوجائے جس طرح آج کافرلوگ جو اپنے آپ کو توحید کا ماننے والا کہتے ہیں جیسے ابوبکر بغدادی اور اس کی مثل لوگ جن کو آج کعبہ میں بھی شرک نظر آرہا ہے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ تعالی کے لئے غصہ کررہے ہیں تو ایسا غصہ اللہ تعالی کے لئے کبھی بھی نہیں ہوسکتا یہ بھی صرف جاہلیت کی ضد ہے اللہ تعالی ہم کو اس سے بچائے

یہ ہے عمل رسول اللہ ﷺ کا

قال رسول اللہ ﷺ لو رجمت احدا بغیر بینۃ لرجمت ھذہ

ایک عورت سے کچھ ظاہر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم

کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا چونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ گواہ قائم ہوں تو رجم کیا جائے اب مسئلہ میں غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کے عمل کی وجہ سے جلال آیا مگر گواہوں کے نہ ہونے کی وجہ سے رجم نہ کیا یعنی اپنے آپ کو وحی کے تابع رکھا اللہ تعالی کے لئے غصہ ہوا اور ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی فرمانبرداری بھی ہو (بخاری رقم الحدیث ۴۸۹۸)

وہ غصہ جو پسندیدہ ہے

غصہ پسندیدہ وہ ہے کہ انسان جب بھی اللہ تعالی کے حکم کے خلاف کام دیکھے تو چپ نہ رہے اور جب بھی بولے تو اپنے آپ کو قرآن وحدیث کے تابع رکھے اس حال میں بھی اللہ تعالی کی نافرمانی نہ ہو اگر غصہ تو اللہ تعالی کیلئے ہو مگر ساتھ اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی بھی ہو تو یہ غصہ غیر پسندیدہ ہے بعض لوگ جب غصہ میں آتے ہیں تو قرآن وسنت کی خلاف ورزی کرنا شروع کر دیتے ہیں کیا مطلب ہے بھائی اگر تم غصہ اللہ تعالی کے لئے کر رہے ہو تو تم نے خود بھی رب تعالی کی نافرمانی کرنا شروع کر دی ہے یہ کون سا غصہ ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں کو حلال کر دیتا ہے اور اللہ تعالی کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دیتا ہے

اللہ تعالی نے فرمایا کہ

وقاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم ویشف صدور قوم مومنین

اور جگہ اللہ تعالی نے فرمایا

یاایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

اس سے ثابت ہوا کہ غصہ کرنے کا حکم اللہ تعالی کا ہے کیونکہ جہاد بغیر غصہ کے تو ہو ہی نہیں سکتا

ثابت ہوا کہ غصہ بھی پسندیدہ وہ ہے جس کا اظہار بھی اللہ کے لئے ہو اور ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی بھی نہ ہو

اسکی بھی کئی اقسام ہیں

پہلی قسم: حمایت دین کے لئے غصہ کرنا

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کا دین کی حمایت کے لئے غصہ کرنا

عمر کے جلال سے ڈرو

عن علی ابی طالب رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ اتقواغضب عمر فان اللہ یغضب لغضبہ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر کے جلال سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالی غضب فرماتا ہے عمر کے غضب کی وجہ سے

الریاض النضرہ ص ۳۲۰

عمر کو غصہ نہ دلاؤ

عن علی ابی طالب رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ لاتغضبواعمر فان اللہ یغضب اذاغضب عمر

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر کو غصہ نہ دلاؤ کیونکہ جب عمر کو غصہ آتا ہے تو اللہ تعالی کو بھی جلال آتا ہے

الریاض النضرہ ص ۳۲۰

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے جلال پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ

عن ابی سعیدرضی اللہ عنہ قال : اشتکی الناس علیایوما: فقام رسول اللہ ﷺ فینافخطبنافسمعتہ یقول : ایھاالناس لاتشکوا علیا، فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ عزوجل اوقال فی سبیل اللہ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمار ہے تھے لوگو علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نہ کرو کیونکہ میرا علی اللہ کی ذات کے بارے یا فرمایا کہ اللہ کی راہ میں سخت ہے

الریاض النضرہ ص ۲۰۵

علی رضی اللہ عنہ تو اللہ کی ذات کے بارے کوئی بات نہ سنتے

عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ ان علیامخشوشن فی ذات اللہ عزوجل

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اللہ کی ذات کے معاملہ میں سخت ہیں (الریاض النضرہ ص ۲۰۵)

ان دونوں حدیثوں سے اندازہ لگائیں کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کوئی بات نہ سنتے اور لوگوں کی شکایت پر رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نہ کہنا کہ تم نرمی کرو بلکہ اس پر ایک خطبہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں جلال والا ہونا ہی خدا اور رسول ﷺ کو پسند ہے

دوسری قسم : اللہ تعالیٰ اور رسول کی ناپسندیدہ چیز سننے پر غصہ کرنا

خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف بات سن کر اور گانے بجانے پر غصہ کرنا کیونکہ ان چیزوں کا سننا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے اواسی طرح دین کے مخالف لوگوں کا وعظ سننا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اگر کوئی اس کو سنتا ہے تو اس پر غصہ کرنا یہ پسندیدہ ہے

حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے بدمذہبوں کا کلام نہ سنا سنن دارمی

تیسری قسم : اس چیز کو دیکھ کر نا غصہ کرنا جس کا دیکھنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے

غصہ مذموم سے بچنے کا بیان

اللہ کے غضب سے بچنے کے لئے غصہ چھوڑ دو

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ ﷺ ما ذایبا عدنی من غضب اللہ ؟قال لاتغضب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا چیز مجھے اللہ کے غضب سے بچاسکتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر (مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۶۳۴۶)

کسی کو یہ نہ کہو اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا

عن جندب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ حدث : ان رجلاقال : واللہ لایغفر لفلان وان اللہ تعالی قال :من ذالذی یتالی علی ان لااغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک

حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ اس نے کسی کو کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تجھ کو نہیں معاف فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہوتا ہے جو میری ذات کی قسمیں کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا بے شک میں نے اسکو بخش دیا ہے اور تیرے سارے اعمال برباد ہو گئے ہیں (مسلم جلد۴ ۲۰۲۳)

یہ بات بھی غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے تو غصہ کا نقصان دیکھیں کہ سارے عمل برباد کر دیتا ہے

رسول اللہ ﷺ کی وصیت

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رجلاقال : للنبی ﷺ اوصنی قال لاتغضب

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی وصیت فرمادیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر

بخاری رقم الحدیث ۵۶۵۱

غصہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

عن حمید بن عبدالرحمن : ان رجلامن اصحاب النبی ﷺ قال قلت یارسول الله ﷺ اوصنی : قال : لاتغضب قال الرجل ففکرت حین قال رسول الله ﷺ ماقال : فاذاالغضب یجمع الشر کله

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو تو میں غور کرنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے غصہ سے کیوں منع فرمایا؟ تو مجھے سمجھ آیا کہ یہی غصہ سارے شر کی جڑ ہے (مسندامام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۲۰۸۸)

رسول اللہ ﷺ کبھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہ فرماتے

عن عائشه رضی الله عنهاقالت ماضرب رسول الله ﷺ شئیاقط بیده ولاامرة ولاخادماالاان یجاهدفی سبیل الله ومانیل منه شئی قط فینتقم من صاحبه ، الاان ینتهک شئی من محارم الله فینتقم لله عزوجل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ تو کسی زوجہ کو اور نہ ہی کسی خادم کو مارا جب بھی مارتے جہاد میں مارتے تھے اور کسی سے بھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا جب بھی بدلہ لیا اللہ تعالی کے لئے لیا پھر جب اللہ تعالی کی حرام کی ہوئی چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو رسول اللہ ﷺ بدلہ لیا کرتے (مسلم رقم الحدیث ۲۳۲۸)

یہ غلام آزاد ہے

عن ابی مسعود رضی الله عنه قال کنت اضرب غلامالی بسوط فسمعت من خلفی صوتااعلم ابامسعود فلم افهم الصوت من شدة الغضب فلمادناالتفت فاذاهورسول الله ﷺ فسقط السوط من یدی من هیبته ﷺ فقال اعلم ابامسعود الله اقدرعلیک منک علی هذاالغلام فقلت یارسول الله ﷺ هولوجه الله تعالی فقال لولم تفعل للفحتک النار اولمستک النار

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کوڑے کے ساتھ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابومسعود جان لے میں غصہ کے زیادہ ہونے کی وجہ سے میں سمجھا نہیں جب میرے قریب ہوئے تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے بس میرے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے جلال کی وجہ سے کوڑا گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابومسعود تو جان لے جتنی تجھ کو اس پر قدرت ہے اس سے زیادہ قدرت اللہ تعالی کو تجھ پر حاصل ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اس کو اللہ تعالی کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جھنم کی آگ تجھے جھلسا دیتی یا فرمایا جہنم کی آگ تجھے پکڑ لیتی

(مسلم رقم الحدیث ۱۶۵۹)

آج کے بعد میں کبھی نہیں ماروں گا اپنے غلام کو

قال ابومسعود رضی الله عنه قلت لااضرب مملوکابعده ابدا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج کے بعد کبھی بھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔ (مسلم رقم الحدیث ۱۶۵۹)

پہلوان کون؟

عن ابی هريره رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ ليس الشديد بالصرعة وانما الشديد الذی يملک نفسه عن الغضب

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں کہ جو پہلوانی جیت جائے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے

بخاری رقم الحدیث ۵۶۴۹

غصہ کے وقت چپ ہو جاؤ

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ اذا غضب احدكم فليسكت قالها ثلاثا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کے ضروری ہے کہ وہ چپ ہو جائے (مسلم رقم الحدیث ۲۱۳۶)

غصہ کو کیسے روکا جائے؟

عن ابی ذر رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے

مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۰۳۸۶

غصہ کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کیا جائے

قال رسول الله ﷺ ان لغضب من الشيطان وان الشيطان خلق من النار وانما تطفاء النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضاء

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک غصہ شیطان کی طرف سے آتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جا سکتا ہے پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے (سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۴۱۵۲)

غصہ محمود کا بیان

رسول اللہ ﷺ کو غصہ آتا تھا

عن ابی هريره رضی الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول اللهم انما محمد بشر يغضب كما يغضب البشر

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سنا رسول اللہ ﷺ دعا فرما رہے تھے اے اللہ بے محمد ﷺ بھی ایک بشر ہیں ان کو بھی غصہ آتا ہے جس طرح عام لوگوں کو آتا ہے

مسلم رقم الحدیث ۲۶۰۱

رسول اللہ ﷺ غصہ کو نافذ نہ فرماتے تھے

كان النبی ﷺ من اقوی الناس عند الغضب اذلا ينفذه

رسول اللہ ﷺ جلال کے وقت اس کو نافذ نہ کرنے میں سب سے زیادہ مضبوط تھے

لاتغضب ص ۷

رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے

عن عمار بن ياسر قال : وكان من دعاء ه ﷺ اسئلک كلمة الحق فی لغضب والرضا

یا اللہ میں تجھ سے حق بات کہنے کا سوال کرتا ہوں میں غضب کی حالت میں ہو یا ناراضگی کی حالت میں (مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۱۷۶۰۵)

غصہ کرنا عیب نہیں مگر۔۔۔

فلیس العیب ان یغضب الانسان : وانما العیب استخدام الید و اللسان

عیب یہ نہیں کہ غصہ کیوں آتا ہے بلکہ عیب یہ ہے کہ غصہ کی وجہ سے ہاتھ اور زبان چلانا شروع کر دینا (لاتغضب جلد اول ص ۵)

پہلوان کون؟

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ لیس الشدید بالصرعة وانما الشدید الذی یملک نفسہ عن الغضب

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں کہ جو پہلوانی جیت جائے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے

بخاری رقم الحدیث ۵۶۴۹

قاضی وجج کے غصہ کرنا جائز نہیں

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تَنبِیہٌ قَصَرَ الْمُصَنِّفُ الْغَضَبَ عَلَى الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعلِیمِ دُونَ الْحُکمِ لِأَنَّ الْحَاکِمَ مَأْمُورٌ أَنْ لَا یَقْضِیَ وَهُوَ غَضْبَانُ وَالْفَرْقُ أَنَّ الْوَاعِظَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ یَکُونَ فِی صُورَةِ الْغَضْبَانِ لِأَنَّ مَقَامَهُ یَقْتَضِی تَکَلُّفَ الِانْزِعَاجِ لِأَنَّهُ فِی صُورَةِ الْمُنْذِرِ وَکَذَا الْمُعَلِّم

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف وعظ وتعلیم پر غصہ جائز ہونے کا ذکر کیا فیصلہ کرنے کے وقت غصہ کے ناجائز ہونے کا ذکر کیا اس لئے حاکم یعنی فیصلہ کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غصہ کے وقت فیصلہ نہ کرے اس لئے فیصلہ کرنے والے کے تقاضوں میں سے ہی نہیں کہ وہ غصہ کرے اور واعظ کی یہ شان ہے کہ وغصہ والی صورت بنائے کیونکہ اس کا مقام اس کا تقاضہ کرتا ہے اسکی وجہ

یہ ہے واعظ کا مقام اس بات کا تقاضہ کرتا ہے وہ بتکلف ایسی صورت بنائے کیونکہ یہ ڈرانے والے کے قائم مقام ہوتا ہے اور ایسا ہی استاد (فتح الباری جلد اول ص ۱۸۷)

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

أَرَادَ البُخَارِیّ الْفرق بَین قَضَاء القَاضِی وَهُوَ غَضْبَان، وَبَین تَعْلِیم الْعلم وتذکیر الْوَاعِظ، فَإِنَّهُ بِالْغَضَبِ أَجْدَر، وخصوصاً بِالْمَوْعِظَةِ.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کر کے یہ فرق واضح کیا ہے کہ قاضی کا فیصلہ کرنے کے وقت غصہ کرنا اور عالم کا تعلیم دینے کے وقت غصہ کرنا اور واعظ کا نصیحت کرنے کے وقت غصہ کرنا بے شک عالم کے لئے غصہ کرنا جب کوئی ایسا مسئلہ دریافت کیا جائے جس میں اس کا نہ دینی فائدہ اور نہ دنیاوی فائدہ ہو لائق ہے اور خاص طور پر وعظ کے وقت غصہ کرنا زیادہ مناسب ہے

عمدۃ القاری جلد اول ص ۱۰۵

ایک مثال سے وضاحت

امام ابن حجر اور عینی رحمۃ اللہ علیہما کی عبارتوں سے واضح ہوا کہ حاکم کے لئے غصہ کے وقت فیصلہ کرنا جائز نہیں اور عالم اور واعظ کے لئے تعلیم ووعظ کے غصہ کرنا جائز ہے جس طرح کوئی شخص سویا ہوا ہے اور اس کے پاس سانپ آگیا اب اس کو کیسے بیدار کیا جائے اگر آپ پیار کے ساتھ اسکے پاس آئیں اور اس کو کہیں کہ جناب من عزت مآب عالی جاہ واجب الاحترام پروفیسر صاحب آپ کے پاس سانپ آچکا ہے

اگر اس طرح آپ اس کو کہیں گے تو آپ کی بات پوری کرنے سے پہلے ہی پروفیسر صاحب دنیا سے محروم ہو چکے ہوں گے اور آپ انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا کچھ بھی نہیں پڑھ سکیں گے اگر آپ آتے ہی زور سے ڈرونی آواز نکال کر اس کو پکاریں تو وہ فوراً ہی اٹھکر دوڑنا شروع کر دے گا اب آپ ہی بتائیں آپ کا کونسا طریقہ اس کی جان بچا سکتا ہے جب مسئلہ دنیا کا ہے اور اسکی جان کا ہے تو اس کے لئے دوسرا طریقہ ہی کارگر ثابت ہوا تو پیارے بھائی جب مسئلہ ایمان

کا ہواور آخرت کا ہوتو اس وقت یہ طریقہ اختیار کرنا کیوں ناجائز ہوگا

علامہ حمزۃ محمد قاسم لکھتے ہیں

ویستفاد من هذا الحديث ما يأتي :أولاً :أن من حق العالم أن يغضب على السائل إذا سأل عما فيه مضرة، أو لا يتناسب مع الموضوع، فلا ينبغي للطالب أن يخرج من موضوع لآخر أو يسأل في موضوع الدين عن أمور لا علاقة لها به

اس حدیث پاک سے ثابت ہواکہ عالم سے اگرکوئی نقصان دہ سوال کیاجائے تواسکا غصہ کرنا اس کا حق ہے یاایساسوال کرنا جوموضوع کے ساتھ مناسبت نہ رکھتا ہویاایساسوال کرنا جس میں دین ودنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوا

منارالقاری شرح مختصرصحیح البخاری جلداول ص ۱۹۸

المیہ

آج لوگوں کونماز کاطریقہ تک نہیں آتا مگر جب بھی کوئی سوال کریں گے تو یہ کریں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نانی کا نام کیاہے

اورحضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچی کانام کیاتھااورفرعون کی ماں کانام کیاتھا فلاں نبی اورفلاں نبی کے درمیان کتناوقفہ ہے اورحضرت نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار تھے تو کون کون سے جانور تھے اور کتنے تھے ایسے سوالات کرتے ہیں خدا کی پناہ اورانہی لوگوں کونماز کے فرائض سے اگاہی نہیں ہوتی

ایک شخص نے سوال کیاجناب یہ بتائیں فرعون کااصل نام کیاتھامیں نے کہاجناب خیرت ہے آپ کوئی اسکی سوانح حیات پرکام کررہے ہیں یاکوئی رشتہ نکالنے کے چکرمیں ہیں آخراسکے نام سے آپکواتنا کیوں شغف ہے؟

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

رسول اللہ ﷺ کا بے عمل اور بدعقیدہ لوگوں کو جانوروں سے تشبیہ دینا

جانور سے تشبیہ دینا

کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے کسی جانور کے ساتھ تشبیہ دینا اس پر اظہار ناراضگی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل قائل کی نظر میں درست نہیں ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بہت سے اعمال ایسے ہیں جن کے کرنے والے کو ان جانوروں سے تشبیہ دی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نہ تو وہ عمل پسند ہے اور نہ اس عمل کو کرنے والا

کتے کے ساتھ تشبیہ

قال رسول الله ﷺ اذاسجد احدکم فلیعتدل ولایفترش ذراعیه افتراش الکلب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح اپنے بازو نہ بچھائے جس کتا بچھاتا ہے (الجامع الصغیر ص ۴۷)

تم یہودیوں والا عمل کرو گے

قال رسول الله ﷺ اراکم ستشرفون مساجدکم بعد ی کماشرفت الیهود کنائسهاو کماشرفت النصاری بیعها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم بھی یہود و نصاری کی طرح اپنی مساجد کو مزین کرو گے جیسے انہوں نے اپنے عبادت خانے کو مزین کیا (الجامع الصغیر ص ۶۲)

منافق کو اونٹ کے ساتھ مشابہت دی

قال رسول الله ﷺ ان المومن اذااصابه السقم ثم اعفاه الله منه کان کفارۃ لمامضی من ذنوبه وموعظة له فیمایستقبل ، وان المنافق اذامرض ثم اعفی کان کالبعیر عقله اهله ثم ارسلوه فلم یدر لم یعقلوه ولم یدر لم ارسلوه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالی اس کو شفا دیتا ہے تو وہ مومن کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نصیحت بن جاتا ہے مستقبل کے لئے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے تو اس کو پھر شفا ہوتی ہے تو اس کوئی پتہ نہیں ہوتا جیسے اونٹ کو اسکے مالک باندھ دیتے ہیں پھر کھول دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ اسکو کیوں باندھا گیا اور نہ ہی وہ یہ جانتا ہے کہ اسکو کھولا کیوں گیا (الجامع الصغیر ص ۱۲۹)

تحفہ واپس لینے والے کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی

قال رسول الله ﷺ ان مثل الذی یعود فی عطیته کمثل الکلب اکل حتی شبع قاء ثم عاد فی قیئه فاکله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تحفہ دے کر واپس لے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو پیٹ بھر کر کھانے کے بعد قئے کرتا ہے پھر اسی کو کھا جاتا ہے (الجامع الصغیر ص ۱۴۷)

نماز کو دیر سے ادا کرنے والے کو منافق کے ساتھ تشبیہ

قال رسول الله ﷺ الااخبرکم بصلاۃ المنافق ؟ ان یوخر العصر حتی کااذاکانت الشمس کثرب البقر ۃ صلاها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو منافق کی نماز کے بارے میں خبر نہ دوں؟ فرمایا کہ وہ نماز کو موخر کرتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو نماز ادا کرتا ہے۔

گمراہ لیڈروں کو بندروں کے ساتھ تشبیہ دی

قال رسول الله ﷺ ستکون ائمة من بعد ی یقولون فلایرد علیهم قولهم یتقاحمون فی النار کماتقاحم القردۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے لیڈر آئیں گے ان کی کوئی بات رد نہیں کی جائے گی وہ جہنم میں ایسے گریں گے جیسے بندر گرتے ہیں (الجامع الصغیر ص ۲۸۷)

کتیا کے بچے کے ساتھ تشبیہ

قال رسول الله ﷺ ضاف ضيف رجلامن بني اسرائيل وفي داره كلبة محج فقالت الكلبة والله لاانبح ضيف اهلي فعوى جرائهافي بطنهاقيل ماهذا ؟فاوحى الله تعالى الى رجل منهم هذامثل امة تكون من بعدكم يقهر سفهائهاحلمائها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کسی کے گھر مہمان بن کر گیا اسکے گھر ایک کتیا تھی تو کتیا کہنے لگی کہ میں اللہ کی قسم مہمان کو نہیں بھونکتی اتنے میں اس کتیا کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھونک پڑا تو کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کی طرف وحی فرمائی کہ یہ مثال ہے اس امت کی جو تمھارے بعد آئے گی اس امت کے بے وقوف لوگ بردبار لوگوں پر ایسے جبر کریں گے (الجامع الصغیر ص ۳۲۱)

شیطان کے ساتھ تشبیہ

قال رسول الله ﷺ هلااغلق احدكم بابه وارخى ستره ولم يحدث احدابمافعل ذلك في بيته فانمامثل شيطان وشيطانة لقي احدهماصاحبه في وسط الطريق فقضى حاجته منهاوالناس ينظرون اليه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی جب اپنی گھر والی سے قربت کرتا ہے دروازہ بند نہیں کرتا اور پردہ لٹکا نہیں دیتا پھر بیان بھی نہیں کرتا کہ وہ کیا کر رہا ہے جو لوگوں کو بیان کرتا ہے اس کی مثال اس شیطان اور شیطانہ کی طرح ہے جو راستے میں ہی ایک دوسرے سے ملیں اور لوگ ان کو دیکھ رہے ہوں (کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص ۹۸)

اونٹ کے ساتھ تشبیہ دی

قال ابن عباس رضي الله عنهمارفع رجلان عض

احدهمايدصاحبه ، فنزع يده من فيه فوقعت ثنيتاه فقال رسول الله ﷺ ايعض احدكم يدصاحبه كمايعض الفحل لادية لك

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو لوگوں کا معاملہ پیش ہوا کہ ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا تھا تو دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس طرح اس کا ہاتھ کاٹ رہے تھے جیسے کسی نر اونٹ کے منہ میں کسی کا ہاتھ آجائے تو وہ کاٹتا ہے تیرے لئے کوئی دیت نہیں ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص ۱۵۷

خنزیر کے خون سے وضو کرنے والے سے تشبیہ

قال رسول الله ﷺ من لعب بالميسر ثم قام يصلي فمثله كمثل الذي يتوضاء بالقيح ودم الخنزير

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جوا کھیلے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو وہ ایسا ہے جیسے کسی نے پیپ اور خنزیر کے خون کے ساتھ وضو کیا ہو (الاصابہ ۱۵۱۳)

نااہل کو علم پڑھانا جیسے خنزیر کو ہیروں کا ہار پہنانا

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند اهله كمقلد الخنازير الجوهر واللولو والذهب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر اور نااہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کو ہیرے اور موتی اور سونے پہنانے والا (الترغیب والترھیب جلد اول ص ۲۵)

رسول اللہ ﷺ کی محبت میں رشتہ داری نہیں دیکھی جاتی

رسول اللہ ﷺ کی محبت میں رشتہ داری نہیں دیکھی جاتی

خدا اور رسول ﷺ کے دشمن اگر چہ رشتہ دار ہوں مومنوں کے دوست نہیں ہو سکتے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے ۔

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔

مسئلہ : اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا اور رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودّت و اختلاط جائز نہیں۔

آج تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا کریں ہمارے رشتہ دار ہیں چاہے کوئی رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہی کیوں نہ ہوں سب کیساتھ تعلق قائم ہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کیساتھ بھی کھانا پینا سب کچھ چلتا ہے

اپنی عزت وناموس کی حفاظت پر رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه عن قصة بیعة العقبه وفیه قولهم فقلنا یارسول الله ﷺ ،علی ما نبایعک ؟قال :تبایعونی علی السمع والطاعة ، فی النشاط والکسل ،وعلی النفقة فی العسر والیسر وعلی ان تنصرونی اذاقدمت علیکم وتمنعونی ماتمنعون منه انفسکم وازواجکم وابنائکم ولکم الجنة

حضرت جابر بن عبداللہ بن انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم کس بات پر بیعت کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بیعت اس بات پر کرو کہ جوسنو گے اس کی اطاعت کروگے تنگی وخوشحالی میں اوراس بات پر بیعت کروکہ ہم خرچ کریں گے تنگی وخوشحالی میں اوراس بات پر بیعت کروجب میں تمھارے پاس تشریف لاؤں توتم میری مدد کروگے اورتم میری حفاظت کروگے ہراس چیز سے جس سے تم اپنی اوراپنے گھروالوں کی اوربیٹوں کی حفاظت کرتے ہواورتمھارے لئے جنت ہے (المستدرک جلد۲ ص ۶۲۵)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وناموس کی حفاظت پر بیعت لی تھی

مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار پیارے ہیں

قال ابوبکر صدیق رضی الله عنه والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله ﷺ احب الی ان اصل من قرابتی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم مجھے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا زیادہ محبوب ہے

صحیح بخاری کتاب الفضائل باب مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا ایک بال سارے جہان سے پیارا ہے

عن ابن سیرین :قال : قلت لعبیدة :عندنا من شعر النبی ،اصبناه من

قبل انس اومن اهل انس فقال :لان تکون عندی منه احب الی من الدنیاومافیها

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ کوکہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا بال مبارک ہے جوہم کوحضرت انس رضی اللہ عنہ سے یاان کے گھروالوں سے ملا ہے تورسول اللہ ﷺ کا ایک بال مبارک ہمارے پاس ہونا مجھے دنیا سے اور جوکچھ دنیا میں ہے" ماں باپ بہن بیٹا بیٹی بیوی اور رشتہ دار مال دولت گھرحتی کہ ہر چیز سے پیارا ہے"

صحیح بخاری کتاب الوضو باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان

سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پھر رشتہ دار

عن عمران بن حصین رضی الله عنه قال :کان المسلمون اذارجعوامن السفر بدئوا برسول الله ﷺ فسلموا علیه ﷺ ثم انصرفوا الی رحالهم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بھی سفر سے واپس آتے توسب پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیتے پھر اپنے گھروں کوجاتے تھے (مسند طیالسی رقم الحدیث ۸۲۹)

اپنے بچے کے پیدا ہونے کی خوشی نہیں

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں حاضر ہوئے توکسی نے ان کوخوشخبری دی کہ اللہ تعالی نے آپ کو بیٹا عطا کیا ہے تو بولے

والله سهم ارمیه فی سبیل الله ورسول الله ﷺ خیر ممابشرتمونی وانتصر رسول الله ﷺ فی غزوه حنین

اللہ کی قسم آج جومیں نے اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی راہ میں جوتیر چلائے ہیں وہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہیں بچہ کے پیدا ہونے سے (اطفال حول الرسول ﷺ ص ۱۸۶)

سگے باپ کو تھپڑ مار دیا

وَأخرج ابُن الُمُنذر عَن ابُن جريج قَالَ :حدثت أَن أَبَا قُحَافَة سبّ النَّبِى صلى الله عَلَيُهِ وَسلم فَصَكَّهُ أَبُو بكر صَكه فَسقط فَذكر ذَلِک للنَّبِى صلى الله عَلَيُهِ وَسلم فَقَالَ :أفعلت يَا أَبَا بكر فَقَالَ : وَالله لَو كَانَ السَّيُف منى قَرِيبا لضربته فَنزلت (لَا تَجِد قوما) الُآيَة

ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے والد ابوقحافہ نے رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زور سے دھکا مار دیا وہ گر گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ایسے ایسے کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا کیا ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے اس وقت تلوار ہوتی تو خدا کی قسم میں اس کو قتل کر دیتا تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی یہ مومن ہوتے ہی ایسے ہیں

تفسیر در منثور جلد ۸ ص ۸۶

مومن و مشرک رشتہ دار نہیں ہو سکتے

وَأخرج ابُن مرُدَوَيُه عَن عبد الرَّحُمَن بن ثَابت بن قيس بن الشماس أَنه اسُتَأُذن النَّبِى صلى الله عَلَيُهِ وَسلم أَن يزور خَاله من الُمُشركين فَأذن لَهُ فَلَمَّا قدم قَرَأَ رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم وأناس حوله (لَا تَجِد قوما يُؤمنُونَ بِاللَّه) الُآيَة

عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی ان کا بھائی ایک مشرک تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی جب واپس آئے تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

تفسیر در منثور جلد ۸ ص ۸۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عن عبدالله بن هشام رضى الله عنه قال : كنامع النبى ﷺ وهو آخذ بيد عمر رضى الله عنه فقال : والله يارسول الله ﷺ ،لانت احب الى من كل شئى الانفسى ،فقال النبى ﷺ والذى نفسى بيده لايومن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه قال : فانت الآن احب الى من نفسى فقال رسول الله ﷺ الآن ياعمر

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم اس وقت تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمھاری جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان سے اور سارے جہان سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر اب تمھارا ایمان کامل ہو گیا

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۳۳۶

اللہ کے لئے کیا عمل کیا ہے؟

وَأخرج أَبُو نعيم فِى الُحِلُية عَن ابُن مَسُعُود رَضِى الله عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم :أوحى الله إِلَى نَبِى من الُأَنُبِيَاء أَن قل لفُلَان العابد أما زهدک فِى الدُّنُيَا فتعجلت رَاحَة نَفسک وَأما انقطاعک إلىّ فتعززت بِى فَمَاذَا عملت فِى مَالِى عَلَيُک قَالَ يَا رب :وَمَالک علىّ قَالَ :هَل واليت لى وليا أَو عاديت لى عدوا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ایک نبی ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں زاہد کو کہو کہ تم نے زہد اختیا کر کے اپنے آپ کو راحت پہنچائی ہے اور تیرا میرے لئے لوگوں سے الگ

تھلگ رہنے کی وجہ سے بھی تجھ کو عزت حاصل ہوئی ہے تو نے میرے لئے کیا عمل کیا ہے؟ تو اس نے عرض کیا مولا تیرے لئے کیا عمل کروں؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا میرے دوستوں کے ساتھ دوستی کرو اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھو (تفسیر در منثور جلد ۸ ص ۸۶)

دوستی اور دشمنی کا بھی حساب ہوگا

وَأخرج الْحَكِيم التِّرْمِذِيّ عَن وَاثِلَة بن الْأَسْقَع قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :يبْعَث الله يَوْم الْقِيَامَة عبدا لَا ذَنْب لَهُ فَيَقُول لَهُ :بِأَیّ الْأَمريْنِ أحب إِلَيْک أَن أجزيک بعملک أم بنعمتی عَلَيْک قَالَ :رب أَنْت تعلم أَنّی لم أعصک قَالَ :خُذُوا عَبدِی بِنِعْمَة من نعمی فَمَا يبْقى لَهُ حَسَنَة إِلَّا استغرقتها تِلْکَ النِّعْمَة فَيَقُول :رب بنعمتک ورحمتک فَيَقُول :بنعمتی وبرحمتی وَيُؤْتى بِعَبْد محسن فِی نَفسه لَا يرى أَن لَهُ سَيِّئَة فَيُقَال لَهُ :هَل كنت توالی أوليائی قَالَ :يَا رب كنت من النَّاس سلما قَالَ: هَل كنت تعادی أعدائی قَالَ :يَا رب لم أكن أحب أَن يكون بينی وَبَين أحد شَیْء فَيَقُول الله تبَارک وَتَعَالَى :وَعِزَّتِی لَا ينَال رَحْمَتی من لم يوال أوليائی ويعاد أعدائی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی ایک بندے کو اٹھائے گا اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوگا اللہ تعالی اس کو فرمائے گا دو امروں میں ایک کو پسند کرو کہ میں تجھے تیرے عمل کی جزا دوں یا اپنے نعمت کی برکت سے بخش دوں؟ وہ عرض کرے گا یا اللہ تجھے تو معلوم ہے کہ میں نے تیری نافرمانی نہیں کی اللہ تعالی فرمائے گا میرے فرشتو اس کے نامہ اعمال سے میری جو نعمتیں اس پر تھیں اس کے بدلے میں نیکیاں لے لو جب نیکیاں لیں گے تو ایک نیکی بھی اس کے پاس نہیں بچے گی تو وہ عرض کرے گا مولا اپنی نعمت اور رحمت کے صدقے معاف فرما اللہ

تعالی فرمائے گا میری رحمت کے صدقہ میں تجھ کو معاف کر دیا گیا ہے

ایک اور شخص کو لایا جائے گا اس کے نامہ اعمال میں ایک بھی گناہ نہیں ہوگا اللہ تعالی فرمائے گا کیا تو نے میرے دوستوں سے دوستی کی؟ تو وہ عرض کرے گا اے اللہ میں تو تھا ہی صلح پسند پھر اللہ تعالی فرمائے گا کیا میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی؟ تو عرض کرے گا یا اللہ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ کسی کے ساتھ میں دشمنی رکھوں

اللہ تعالی فرمائے گا کہ میری رحمت اس کو نہیں مل سکتی جو میرے دوستوں سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے

تفسیر منثور جلد ۸ ص ۸۷

یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم مجھے اپنے باپ کے مرنے کا کوئی غم نہیں

قال ابن إسحاق :ولما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم أن يلقوا فی القليب أخذ عتبة بن ربيعة فسحب إلى القليب، فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم -فيما بلغنی -فی وجه أبی حذيفة بن عتبة فإذا هو كئيب قد تغيّر فقال :يا أبا حذيفة، لعلک قد داخلک من شأن أبيک شیء أو كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -لا، والله يا رسول الله ما شككت فی أبی ولا فی مصرعه، ولكن كنت اعرف من ابی رايا وحلما وفضلا،فكنت ارجوان يهديه ذلک الی الاسلام ، فلمارايت مااصابه ، وذكرت مامات عليه من الكفر بعد الذی كنت ارجوله احزننی ذلک فدعاله رسول الله ﷺ بخير وقال له خيرا

حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کفار کو گڑھے میں گھسیٹ کر ڈال دیا جائے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا والد قتل ہوا تو اس

کو گھسیٹ کر لے جا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے ان کی کیفیت کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو حذیفہ اپنے باپ کی حالت دیکھ کر تمھارے دل میں کوئی خیال تو نہیں پیدا ہو گیا؟ اس پر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم مجھے اپنے باپ اور اس کے اس انجام کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میں اپنے باپ کو صاحب رائے اور حلیم اور اچھی صفات کا مالک خیال کرتا تھا اور مجھے امید تھی کہ یہ باتیں اس کو اسلام کی طرف لے آئیں گی جب میں نے اسکا انجام دیکھا تو اور کفر کی حالت میں اس کو مرتے دیکھا تو مجھے بہت دکھ ہوا

سبل الہدی والرشاد جلد ۴ ص ۵۷

کیا میں اپنے باپ کو قتل کر دوں؟

قَالَ السُّدِّيُّ :نَزَلَتْ فِي (عبد الله بن عبد الله بن أبي، جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً، فَقَالَ لَهُ :بِاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَبْقَيْتَ مِنْ شَرَابِكَ فَضْلَةً أُسْقِيهَا أَبِي، لَعَلَّ اللَّهَ يُطَهِّرُ بِهَا قَلْبَهُ؟ فَأَفْضَلَ لَهُ فَأَتَاهُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ : مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هِيَ فَضْلَةٌ مِنْ شَرَابِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وسلم جئتك بها تشر بها لَعَلَّ اللَّهَ يُطَهِّرُ قَلْبَكَ بِهَا .فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ :فَهَلَّا جِئْتَنِي بِبَوْلِ أُمِّكَ فَإِنَّهُ أَطْهَرُ مِنْهَا .فَغَضِبَ وَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ !أَمَا أَذِنْتَ لِي فِي قَتْلِ أَبِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَلْ تَرْفُقُ بِهِ وتحسن إليه.

امام سدی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عبداللہ ابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بقیہ پانی مجھے عطا فرما دیں تا کہ میں اپنے باپ ابن ابی کو پلاؤں تو اللہ تعالی اس کا دل بھی

پاک کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو پانی عطا فرما دیا جب لیکر گئے تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا پیا ہوا پانی ہے تیرے لئے لایا ہوں تا کہ تیرا دل پاک ہو جائے تو اس نے کہا اس سے اچھا تھا کہ مجھے اپنی ماں کا پیشاب پلا دیتا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آ گیا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

اپنے بھائی کو قتل کر دیا

أَوْ إِخْوانَهُمْ يَعْنِي مصعب بن عمير قَتَلَ أَخَاهُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

اپنے سگے کو ماموں کو قتل کر دیا

أَوْ عَشِيرَتَهُمْ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ خاله العاص ابن هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سگے ماموں کو بدر میں قتل کیا تھا جس کا نام تھا عاص بن ہشام بن مغیرہ

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

مولا علی و حمزہ رضی اللہ عنہما نے اپنے رشتہ داروں کو قتل کیا

وَعَلِيًّا وَحَمْزَةَ قَتَلَا عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ وَالْوَلِيدَ يَوْمَ بَدْرٍ.

مولا علی و حمزہ رضی اللہ عنہما نے اپنے رشتہ دار عتبہ و شیبہ اور ولید کو قتل کیا

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

امام قرطبی کا فرمان

بَیَّنَ أَنَّ الْإِیمَانَ یَفْسُدُ بِمُوَالَاةِ الْکُفَّارِ وَإِنْ کَانُوا أَقَارِبَ.

واضح ہو گیا کہ کافروں سے دوستی رکھنا ایمان کو خراب کر دیتا ہے اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

الثَّانِیَةُ -اسْتَدَلَّ مَالِکٌ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ هَذِهِ الْآیَةِ عَلَى مُعَادَاةِ الْقَدَرِیَّةِ وَتَرْکِ مُجَالَسَتِهِمْ.

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیۃ مبارکہ سے استدلال کیا ہے کہ بدمذہبوں سے دشمنی رکھنا اوراوران کیساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کرنا ضروری ہے

تفسیر قرطبی سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

غیرت کا انعام

قَدْ قَالَ سَعِیدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ وَغَیْرُهُ :أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآیَةَ (لَا تَجِدُ قَوْمًا یُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ) إِلَى آخِرِهَا فِی أَبِی عُبَیْدَةَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ، حِینَ قَتَلَ أَبَاهُ یَوْمَ بَدْرٍ؛ وَلِهَذَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، حِینَ جُعِلَ الْأَمْرُ شُورَى بَعْدَهُ فِی أُولَئِکَ السِّتَّةِ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ" :وَلَوْ کَانَ أَبُو عُبَیْدَةَ حَیًّا لَاسْتَخْلَفْتُهُ."

حضرت سعید بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیۃ مبارکہ کہ تم کو مومن کوئی نہیں ملے گا ایسا جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور کافروں سے دوستی بھی رکھتا ہو

حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ انہوں نے اپنے والد کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا جب چھ رکنی کمیٹی ترتیب دی تو فرمایا کہ اگر آج ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حیات ہوتے تو میں ان کو خلیفہ بنا دیتا

تفسیر ابن کثیر سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

حاکم کے قرب سے بچو

وعن الثوری أنه قال کانوا یرون أنها نزلت فیمن یصحب السلطان

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیۃ مبارکہ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو بادشاہ کے ساتھ بیٹھتا ہے

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

حاکم کو دیکھ کر دوڑ لگا دی

وعن عبد العزیز بن أبی رواد أنه لقیه المنصور فلا عرفه هرب منه وتلاها و

حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک دن خلیفہ منصور آ گیا تو آپ نے اس کو نہ پہچانا اور یہی آیۃ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے دوڑ لگا دی

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قال سهل من صحح ایمانه وأخاص توحیده فإنه لا یأنس بمبتدع ولا یجالسه ویظهر له من نفسه العداوة

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنا ایمان ٹھیک کر لیا اور پکا موحد بن گیا تو وہ کبھی بھی بدمذہب کے پاس نہیں بیٹھے گا اور نہ اس سے دل لگائے گا

بدمذہب کے لئے اس کی طرف سے دشمنی ظاہر ہوگی

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

بدمذہب کے ساتھ نرمی کرنے والا

ومن داهن مبتدعاً سلبه الله حلاوة السنن ومن أجاب مبتدعاً لطلب عز الدنيا أو غناها أذله الله بذلك العزو أفقر بذلك الغنى ومن ضحك إلى مبتدع نزع الله نور الإيمان من قلبه ومن لم يصدق فليجرب

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی بدمذہب سے نرمی برتی تو اللہ تعالیٰ اس سے سنت کی حلاوت چھین لے گا اور جس نے کسی بدمذہب کو جواب دیا دنیا طلب کرنے کے لئے یا اس کی دولت کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل فرمادے گا اور اس کو فقیر کردے گا اور جس نے بدمذہب کو مسکرا کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس سے نور ایمان چھین لے گا جس کو لگے کہ یہ بات سچ نہیں ہے تو وہ تجربہ کرکے دیکھ لے

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر۲۲

مومن یہ ہیں جو اپنا سب کچھ رسول اللہ ﷺ پر قربان کردیں

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو

یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا

شانِ نزول: غزوۂ مریسیع سے فارغ ہوکر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہَنی کے درمیان جنگ ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبی منافق نے حضور سیّد عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیّبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سیّد عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت و قوّت دی ہے، ابنِ اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّد عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابنِ اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مُکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّد عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عن عبدالله بن هشام رضى الله عنه قال : كنامع النبى ﷺ وهو آخذ بيد عمر رضى الله عنه فقال : والله يارسول الله ﷺ ،لانت احب الى من كل شئى الانفسى ،فقال النبى ﷺ والذى نفسى بيده لايومن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه قال : فانت الآن احب الى من نفسى فقال رسول الله ﷺ الآن ياعمر

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم اس وقت تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمھاری جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان سے اور سارے جہان سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر اب تمھارا ایمان کامل ہو گیا

مسند امام احمد بن حنبل جلد۴ ص ۳۳۶

اپنا مال اور گھر والے قربان کر کے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا

عن ابى هريره رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال :من اشد امتى لى حبا،ناس يكونون بعد ى ،يوداحدهم لورانى باهله وماله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت زیادہ محبت کرنے والے لوگ میرے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہو گی کہ اس کے گھر والوں اور مال کے بدلے ہی رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہو جائے

مسلم کتاب الجنۃ باب فیمن یود رؤیۃ النبی ﷺ باھلہ و مالہ رقم الحدیث ۱۲

اللہ کا فضل ہے کہ ایسے مسلمان موجود ہیں جن کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے وہ اپنا مال

اور گھر والے قربان کر کے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کر لیں یہاں پر بھی اپنے اور اپنے رشتہ داروں سے زیادہ محبت صرف رسول اللہ ﷺ کی ایک جھلک بتایا گیا تو ثابت ہوا کہ مسلمان کے نزدیک اس کے گھر والوں اور رشتہ داروں اور بچوں سے زیادہ پیارے رسول اللہ ﷺ ہیں

باپ کی پرواہ نہیں کی

فَقَالَ لَهُ ابُن عبد الله :وَالله لَا تنقَلب حَتَّى تَقِرَّ أَنَّک الذَّلِيل وَرَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْعَزِيز ففعل قَالَ فَلَـمَّا بلغُوا الْمَدِينَة أَخذ ابْنه السَّيْف ثمَّ قَالَ لوالده :أَنْت تزْعم لَئِن رَجعْنَا إِلَى الْمَدِينَة ليخرجن الْأَعَز مِنْهَا الْأَذَل وَالله لَا تدْخلهَا حَتَّى يَأْذَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو مدینہ سے نکال دوں گا نعوذ باللہ اس نے کہا کہ آج عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے

جب مدینہ پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عبداللہ جو ابن ابی کے بیٹے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں نے تلوار پکڑ لی اور کہا اپنے والد کو کہ تم یہ گمان رکھتے ہو کہ تم رسول اللہ ﷺ کو مدینہ سے نکال دو گے تب تک تم کو مدینہ منورہ نہیں جانے دوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہیں دیں گے (تفسیر در منثور سورۃ منافقون آیۃ نمبر ۹)

اس نے کہا کہ میں ذلیل ہوں

وَأخرج الْحميدِي فِي مُسْنده عَن أبي هَارُون الْمدنِي قَالَ :قَالَ عبد الله بن عبد الله بن أبيّ لِأَبِيهِ :وَالله لَا تدخل الْمَدِينَة أبدا حَتَّى تَقول رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْأَعَز وَأَنا الْأَذَل

بیٹے نے اپنے باپ کو کہا کہ اللہ کی قسم میں تب تک تم کو مدینہ نہیں جانے دوں گا جب تک تم یہ نہ کہو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں

تفسیر در منثور سورۃ منافقون آیۃ نمبر ۹

رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا

وأخرج الطَّبَرَانِیّ عَن اسامة بن زيد رَضِي الله عَنهُ :لما رَجَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من بنى المصطلق قَامَ عبد الله بن عبد الله بن أبيّ فسلّ على أَبيه السَّيف وَقَالَ :وَالله عليّ فَقَالَ :ويلك مُحَمَّد الْأَعز وَأَنا الْأَذَل فبلغت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَأَعْجَبتهُ وشكرها لَهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے واپس تشریف لائے تو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی نے تلوار اٹھالی اور کہا اپنے باپ کو کہ تو کہہ میں ذلیل ہوں اور رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں تو ہلاک ہوجائے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو رسول اللہ ﷺ کو میرا اسطرح کرنا اچھا لگا

تفسیر درمنثور سورۃ منافقون آیۃ نمبر ۹

سارے جہاں سے زیادہ محبت ہوتو ایمان پورا ہوگا

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال ان النبی ﷺ قال لايومن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی اولاد اور والدین سے اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب تر نہ ہوجاؤں

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۲۰۷

میرے نزدیک تو سب سے زیادہ محبوب رسول اللہ ﷺ ہیں

عن عبدالرحمن بن سعد قال :خدرت رجل ابن عمر رضی الله

عنهمافقال له اذكر احب الناس اليک فقال :يامحمداه

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو کسی نے کہا کہ آپ اس کو یاد کریں جو آپ کو سب سے پیارا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا محمداہ (الادب المفرد ص ۴۱)

رسول اللہ ﷺ نے بیعت اسی چیز پر لی تھی

عن عائشه رضی الله عنهماقالت :جاء رجل الى النبی ﷺ فقال : يارسول الله ﷺ، والله انک لاحب الى من نفسى ،وانک لاحب الى من اهلى ،ومالى ،واحب الى من ولدى ،وانى لاكون فى البيت ،فمااصبر حتى آتيک فانظر اليک فاذاذكرت موتى وموتک ،وعرفت انک اذادخلت الجنة فرفعت مع النبيين ،وانى اذادخلت الجنة خشيت ان لااراک ،فلم يرد النبى ﷺ شيئاحتى نزل جبريل عليه السلام بهذه الآية ومن يطع الله ورسوله فاولائک مع الذين انع الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں اپنے جان سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے گھر والوں سے زیادہ آپ سے پیار کرتا ہوں اور اپنے مال سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بیٹے سے زیادہ آپ سے پیار کرتا ہوں یارسول اللہ ﷺ میں گھر میں ہوتا ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا جب تک آپ کی زیارت نہ کرلوں پس جب مجھے اپنی موت اور آپ کا وصال فرمانا یاد آتا ہے اور یہ میں تو پہچان گیا ہوں کہ آپ جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ اعلیٰ مقام پر ہوں گے اور میں جب جنت میں داخل ہوں گا تو مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ آپ کو کیسے

دیکھوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ آیت سنائی اور جس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی یہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے انبیاء کرام اور صدیق اور شہید اور صالح لوگ

مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۷

اپنی عزت وناموس کی حفاظت پر رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه عن قصة بیعة العقبه وفیه قولهم فقلنایارسول الله ﷺ ،علی مانبایعک ؟قال :تبایعونی علی السمع والطاعة ، فی النشاط والکسل ،وعلی النفقة فی العسر والیسر وعلی ان تنصرونی اذاقدمت علیکم وتمنعونی ماتمنعون منه انفسکم وازواجکم وابنائکم ولکم الجنة

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کس بات پر بیعت کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بیعت اس بات پر کرو کہ جو سنو گے اس کی اطاعت کرو گے تنگی وخوشحالی میں اور اس بات پر بیعت کرو کہ ہم خرچ کریں گے تنگی وخوشحالی میں اور اس بات پر بیعت کرو جب میں تمھارے پاس تشریف لاؤں تو تم میری مدد کرو گے اور تم میری حفاظت کرو گے ہر اس چیز سے جس سے تم اپنی اور اپنے گھر والوں کی اور بیٹوں کی حفاظت کرتے ہو اور تمھارے لئے جنت ہے

المستدرک جلد ۲ ص ۶۲۵

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وناموس کی حفاظت پر بیعت لی تھی

مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار پیارے ہیں

قال ابوبکر صدیق رضی الله عنه والذی نفسی بیده لقرابة رسول

الله ﷺ احب الی ان اصل من قرابتی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم مجھے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا زیادہ محبوب ہے

صحیح بخاری کتاب الفضائل باب مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا ایک بال سارے جہان سے پیارا ہے

عن ابن سیرین :قال : قلت لعبیدة :عندنامن شعر النبی ،اصبناه من قبل انس اومن اهل انس فقال :لان تکون عندی منه احب الی من الدنیاومافیها

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ کو کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا بال مبارک ہے جو ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا ان کے گھر والوں سے ملا ہے تو رسول اللہ ﷺ کا ایک بال مبارک ہمارے پاس ہونا مجھے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے "ماں باپ، بہن بیٹا بیٹی بیوی اور رشتہ دار مال دولت گھر حتی کہ ہر چیز سے پیارا ہے"

صحیح بخاری کتاب الوضو باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان

سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پھر رشتہ دار

عن عمران بن حصین رضی الله عنه قال :کان المسلمون اذارجعوا من السفر بدئوابرسول الله ﷺ فسلموا علیه ﷺ ثم انصرفوا الی رحالهم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بھی سفر سے واپس آتے تو سب پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیتے پھر اپنے گھروں کو جاتے تھے

مسند طیالسی رقم الحدیث ۸۲۹

اپنے بچے کے پیدا ہونے کی خوشی نہیں

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں حاضر ہوئے تو کسی نے ان کو خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا کیا ہے تو بولے

والله سهم ارميه فى سبيل الله ورسول الله ﷺ خير ممابشرتمونى وانتصر رسول الله ﷺ فى غزوه حنين

اللہ کی قسم آج جو میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں جو تیر چلائے ہیں وہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہیں بچہ کے پیدا ہونے سے

اطفال حول الرسول ﷺ ص ۱۸۶

اپنے رشتہ داروں کی پروا نہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عن عبدالله بن هشام رضى الله عنه قال : كنامع النبى ﷺ وهوآخذ بيد عمر رضى الله عنه فقال : والله يارسول الله ﷺ ،لانت احب الى من كل شئى الانفسى ،فقال النبى ﷺ والذى نفسى بيده لايومن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه قال : فانت الآن احب الى من نفسى فقال رسول الله ﷺ الآن ياعمر

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم اس وقت تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں اسکی جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان سے

اور سارے جہان سے پیارے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر اب تمھارا ایمان کامل ہو گیا

مسند امام احمد بن حنبل جلد۴ ص ۳۳۶

کافر کو قتل کرنے کا کوئی غم نہیں ہے

ان عمر رضى الله عنه قال لسعيد بن العاص ومربه :انى اراك كان فى نفسك شئيااراك تظن انى قتلت اباك انى لو قتلته لم اعتذراليك من قتله والكنى قتلت خالى العاص بن هشام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سعید بن عاص کے پاس سے گزرے تو اسے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرے دل میں ہے کہ میں نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے اگر میں نے قتل کیا بھی ہوتا پھر بھی تجھ سے معافی نہ مانگتا لیکن میں نے تو اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا ہے

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص ۳۰۸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا اپنے چچا سے رویہ

وجعل يكلم رسول الله ﷺ وكلماكلمه اخذ بلحيته والمغيرة بن شعبه عندراس النبى ﷺ ومعه السيف وعليه لمغفر فكلمااهوى عروه الى لحية النبى ﷺ ضرب يده بنعل السيف وقال اخر يدك عن لحية رسول الله ﷺ فرفع عروه راسه وققال من ذا؟قالوامغيره بن شعبه

عروہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ عروہ کے ہاتھ تلوار کا دستہ مارتے ہیں اور کہتے ہیں اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے دور رکھ

الرحیق المختوم ص ۳۴۹

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمرو بن عوف الی اخیه زوی بن حارث فاخرجه من المسجداخراجاعنیفاوقال : غلب علیک الشیطان

ایک صحابی نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا کہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے (سیرۃ ابن ہشام جلد۲ص۲۲۴)

سگے باپ کے نیچے سے بستر نکال لیا

عن عروة "أبو سفيان بن حرب على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة "فدخل على بنته أم حبيبة، فذهب ليجلس على فراشه صلى الله عليه وسلم فطوته عنه، فقال :يا بنية ما أدرى أرغبت بى عن هذا الفراش أم رغبت به عنى .قالت :بل هو فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنت رجل مشرك، نجس ولم أحب أن تجلس على فراشه صلى الله عليه وسلم .قال :والله لقد أصابك يا بنية بعدى شر .

حضرت ابوسفیان نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا کہ مدینہ منورہ آئے رسول اللہ ﷺ سے صلح کے بارے میں بات کرنے کیلئے تو اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو ام المومنین ہیں سے ملنے گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو حضرت ام احبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اٹھا لیا ان کو بہت رنج ہوا کہ آخر بستر کیوں لپیٹ دیا گیا تو سوال کیا کہ میری بیٹی میں اس کے لائق نہیں یا بستر میرے لائق نہیں تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم مشرک ہو اور پلید ہو اور یہ پاک رسول ﷺ کا پاک بستر ہے اس پر کیسے بیٹھ سکتے ہو باپ کو اس بات پر بہت رنج ہوا اور کہا کہ مجھ سے جدا ہو کر تمھاری عادات خراب ہو گئیں ہیں

الزرقانی علی المواہب جلد۳ ۳۸۵

اس کو کون بد خلقی کہے گا نہیں نہیں بلکہ یہی حسن خلق ہے اور اسلام نے ہم کو یہی بتایا ہے

ام ولد کو قتل کر دیا

عن عبدالله ابن عباس رضى الله عنهماان اعمى كانت له ام ولد تشتم النبى ﷺ وتقع فيه فينهاهافلاتنتهى ويزجرهافلاتنزجرها قال :فلماكانت ذات ليلة جعلت تقع فى النبى ﷺ وتشتمه فاخذالمغول فوضعه فى بطنهاوارتكاء عليهافقتلهافقال رسول الله ﷺ الااشهدواان دمهاهدر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ایک ام ولد تھی وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی تھی وہ منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی اور وہ ڈانٹتے پھر بھی نہ رکتی ایک دن اس نے پھر رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنا شروع کی تو انہوں نے چھرا لیکر اسکے پیٹ میں گھونپ دیا اور اس کو قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائگاں ہے

سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۴۳۶۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال کا بیان

بدمذہبوں سے دور رہنے کا بیان

بدمذہبوں سے دور رہنے کا بیان

بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھواور نہ ان کی بات سنو

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ :قَالَ أَبُو قِلَابَةَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ، فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ، أَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بدمذہب لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھوان کے ساتھ بحث نہ کرو کیونکہ مجھے خطرہ ہے وہ لوگ تم کو بھی اپنی گمراہی میں شریک کرلیں گے یا تمھارے عقائد کے بارے میں شک ڈال دیں گے

توبدمذہبوں کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا؟

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ ": رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي :أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ؟ لَا تُجَالِسَنَّهُ "

حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ میں ایک دن طلق بن حبیب کے ساتھ بیٹھا تھا مجھے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فرمایا تو اس کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا آج کے بعد سے اس کے ساتھ نہ بیٹھنا

بدمذہب کوسلام نہ کہنا

أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَنبَأَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ .قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ، فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کسی نے کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام عرض کر رہا تھا آپ نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ بدمذہب ہے تم اس کو میرا سلام نہ کہنا

بدمذہب کی غیبت کرنا گناہ نہیں

أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَرَى غِيبَةً لِلْمُبْتَدِعِ

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے کہ بدمذہب کی غیبت کرنا غیبت نہیں ہے

نفسانی خواہشات کو ہوا کیوں کہتے ہیں؟

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْهَوَى لِأَنَّهُ يَهْوِي بِصَاحِبِهِ

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفسانی خواہشات کو ہوا اس لئے کہا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھی کو جھکا دیتی ہے

بحث کرنے سے عالم جاہل بن جاتا ہے

أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ: كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ، فَإِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ، وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بحث کرنے سے بچو کیونکہ بحث کرنے سے عالم جاہل بن جاتا ہے اور شیطان اسی موقع کی تلاش میں ہوتا ہے

بدمذہب سے قرآن وحدیث سننا بھی جائز نہیں

أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ

بِحَدِيثٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، لِتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ، قَالَ: فَخَرَجَا، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَآ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى؟ (390:?) قَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَآ عَلَيَّ آيَةً فَيُحَرِّفَانِهَا، فَيَقِرُّ ذَلِكَ فِي قَلْبِي

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں دو بدمذہب حاضر ہوئے انہوں نے کہا ہم آپ کے سامنے اللہ تعالی کی کتاب کی کوئی آیۃ تلاوت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں چلا جاؤں گا فرماتے ہیں کہ وہ چلے گئے تو حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا جناب اگر قرآن کی آیۃ سن لیتے تو کیا مضائقہ تھا؟ امام ابن سیرین نے جواب دیا کہ وہ دونوں بدمذہب تھے اگر میں سن لیتا اور وہ اس کے ساتھ اس کی کوئی تفسیر بیان کرتے وہ میرے دل میں قرار پکڑ جاتی تو پھر؟

بدمذہب کو جواب نہ دیا

أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، قَالَ لِأَيُّوبَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ؟ قَالَ: فَوَلَّى، وَهُوَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنَى

حضرت ایوب سے کسی بدمذہب نے کہا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے اس کو جواب نہیں دیا اس سے منہ پھیر لیا او انگلی کا اشارہ کر کے فرمایا میں آدھی بات بھی نیں بتاؤں گا راوی نے چھوٹی انگلی کا اشارہ کر کے بتایا

بدمذہب کو سوال کا جواب نہ دیا

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، أَنَّ " رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ أَزِيشَانُ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کسی بدمذہب نے سوال کیا تو آپ نے اس

کو جواب نہ دیا اور فرمایہ بدمذہب ہے

بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ، فَإِنَّهُمُ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

امام باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بحث کرنے والے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں بحث کرتے ہیں

بدمذہبوں کے خطاب سننا منع ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُمَا قَالَا :لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ، وَلَا تُجَادِلُوهُمْ، وَلَا تَسْمَعُوا مِنْهُمْ

امام حسن بصری اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ جھگڑو اور نہ ہی اس کی باتیں سنو

بدمذہبوں کو اہل ہوا کیوں کہتے ہیں؟

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أُمَيٍّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ، لِأَنَّهُمْ يَهْوُونَ فِي النَّارِ

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدمذہبوں کا نام اہل ہوا اسلئے ہے کہ ان کے عقاید ان کو جھنم لے جائیں گے (سنن دارمی جلد اول رقم الحدیث ۴۰۶ تا ۴۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہودیوں سے علم سیکھنے کی اجازت نہ ملی

عن جابر بن عبداللہ عنہ قال : ان عمر اتی النبی ﷺ فقال ـــ: انا نسمع احادیث من الیھود تعجبنا افتری ان نکتب

بعضھا؟فقال امتھو کون انتم کامتھو کت الیھود و النصاری ؟لقد جئتکم بھابیضاء نقیة ، ولو کان موسی حیا ماوسعه الاتباعی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم یہودیوں کی کچھ باتیں سنتے ہیں ہم کو وہ اچھی لگتی ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم لکھ لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح حیران ہو؟ میں تمھارے پاس ایسی روشن اور صاف شریعۃ لے کر آیا ہوں اگر آج موسی علیہ السلام بھی حیات ہوتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے (شعب الایمان جلد ا ص ۳۴۷)

آج وہ لوگ غور کریں جو لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کررہے ہیں کہ سنو سب کی مانو اپنی اگر یہی سوچ فکر درست ہوتی تو رسول اللہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منع نہ فرماتے رسول اللہ ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منع فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کی طرف تو تب جاؤ جب تمھاری شریعت میں کمی ہو تو جب تمھاری شریعۃ تمھارے پیدا ہونے سے لیکر تمھارے مرنے تک اور اس کے بعد میراث اور کفن دفن کے سارے مسائل بیان کرتی ہے تو تم کو کیا ضرورت ہے کسی کافر کے پاس جانے کی آج تو بچے مسلمانوں کے اور ان کو پڑھانے والے عیسائی اور سکھ اور یہودی اور بد مذہب ہیں اور نئی روشنی کے نام پر لوگوں کو کافر بنایا جارہا ہے اور خدا اور رسول ﷺ کے دین سے دور کیا جارہا ہے

بدمذہبوں سے دور رہو

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ھیں :ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم

ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

صحیح مسلم [illegible] عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

رسول اللہ ﷺ کا لعنت فرمانا

لعنت کا مفہوم

لعن — لعنت کرنا، دھتکارنا، خیر سے دور کرنا

المعجم الوسیط ص ۱۰۰۲

اللعن — خوار و رسوا دور کردن از خیر و نیکی و دشنام دادن ،طرد کردن و از خود راندن

لعنت کا مطلب ہے کسی کو ذلیل و رسوا کرنا نیکی سے دور کرنا گالی دینا دھتکارنا اور اپنے سے دور کرنا

المنجد فارسی ترجمہ محمد بندر ریگی جلد ۲ ص ۱۶۸۷

لعنت کا مطلب کیا ہے؟

قال الامام غزالی رحمة الله علیه ان اللعن هو الابعاد عن رحمة الله تعالی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لعنت کا مطب یہ ہے اللہ تعالی کی رحمۃ سے دور کرنا

کتاب الاذکار للنووی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۴۱

لعنت کے معانی

امام زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر لعنت کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ دھتکارنا اور خیر سے دور کرنا اور اگر اس کی نسبت مخلوق کی طرف ہو تو یہ بددعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

تاج العروس جلد ۹ ص ۷۵

کسی مسلمان پر لعنت کرنا کیسا؟

قال رسول الله ﷺ لعن المومن كقتله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت بھیجنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے

اخرجہ البخاری رقم الحدیث ۱۳۶۳

یہ حدیث اس مومن کے بارے میں ہے جو لعنت کا مستحق نہ ہو

الجواب

اس پر یہ حدیث دلیل ہے

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی ﷺ قال :من لعن شیئالیس له باهل رجعت اللعنة علیه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی نے کسی پر لعنت کی اور وہ لعنت کا مستحق نہ ہوتو وہی لعنت اسی پر لوٹ جائے گی

ابوداؤد رقم الحدیث ۴۹۰۸

سوال

ان احادیث میں تو ہے کہ مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا یہ جاہل لوگ اس طرح کی احادیث سے لوگوں کو مغالطہ ڈالتے ہیں

عن جرموز بن اوس ان النبی ﷺ قال: اوصیک ان لاتکون لعانا

حضرت جرموز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو بہت زیادہ لعنت کرنے والا نہ بننا

الجامع الصغیر جلد اول ص ۱۶۶

مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا

قال رسول الله ﷺ :لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الافاحش ولا البذی ء

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بہت زیادہ طعنہ دینے والا نہیں ہوتا، اور بہت زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور فحش گو بھی نہیں ہوتا، اور بدکلام بھی نہیں ہوتا

اخرجہ الترمذی رقم الحدیث ۱۹۷۷

الجواب

امام الصغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے متعدد لوگوں پر لعنت کرنا ثابت ہے جن کی تعداد بیس سے زیادہ ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اہل اسلام میں سے گناہ گاہ اور مجرم لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے وہ حدیث جس میں یہ؛ فرمایا گیا کہ مومن زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں پر اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت نہ کی ہو اور وہ لعنت کا مستحق نہ ہو اس پر مومن بھی لعنت نہیں کرتا یا پھر معنی یہ ہے مومن بہت زیادہ لعنت نہیں کرتا

(سبل السلام جلد ۳ ص ۸۵۴)

امام عابد سندھی کا جواب

فرماتے ہیں کہ مستحق لعنت پر قلیل طور پر لعنت بھیجنا نقصان دہ نہیں ہوتا اس لئے کہا گیا کہ مومن زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا

حاشیہ سنن نسائی جلد ۸ ص ۱۴۵

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

واما لعن الانسان بعینه ممن اتصف بشئی من المعاصی کیهودی ، اونصرانی ،اوظالم اوزان ،اومصور ،اوسارق ،اواکل ربا،فظواهر الاحادیث انه لیس بحرام

کسی معین انسان پر لعنت کرنا جو گناہوں میں سے کسی گناہ سے متصف ہو جیسے یہودی،

عیسائی، ظالم، زانی، تصویر بنانے والا، چور، سود خور احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام نہیں ہے (کتاب الاذکار ص ۳۴۱)

لعنت کی دو اقسام

نمبر۱	تلویح	کسی پر اشارۃ لعنت کرنا اس کا نام نہ لینا
نمبر۲	تصریح	کسی پر صراحۃ لعنت کرنا کھلے بندوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا لعنت کرنے پر اظہار افسوس

عن سالم ،قال :مالعن عبدالله بن عمر رضی الله عنهماخادماقط الاواحد فاعتقه

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی بھی خادم پر لعنت نہ بھیجتے تھے ساری زندگی ایک خادم پر لعنت فرمائی اور اس کو بھی آزاد فرمادیا تھا

الاصابۃ ص ۸۱۰

مجھے پسند نہیں لعنت کرنا

عن الزهری واراد عبدالله بن عمر رضی الله عنهماان یلعن خادما،فقال اللهم الع ،فلم یتمها،وقال ،انها کلمة لااحب ان اقولها

امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک بار کسی خادم پر لعنت بھیجنے لگے تو اتنا ہی کہا تھا کہ اے اللہ لع تو رک گئے اور لعنت کا لفظ پورا نہیں بولا اور فرمایا کہ مجھے یہ لفظ بولنا پسند نہیں ہے (الاصابۃ ص ۸۱۰)

نماز میں کفار پر لعنت فرمانا

عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهماانه سمع رسول الله ﷺ

اذارفع راسه من الرکوع فی الرکعة الثانية یقول اللهم العن فلانا وفلانا وفلانا بعد مایقول سمع الله لمن حمده ربنالک الحمد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رکوع کے بعد یہ عرض کر رہے تھے اے اللہ فلاں اور فلاں اور فلاں پر لعنت بھیج یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد کی

بخاری رقم الحدیث ۴۰۶۹

کفار پر قحط سالی کی دُعا کرنا

أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھایا تو عرض کی اے اللہ قبیلہ مضر پر قحط سالی نازل کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے کر ہلاکت کی دعا کی تھی اے اللہ رعل وذکوان اور عصبہ پر لعنت نازل فرما انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے پھر انہوں نے کہا کہ ہم کو خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نماز میں ترک فرمادیا ہے

بخاری کتاب الادب باب تسمیہ الولید رقم الحدیث ۶۲۰۰

اے اللہ کفار کے گھروں کو آگ سے بھر دے

قال النبی ﷺ یوم الخندق ملاء الله بیوتهم وقبورهم نارا كماشغلونا عن الصلوة الوسطى حتى غابت الشمس

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے دن یہ دعا کی یا اللہ ان کفار کے گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان لوگوں نے ہم کو نماز وسطی سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا

بخاری کتاب المغازی رقم الحدیث ۴۱۱۱

لعنت بھیجنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا

قال رسول الله ﷺ من لم یکن عنده صدقة فليلعن اليهود

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان صدقہ دینے کے لئے مال نہ رکھتا ہو وہ اللہ و رسول ﷺ کے دشمن یہودیوں پر لعنت بھیجے

کنز العمال رقم الحدیث ۱۶۲۷۷

حضرت داوٗد علیہ السلام کا لعنت فرمانا

قال رسول الله ﷺ لماوقعت بنواسرائيل فى المعاصى فنهتم علمائوهم فلم ينتهوا فجالسوهم فى مجالسهم وا كلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض ولعنهم على لسان دائود وعيسى بن مريم ذلك بماعصوا كانوا يعتدون لاوالذى نفسى بيده تاطروهم اطرا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کو جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء بھی ان کے ساتھ بیٹھنا شروع ہو گئے ان کے ساتھ کھانا پینا شروع ہو گئے پس اللہ تعالی نے ان علماء کے دل بھی ان کے دل جیسے کر دیئے اللہ تعالی نے

حضرت داؤد وعیسی علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنت فرمائی یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انہیں حق کی طرف جھکا نہ پاؤ گے

کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۸

سودخوروں پر لعنت فرمائی

عن جابر رضى الله عنه عن النبى ﷺ قال لعن رسول الله ﷺ آكل الربا وموكله وكاتبه، وشاهديه وقال هم سواء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اور کھلانے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر اور فرمایا یہ سب ایک جیسے ہیں (مسلم رقم الحدث ۱۰۹۸)

دس لوگوں پر لعنت فرمائی

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال، لعن رسول الله ﷺ فى الخمر عشرة عاصرها، ومعتصرها، وشاربها وحاملها والمحمول اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها ولمشترى لهاوالمشتراة له

رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق دس لوگوں پر لعنت فرمائی اس کو نچوڑنے والا اور نچڑوانے والا اس کو پینے والا اس کو اٹھانے والا اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اور اس کو پینے والا اس کو بیچنے والا اور اس کی قیمت کھانے والا اس کو خریدنے والا اور جس کے لئے خریدی جائے سب پر لعنت فرمائی

ترمذی رقم الحدیث ۱۲۹۵

عورتوں اور مردوں کے آپس میں مشابہت اختیار کرنے والوں پر لعنت فرمائی

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال لعن رسول اللہ ﷺ المشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں

بخاری رقم الحدیث ۵۸۸۵

صحابہ کے گستاخ پر لعنت بھیجنے کا حکم

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان النبی ﷺ قال اذا رائیتم الذین یسبون اصحابی فقولو ا لعنۃ اللہ علی شرکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دے رہے ہوں تو تم ان کو کہو اللہ کی لعنت ہو تمھارے شر پر

الجامع الصغیر ص ۴۵

عالم وطالب علم اور ان کے محبّ کے سوا۔۔۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ان الدنیاملعونۃ ، ملعون مافیھا الاذکر اللہ ومن والاہ وعالما اومتعلما

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سوائے اللہ تعالی کے ذکر کے اور ذکر کے ساتھ محبت کرنے والے کے اور اور عالم ومتعلم کے (الجامع الصغیر ص ۱۲۱)

کمزور حاکم ملعون ہے

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان النبی ﷺ قال الامام الضعیف ملعون

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کمزور حاکم لعنتی ہے (الجامع الصغیر ص ۱۸۴)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے سوا۔۔۔

عن ابن مسعو رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ان الدنیاملعونۃ ، ملعون مافیھا الاامرابمعروف اونھیاعن منکر او ذکراللہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے سوائے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اللہ تعالی کے ذکر کے (الجامع الصغیر ص ۲۶۰)

بدعقیدگی کو رواج دینے والے پر لعنت

قال رسول اللہ ﷺ من احدث فیھاحدثا،او اٰوی محدثا، فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دین میں بدمذہبی کو رواج دیا یا کسی بدمذہب کو پناہ دی اللہ تعالی اور سارے فرشتوں اور انسانوں کی اس پر لعنت ہو

اخرجہ المسلم رقم الحدیث ۱۹۷۸

چھے لوگوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ ، والمکذب بقدراللہ تعالی والمتسلط بالجبروت فیعز بذلک من

اذل الله ويذل من اعز الله ، والمستحل لحرم الله ، والمستحل من عترتى ماحرم الله والتارك لسنتى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے چھ لوگوں پر لعنت کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے

وہ شخص جو اللہ کی کتاب میں زیادتی کرے اور وہ شخص جو جبراً مسلط ہوجائے اور وہ شخص جس کو اللہ عزت دے یہ اس کو ذلیل کرے اور جس کو اللہ ذلیل کرے یہ اس کو عزت دے اور وہ شخص جو اللہ کے حرم کو حلال ٹھہرائے اور میری آل کے متعلق جو اللہ نے حرام فرمایا ہے یہ حلال کرلے اور میری سنت کا تارک (الجامع الصغیر ص۲۸۶)

علم کو چھپانے والے پر لعنت

عن ابی سعید رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال كاتم العلم يلعنه كل شئى حتى الحوت فى البحر والطير فى السماء

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کو چھپانے والے پر ہر چیز لعنت بھیجتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں اور پرندے ہوا میں

(الجامع الصغیر ص۳۸۷)

عن حسان بن ثابت رضى الله عنه ان النبی ﷺ قال لعن الله الزوارات القبور

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر

الجامع الصغیر ص۴۴۷

عن ابی هريره رضى الله عنه ان النبی ﷺ قال لعن عبدالدينار لعن عبدالدرهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دینار کے اور درہم کے غلام پر لعنت کی گئی ہے

الجامع الصغیر ص۴۴۷

بدمذہبوں پر ستر انبیاء کرام کی لعنت

عن على رضى الله عنه ان النبی ﷺ قال لعنت القدرية على لسان سبعين نبيا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہبوں یعنی قدریوں پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے

الجامع الصغیر ص۴۴۷

انڈا چوری کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی

قال رسول الله ﷺ :لعن الله السارق يسرق البيضة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص انڈا چوری کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

اخرجہ البخاری رقم الحدیث ۶۷۸۳

والدین پر لعنت کرنے والے پر لعنت فرمائی

قال رسول الله ﷺ لعن الله من لعن والديه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس اپنے والدین پر لعنت کی

اخرجہ المسلم رقم الحدیث ۱۹۷۸

غیراللہ کا نام لیکر جانور ذبح کرنے والے پرلعنت

قال رسول الله ﷺ لعن الله من ذبح لغير الله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی لعنت ہو اس شخص پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لے کر جانور ذبح کرتے ہوئے (اخرجہ المسلم رقم الحدیث ۱۹۷۸)

جانور کا مثلہ کرنے والے پرلعنت

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان النبی ﷺ قال لعن الله من مثل بالحيوان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی لعنت ہے ان پر جو جانوروں کا مثلہ کریں (الجامع الصغیر ص ۴۴۷)

جو مسجد نہ آئے وہ لعنتی ہے

کان یقول ﷺ لعن الله من سمع حی علی الفلاحثم لم یجب

رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص حی الفلاح سنے پھر نماز نہ پڑھے اس پر اللہ کی لعنت ہو

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد اول ص ۹۵

والدین کے نافرمان کو لعنتی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ملعون من عق والديه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو والدین کا نافرمان ہو وہ لعنتی ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد دوم ص ۲۷۳

گدھے پر ظلم کرنے والے پر لعنت فرمائی

قال ابن عباس رضی الله عنهمامر رسول الله ﷺ علی حمار قد وسم فی وجهه والدم یفور من منخریه فقال رسول الله ﷺ لعن الله من فعل هذا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے اس کے چہرے کو داغنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا کہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے یہ کیا ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد دوم ص ۳۷۹

رسول اللہ ﷺ کا اپنی دعا سے محروم رکھنا

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ اللهم بارک لنافی شامنا وفی یمننا، قال قالو ا وفی نجدنا قال قال رسول الله ﷺ اللهم بارک لنافی شامنا وفی یمنناقال قالو ا وفی نجدناهنالک الزلازل والفتن وبهایطلع قرن الشیطان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی مولا ہمارے لئے شام میں بھی برکت دے اور یمن میں بھی برکت دے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور ہمارے نجد کے لئے بھی تو رسول اللہ ﷺ نے پھر دعا کی اے اللہ برکت دے ہمارے لئے شام میں اور یمن میں اور انہوں نے پھر عرض کیا اور ہمارے نجد کے لئے بھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا

بخاری رقم الحدیث ۱۰۳۷

اہل مدینہ کوڈرانے والے پرلعنت فرمائی

عن خالد بن خلاد رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه قال من اخاف اهل المدینة اخافه الله تعالی وعلیه لعنة الله وغضبه الی یوم القیامة لایقبل منه صرف ولاعدل

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کوڈرایا اللہ تعالی قیامۃ کے دن اس کوخوف زدہ کرے گا اور اللہ تعالی کی اس پرلعنت ہواوراس کی ناراضگی ہوقیامۃ کے دن تک اور اللہ تعالی اس کے نہ نفل قبول کرے گا اور نہ فرض

الاصابۃ ص۳۱۹

اغلام بازی کرنے والے پرلعنت فرمائی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا

لعن الله من عمل عمل قوم لوط

اللہ تعالی کی لعنت ہواس قوم پرجوقوم لوط والاعلم کریں

سنن الکبری للنسائی رقم الحدیث ۷۳۳۷

چارلوگ دنیا آخرت میں لعنتی ہیں

قال رسول الله ﷺ اربعة لعنوافی الدنیاوالآخرة وامنت الملائکة رجل جعله الله ذکرافانث نفسه وتشبه بالنساء وامرءة جعلهاالله انثی فتذکرت وتشبهت بالرجال والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل الله الایحی بن ذکریاعلیه السلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چارلوگ لعنتی بنائے گئے ہیں دنیامیں بھی آخرت میں بھی

اورفرشتوں نے اس پرآمین کہی ہے ایک وہ مرد جس کواللہ تعالی نے مرد بنایااورعورت بنتا ہے اوران کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے اوروہ عورت جس کواللہ تعالی نے عورت بنایااوروہ مرد بنتی ہے اوروہ مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہے اور ایک وہ شخص جوکسی نابینا کوغلط راستہ بتادے اورایک وہ شخص جوقدرت کے باوجودشادی نہ کرے سوائے حضرت ذکریاعلیہ السلام کے

اخرج الطبرانی فی الکبیر رقم الحدیث ۷۸۲۷

الشیخ صالح الفرفوررحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وذکران اربعة قدلعنوافی الدنیاوالآخرة وطردوامن رحمة الله والملائکة قدرضیت بلعنهم وطردهم وامنت علی ذلک

اس کا مطلب یہ ہے کہ جن چارلوگوں پرلعنت کی گئی ہے دنیاوآخرت میں یہ لوگ اللہ کی رحمت سے دورکردئے گئے ہیں اورفرشتے بھی ان کے لعنتی ہونے پرراضی ہیں اوران کے دھتکارے جانے پرراضی ہیں اورآمین اسی بات پرکہی ہے ملائکہ نے

النسائیات ص۱۰۸

گھر سے باہر نکلنے والی عورت پرلعنت

قال رسول الله ﷺ ان المرءة اذخرجت من بیتهاوزوجهاکاره لذلک لعنهاکل ملک فی السماء وکل شئی مرت علیه غیر الجن والانس حتی ترجع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایاجب کوئی عورت اپنے شوہر کے ناپسند کرنے پربھی گھر سے باہر نکلےتو آسمان میں جوبھی ہیں اس پرلعنت کرتے ہیں اور ہروہ چیزاس پرلعنت کرتی ہے جس جس کے پاس سے گزرتی ہے جنوں وانسانوں کے علاوہ اس کے واپس آنے تک لعنت برستی رہتی ہے

اخرج الطبرانی فی الاوسط جلد۴ ص۳۱۳

وِگ لگانے والے پرلعنت

عن اسماء رضی الله عنها ان امرء ة سالت النبی ﷺ فقالت یارسو ل الله ﷺ ان ابنتی اصابتها الحصبة فتمزق شعرها وانی زوجتها افاصل فیه ؟ فقال رسول الله لعن الله الواصلة والمستوصله

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ ﷺ میری بیٹی کو بخار جیسی ایک بیماری لگی تھی جس کی وجہ سے اس کے سارے بال گر گئے ہیں کیا میں اس کے سر پر بال لگوالوں ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کی لعنت ہو بال لگانے والی اور لگوانے والی پر

بخاری جلد۵ ص ۲۲۱۸

جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے میں تو اس پر لعنت بھیجوں گا

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله قال فبلغ ذلک امرء ة من بنی اسد یقال لهام یقوب وکانت تقرء القرآن فاتته فقالت ماحدیث بلغنی عنک انک لعنت الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله ؟فقال عبدالله ومالی لاالعن من لعن رسول الله ﷺ وهوفی کتاب الله ؟ فقالت المرء ة لقد قرء ت مابین لوحی المصحف فماوجدته فقال لئن کنت قرائتیه لقد وجدتیه قال الله عزوجل وماآتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا فقالت المرء ة فانی ارای شیئامن هذاعلی امرء تک الآ ن

قال اذهبی فانظری قال فدخلت علی امرء ة عبدالله فلم تر شیئافجاء ت الیه فقالت مارائیت شیئافقال امالوکان ذلک لم نجامعها

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لعنت کرتے تھے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور بال اکھیڑنے والی اور جس کے اکھیڑے جائیں اور دانتوں کے درمیان جھریاں یعنی فاصلہ کروانے والی خوبصورتی کے لئے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر تو ایک عورت بنی اسد کی جسکا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھنے والی تھی جو جب اطلاع ملی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ آپ جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور ابروؤں کے بال اکھیڑنے والی اور جس کے اکھیڑے جائیں اور دانتوں کے درمیان جھریاں یعنی فاصلہ کروانے والی خوبصورتی کے لئے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت بھیجتے ہیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ اس پر لعنت نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے تو اس نے کہا کہ میں نے تو قرآن پڑھا ہے مجھے تو کہیں نہیں ملا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو پورا قرآن پڑھتی تو تجھے بھی مل جاتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے

جو تم کو اللہ رسول ﷺ دیں وہ لے لو!

تو وہ مائی صاحبہ کہنے لگیں کہ یہاں بھی چلی جاؤں آپ کے گھر تو مجھے آپ کی بیوی میں بھی مل جائے گی تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ دیکھ آؤ تو جب وہ گئیں دیکھ کر حاضر ہوئیں تو عرض کرنے لگیں کہ میں نے وہاں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایسی کوئی چیز ہوتی تو میں کبھی بھی اس کے ساتھ نہ رہتا (اخرج البخاری جلد۴ ص ۱۸۵۳)

واشمہ ومستوشمہ

وہ عورت جو کسی عورت کے ہاتھ یا کلائی کمر یا کسی جگہ پر سوئی چبھو کر خون نکالے خون صاف کر کے اس جگہ راکھ یا سرمہ بھر دے خواہ اس سے کوئی عبارت لکھی جائے یا کوئی تصویر بنائی

جائے یہ بنانے والی کو واشمہ کہتے ہیں اور بنوانے والی کو مستوشمہ کہتے ہیں یہ کام کرنا بھی حرام اور کروانا بھی حرام

النامصہ والمتنصمہ

چہرے کے بالوں کو نوچ کر اکھیڑنا جو عورت یہ کام کرے اسکو نامصہ کہتے ہیں اور جو کروائے اس کو متنصمہ کہتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عورت کے چہرے پر داڑھی اگ آئے تو اسکو اکھیڑنا حلال ہے اور مونچھیں اگ آئیں تو ان کو اکھیڑنا حلال ہے ممانعت چہرے کے بال یا بھوؤں کے بال یا رخسار کے بال صاف کرنے میں ہے

نعمۃ الباری جلد۸ ص ۷۲۹

المتفلجات

سامنے کے چار دانتوں میں کشادگی کرنا

للحسن کا لفظ یہ واضح کرتا ہے کہ اگر مجبوری ہو جیسے دانتوں میں کوئی بیماری ہو جس کی وجہ سے اس طرح کا عمل کرایا جائے تو گناہ نہیں ہے

بسم اللہ کی بے ادبی کرنے والا لعنتی ہے

عن عمر بن عبدالعزیز رضی الله عنهان النبی ﷺ مر علی کتاب فی الارض فقال فقال لفتی معه مافی هذا؟ قال بسم الله قال لعن من فعل هذا لاتضعوا بسم الله الافی موضعه

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ نیچے ایک لکھی ہوئی تحریر پڑی تھی اسنو جوان کو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس نے جب دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں بسم اللہ لکھی ہوئی ہے تو رسول اللہ ﷺ فرمایا جس نے بھی

یہ کام کیا ہے اس پر لعنت ہو بسم اللہ کو اس کی جگہ میں رکھو

تفسیر در منثور جلد اول ص ۲۵

آج وہ لوگ ذرا اندازہ لگائیں جو روزانہ قرآن کی آیات لکھ کر گلیوں میں نالیوں میں ڈالتے ہیں وہ کتنے بڑے لعنتی ہیں

رسول اللہ ﷺ کا جلال

رسول اللہ ﷺ کا دُعائے ضرر فرمایا

رسول اللہ ﷺ کا دعائے ضرر فرمانا

رسول اللہ ﷺ کسی غیر مستحق کو دعائے ضرر نہ دیتے تھے اگر دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی یا اللہ اگر میں کسی مسلمان کے خلاف دعا کردوں تو اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سامان بنادے اور اس کے لئے طہارت کا سبب بنادے

رسول اللہ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہونے کے باوجود کئی لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی ہے

رسول اللہ ﷺ کسی کے خلاف دعائے ضرر فرمائیں اس کو بددعا کہنا جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی بھی عمل فعل بد نہیں ہوسکتا جو اس کو بد کہے وہ سخت گناہ گار اور مجرم ہے اس لئے اس کو یہ کہنا چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے ضرر فرمائی

حکایت

حضرت غزالی زمان سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں درس حدیث میں ایک طالب علم حدیث کی تلاوت کررہے تھے تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فلاں کے لئے بددعا کی تو سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہوگئے جب ہوش آئی تو فرمایا مولانا توبہ کرو میرے کریم آقا ﷺ کا کوئی بھی فعل بد نہیں ہوسکتا میرے رسول ﷺ کا ہر قول و فعل حسین ہے

تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ان المراۃ تنکح لدینہا ومالہا وجمالہا فعلیک بذات الدین تربت یداک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک عورت کے ساتھ نکاح یا تو اس کے دین کی وجہ سے کیا جاتا ہے یا اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسن کی وجہ سے تیرے اوپر لازم ہے کہ تو دین والی کو اختیار کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

(الجامع الصغیر ص۱۲۹)

درود نہ پڑھنے والے کی ناک خاک آلود ہو

قال رسول اللہ ﷺ رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ میری ذات پر درود نہ پڑھے اور اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان آئے اور وہ اپنی بخشش نہ کرا سکے اور اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے والدین بوڑھے ہوں اور ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرسکے (الاجامع الصغیر ص۲۷۳)

والدین کی خدمت نہ کرنے والے کی ناک خاک آلود ہو

قال رسول اللہ ﷺ رغم انفہ ثم رغم انفہ ثم رغم انفہ من ادرک ابویہ عندہ الکبر احدھما او کلیھما ثم لم یدخل الجنۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اسکی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس والدین بوڑھے ہوں دونوں یا ایک پھر وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرسکے (الاجامع الصغیر ص۲۷۳)

یہودیوں کو اللہ مارے

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال قاتل الیہود ان اللہ عزوجل لماحرم علیہم الشحوم جملوھا ثم باعوھا فاکلوا اثمانھا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مارے یہودیوں پر اللہ تعالیٰ نے چربی حرام فرمائی لیکن انہوں وہ چربی فروخت کرکے اس کی قیمت کھا گئے

البخاری جلد اول ص۶۱۴

رسول اللہ ﷺ کی دُعا ایک گستاخ اندھا ہوگیا!

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا على الأسود هذا بأن يعمى الله تعالى بصره، ويثكل ولده، فاستجاب الله تعالى سبق العمى إلى البصر أولا، ثم أصيب يوم بدر بمن نفاه من ولده، فتمّت إجابة الله تعالى رسوله صلى الله عليه وسلم فيه.

اسود نام کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو ایذائیں دیتا تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس کی ایذا سے تنگ آکر اس کے خلاف دعائے ضرر کی کہ اے اللہ اس کو اندھا کردے اور اوراس کے بیٹے مرجائیں اور یہ روئے ان پر تو بدر میں اس کے تینوں بیٹے قتل ہوئے تو رسوال اللہ ﷺ کی دعا پوری ہوگئی

سبل الھدی والرشاد جلد۴ ص ۸۶

اللہ مارے یہودی مشرکوں کو

عن ابی هريره رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال قاتل اليهود اتخذو اقبور انبياء هم مساجد

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ مارے یہودیوں کو انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا

البخاری جلد اول ص ۶۱۴

نوٹ یاد رہے یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے جو یہودیوں کے خلاف کی وصال شریف سے تھوڑا پہلے کی

فوٹوگرافروں کو اللہ مارے

عن اسامة رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال قاتل الله قوما يصورون مالا يخلقون

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ مارے تصویر بنانے والوں کو یہ ایسی تصاویر بناتے ہیں جن کو پیدا نہیں کرسکتے

الجامع الصغیر ص ۳۷۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دعائے ضرر کرنے کی اجازت

حضرت عاصم بن جمانة الباهلى رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لما اذن الله لموسى فى الدعا على فرعون امنت الملائكة

حضرت عاصم بن جمانہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے خلاف دعا کرنے کی اجازت دی تو فرشتے آمین کہنے لگے (الاصابہ ص ۱۹۶)

اللہ کرے تیرا منہ سلامت نہ رہے

قال رسول الله ﷺ من رائتموه ينشد شعرافى المسجد فقولو افض الله فاك

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو دیکھو کہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہا ہے تو اس کو کہو کہ اللہ کرے تیرا منہ سلامت نہ رہے (الاصابہ ص ۱۶۰)

بائیں ہاتھ سے کھانے والی کے خلاف دعا

روى البيهقى عن عقبه بن عامر رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى سبيعة الأسلمية تأكل بشمالها، فقال :أخذها داء غزة ، فلما مرت بغزة أصابها الطاعون فقتلها.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سبیعہ اسلمیہ کو دیکھا کہ وہ بائیں ہاتھ کے ساتھ کھا رہی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو غزہ کا مرض لگ گیا ہے اور جب وہ

غزہ کے پاس سے گزری تو اس کو طاعون لگ گیا جس کی وجہ سے وہ فوت ہوگئی

سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۵

اللہ کرے اس کو زمین میں کہیں بھی قرار نہ آئے

روی البیھقی عن بریدة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم سأل عن رجل یقال له قیس فقال :لا أقرته الأرض ، فکان لا یدخل أرضا یستقر بھا حتی یخرج منھا.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس کا نام قیس تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین اس کو قرار نہ دے رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے بعد اس شخص کو کہیں قرار نہ ملتا تھا جہاں بھی جاتا وہاں سے آگے نکل جاتا

سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۵

اللہ تعالی اس کے بالوں کو قبیح کردے

روی أبو نعیم عن أنس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا ساجدا وھو یقول:
بشعره ھکذا یکفه عن التراب فقال :اللھم قبح شعره قال :فسقط.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ سجدہ کرتے ہوئے بالوں کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ ان کو مٹی سے بچا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ اس کے بالوں کو قبیح بنا دے تو اس کے بال سارے گر گئے (سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۵)

اللہ تعالی مارے اس کو

روی البیھقی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنھما قال :خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض مغازیه فقال لرجل:

ضرب الله عنقک ، فسمعه الرجل فقال :یا رسول الله فی سبیل الله، فقتل الرجل فی سبیل الله، ورواه الحاکم وصححه، وقال فی بعض مغازیه وقال فی آخره، فقتل یوم الیمامة.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا اللہ کرے تیری گردن اڑ جائے اس نے رسول اللہ ﷺ کی بات سن لی تو وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کی راہ میں فرمایا ہاں پھر وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے

(2)) أخرجه مالک فی موطئه فی 48) کتاب اللباس 1) باب مَا جَاءَ فِی لبس الثیاب للجمال بھا، الحدیث 1) ص (2: 910)

رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والا کافر ہو کر مرا

(روی ابن عساکر عن ضمرة ومھاجر ابنی حبیب قالا :خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سریة فصلی بأصحابه علی ظھر فاقتحم رجل من الناس، فصلی علی الأرض، فقال :خالف الله به فما مات الرجل حتی خرج من الإسلام).

حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک بار کسی غزوہ کے لئے تشریف لے گئے تو سواریوں پر ہی صحابہ کرام کو نماز پڑھائی ایک شخص نیچے اترا اس نے زمین پر نماز ادا کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے مخالفت کی ہے اللہ تعالی بھی اس کے ساتھ مخالفت کا ارادہ فرمائے گا وہ شخص اسلام سے نکل گیا اور مر گیا (سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۵)

رسول اللہ ﷺ کی دعا پوری ہوئی

روی البیھقی عن أبی یحیی عن فروخ مولی عثمان أن عمر، قیل له :إن مولاک فلانا قد احتکر طعاما فقال :قد سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول :من احتكر على المسلمين طعامهم ضربه الله بالجذام أو بالإفلاس فقال مولاه :نشترى بأموالنا ونبيع فذكر أبو يحيى أنه رأى مولى عمر بعد حين مجذوما).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی جناب آپ کا فلاں غلام کھانا ذخیرہ کرتا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں سے غلہ ذخیرہ کرتا ہے رب تعالی اس کو جزام یا غربت میں مبتلا کردے گا تو وہ غلام کہنے لگا ہم اپنے مال کو خریدتے اور فروخت کرتے ہیں پھر وہی شخص جزام کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا (نقلہ السیوطی فی الخصائص الکبری 2:172))

اے اللہ تعالی اس کی عمر اور شقاوت دونوں لمبا کردے

(روى أبو نعيم من طريق عبد الملك بن هارون بن عنترة عن أبيه عن جده عن أبى ثروان أنه كان راعيا لإبل بنى عمرو بن تميم فخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم من قريش فخرج فدخل فى الإبل، فرآه أبو ثروان فقال :من أنت؟ قال :رجل أردت أن أستأنس إلى إبلك .قال :أراك الرجل الذى يزعمون أنه خرج نبيا .قال :أجل .قال :اخرج فلا تصلح إبل أنت فيها، فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :اللهم أطل شقاءه وبقاءه قال هارون :فأدركته شيخا كبيرا يتمنى الموت، فقال له القوم :ما نراك إلا قد هلكت دعا عليك رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :كلا إنى قد أتيته بعد حين ظهر الإسلام، فأسلمت فدعا على واستغفر ولكن الأولى قد سبقت)

ابوثروان جو بنی عمرو بن تمیم کے اونٹوں کا چرواہا تھا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک

قریش کے خدشہ سے باہر تشریف لائے اور ان اونٹوں میں داخل ہو گئے ابوثران نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسا شخص ہوں جو تمھارے اونٹوں کے ساتھ انس کا ارادہ رکھتا ہے اس نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ وہ شخص ہیں کہ جن کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا کہ باہر نکل جائیے وہ اونٹ صحت مند نہیں ہو سکتے جن میں آپ ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی یا اللہ اس کی شقاوت اور زندگی کو طویل کردے

راوی کا بیان ہے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ عمر رسیدہ بوڑھا تھا جو موت کی تمنا کرتا تھا قوم اس کو کہا کرتی تھی ہمارا خیال ہے کہ تو ہلاک ہو گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسکے خلاف دعا کی یا اللہ اس کی شقاوت اور زندگی طویل کردے اس نے کہا کہ ہر گز نہیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی اعلانیہ تبلیغ شروع کی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کو قبول کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی اور مغفرت طلب کی لیکن پہلی دعا سبقت لے گئی

سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۸

یا اللہ ان کو بخار چڑھ جائے

روى سعيد بن منصور عن ابن عمر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى قنوته :يا أم ملدم عليك ببنى عصية، فإنهم عصوا الله ورسوله ، فصرعتهم الحمى.

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو قنوت میں فرماتے ہوئے سنا اے ام ملدم بنی عصیہ کو پکڑو انہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی ہے تو ان کو بخار ہو گیا (سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۸)

اس کو کالا بھیڑیا کھائے

روى ابن سعد وابن عساكر من طريق الكلبى عن أبى صالح عن

ابن عباس رضى الله عنه وابن سعد عن عاصم بن عمرو بن قتادة مرسلا أن ليلى بنت الخطيم أقبلت على النبى صلى الله عليه وسلم وهو مول ظهره للشمس فضربت على منكبه فقال :من هذا أكله الأسود فقالت : أنا بنت مطعم الطير ومبارى الريح، أنا ليلى بنت الخطيم، جئتك لأعرض عليك نفسى تزوجنى .قال :قد فعلت ، فرجعت إلى قومها فقالت :قد تزوجنى النبى صلى الله عليه وسلم، قالوا :بئس ما صنعت أنت امرأةغيرى والنبى صلى الله عليه وسلم صاحب نساء تغارين عليه فيدعو الله عليك، فاستقيليه نفسك، فرجعت، فقالت :يا رسول الله أقلنى .قال :قد أقلتك فتزوجها مسعود بن أوس، فبينا هى فى حائط من حيطان المدينة تغتسل إذ وثب عليها ذئب، لقول النبى صلى الله عليه وسلم فأكل بعضها، وأدركت فماتت.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لیلی بنت خطیم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں رسول اللہ ﷺ اس وقت سورج کی طرف کمر کیئے ہوئے تھے اس نے رسول اللہ ﷺ کے شانے مبارک پر مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کون ہے ؟ اس کو کالا بھیڑیا کھائے تو اس نے کہا کہ میں پرندوں کو کھلانے والے اور ہوا کے ساتھ مقابلہ کرنے والے کی بیٹی ہوں میں لیلی بنت خطیم ہوں میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو پیش کروں آپ مجھ سے نکاح فرمالیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اس طرح کر دیا ہے وہ اپنی قوم کے پاس گئی اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ نکاح کرلیا ہے انہوں نے کہا کہ تو نے کتنا برا فیصلہ کیا ہے تو غیرت کھانے والی عورت ہے رسول اللہ ﷺ کی اور بھی ازواج مطہرات ہیں تو آپ پر غیرت کھائے وہ رب تعالی سے تیرے لئے دعا کریں گے اپنے آپ

واپس لے لو وہ واپس آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نکاح فسخ فرمادیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسکو فسخ فرمادیا مسعود بن اوس نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا وہ مدینہ طیبہ کے کسی باغ میں تھی غسل کرتے ہوئے اس پر ایک بھیڑیا حملہ آور ہوا کیونکہ آپ ﷺ نے اسطرح فرمایا تھا وہ اسکا کچھ حصہ کھا گیا تو وہ مرگئی (سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۸)

لڑائی کرانے والی کے خلاف دعا کی تو وہ مرگئی

(روى أبو الفرج الأصبهانى فى الأغانى من طريق إبراهيم بن المهدى قال عبيدة بن أشعث عن أبيه أنه ولد سنة تسع من الهجرة ، وأن أمه كانت تنقل كلام أزواج النبى صلى الله عليه وسلم بعضهن إلى بعض فتلقى بينهن الشر فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها فماتت).

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی والادت ۹ ہجری کو ہوئی ان کی ماں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچاتی تھیں وہ ان کے درمیان فساد ڈالتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو وہ مرگئی

سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۹

اے اللہ اس کا حصہ کم کردے

(روى أبو نعيم عن عطية السعدى أنه كان ممن كلم النبى صلى الله عليه وسلم فى سبى هوازن فكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابه فردوا عليه سبيهم إلا رجلا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اللهم أخس سهمه فكان يمر بالجارية البكر، وبالغلام فيدعه حتى مر بعجوز فقال :إنى آخذ هذه فإنها أم حى، فسيفدونها منى، بمادروا عليه، فكبر عطية، وقال أخذها والله ما

فوها ببارد ولا ثديها بناهد، ولا وافرها بواحد عجوز يا رسول الله سيئة بتراء مالها أحد، فلما رأى أنه لا يعرض لها أحد تركها.

عطیہ سعدی روایت کرتے ہیں کہ ووان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہوازن کے قیدوں کے بارے میں گفتگو کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے کلام فرمایا تو ان کے قیدی واپس کردئے سوائے ایک شخص کے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس کے حصہ کو کم کردے وہ نوجوان لڑکی کے پاس سے گزرا اس نے انہوں چھوڑ دیا اور ایک کے پاس سے گزرا تو اسنے کہ میں اسی کو لے لیتا ہوں یہ قبیلہ کی ماں ہے وہ مجھے اتنا دیکر چھڑا لیں اتنی ان میں طاقت ہوگی اس طرح عطیہ زیادہ ہوگا اس نے اس کو پکڑ لیا خدا کی قسم نہ تو اس کا منہ ٹھنڈا اور نہ ہی اسکا پستان اٹھا ہوا تھا اس کی شکل بھی اچھی تھی اور نہ ہی اس کے پاس کثیر مال ہے جب اس نے دیکھا تو اس کو چھوڑانے کے لئے کوئی نہیں آیا تو اس نے اس کو خود ہی چھوڑ دیا۔

(سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۹)

اے اس کو زمین میں دھنسا دے

روى أبو نعيم في المستخرج عن مسلم عن البراء بن عازب رضي الله عنه في حديث هجرة النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا عليه قال :اللهم اكفناه بما شئت ، فساخت به فرسه في الأرض إلى بطنها.

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے پہلے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہجرت کے وقت پیچھا کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا یا اللہ اس کو جیسے چاہے کافی ہوجا تو ان کے گھوڑے کے پاؤں اس کے پیٹ زمین تک دھنس گئے

سبل الھدی ورشاد جلد ۱۰ ص ۲۱۹

اللہ تعالی تیرے مرض میں اضافہ کرے

روى الطبراني برجال الصحيح عن سعيد بن جهمان عن أبي اليقين رضي الله عنه أنه مر برسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه شيء من تمر، فأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأخذ منه قبضة لينثرها بين يدى أصحابه فضم طرف ردائه إلى بطنه وإلى صدره، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :زادك الله شحا

حضرت ابوالیقین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں رسول اللہ ﷺ ان کی طرف بڑھے تاکہ مٹھی بھر کھجوریں لیکر اپنے صحابہ کرام کے سامنے رکھیں انہوں نے اپنی چادر اپنے پیٹ اور سینے کے ساتھ لگالی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی تیرے مرض میں اضافہ کرے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱۰ ص ۲۲۲

محلم کے خلاف دعائے ضرر

روى البيهقي عن قبيصة والحسن قالا :بلغنا وابن جرير موصولا عن ابن عمر والبيهقي عن عمران بن حصين رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا على محلم بن جثامة، فمات لسبع أيام وفي الروض الأنف :مات بحمص أيام ابن الزبير، فلفظته الأرض، وروى فلفظته الأرض مرات، فألقوه بين صدين ودفعوا عليه الحجارة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعائے ضرر فرمائی محلم کے خلاف تو وہ سات دن میں مرگیا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک مرگیا تو زمین نے اس کو باہر پھینک

دیا زمین نے اس کو کئی بار باہر پھینک دیا توانہوں نے اس کو دو چٹانوں کے درمیان نے پھینک
دیا اور اوراوپر پتھر ڈال دئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۱۰ ص ۲۲۲

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کو زمین نے قبول نہ کیا

أَخبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جابر السقطيّ،
حدثنا درخت بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الْوَازِعِ
بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا
عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا قَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ
وَلَمْ تقبله الأرض

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے
میری ذات جھوٹ بولا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جھنم بنالے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہیں
بھیجا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر جھوٹ باندھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے
خلاف دعا کی تو وہ مرگیا اور زمین نے اس کو قبول نہ کیا

أخرجہ الإمام أحمد فی مسندہ (2: 321) من حدیث مُسْلِمِ بْنِ یَسارٍ عَنْ أبی ہریرۃ، وأخرجہ ابن ماجۃ فی
المقدمۃ (4) باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث أبی سَلَمَۃَ عَنْ
أبی ہریرۃ، ومن حدیث معید بن کعب عن أبی قتادۃ (1: 13) (14)

رسول اللہ ﷺ کا دعا ضرر فرمانا

عن معاویہ بن حیدہ القشیری قال اتیت النبی ﷺ فلمادفعت

الیہ قال امانی قدسالت اللہ ان یغنینی بالسنۃ تحفیکم وبالرعب
یجعلہ فی قلوبکم فقال بیدیہ جمیعا امانی قدحلفت
ھکذا وھکذا ان لا اومن بک ولا اتبعک فمازالت السنۃ تحفینی
ومازال الرعب یجعل فی قلبی قمت بین یدیک

حضرت معاویہ بن حفیدہ القشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ؛ میں رسول اللہ ﷺ کی
بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غور سے سنو میں نے اللہ تعالی سے سوال کیا ہے کہ
وہ دو چیزوں سے میری مدد کرے ایک تو تم پر ایسی قحط سالی ڈالے جو تم کو جڑ سے اکھیڑ دے
اور دوسرا تمھارے دلوں میں ہمارا رعب ڈال دے حضرت معاویہ نے عرض کیا انگلیوں سے اشارہ
کرتے ہوئے کہ میں نے بھی دس بار قسم کھائی تھی کہ میں بھی ایمان نہیں لاؤں گا اور نہ آپ کی اتباع
کروں گا لیکن آپ کی اس دعا کی وجہ سے قحط سالی سے ہماری جڑ اکھڑتی رہی اور آپ کا رعب
ہمارے دلوں پر بڑھتا رہا یہاں تک کہ میں آج آپ کے سامنے ہوں

اخرج الطبرانی فی لاوسط وقال الھیثمی اسنادہ حسن جلد ۶ ص ۶۶

رسول اللہ ﷺ کا سراقہ بن مالک کے خلاف دعا کرنا

ان سراقہ بن مالک رکب فی طلب النبی ﷺ فلحقھم
فدعا النبی ﷺ ان ترسخ قوائم فرسہ فرسخت فقال یامحمد
ﷺ ادع اللہ ان یطلق فرسی فارد عنک فقال النبی ﷺ ان
کان صادقا فاطلق لہ فرسہ فخرجت قوائم فرسہ

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو اسلام نہیں
لائے تھے تو کافروں نے ان کو روانہ کیا رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے جب یہ رسول اللہ
ﷺ تک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیخلاف دعا کی مولا اس گھوڑے کو زمین میں دھنسادے
تو فوراان کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اللہ تعالی سے

دعا کردیں اور میں باہر نکل آؤں تو میں ان کو بھی واپس بھیج دوں گا جو آپ کو ڈھونڈنے آرہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ اگر یہ سچا ہے تو اس کے گھوڑے کو چھوڑ دے تو اسی وقت گھوڑے کے پاؤں باہر نکل آئے۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۸۸)

رسول اللہ ﷺ کی دعا سے تیس کافر اندھے ہو گئے

عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال کنامع النبی ﷺ بالحدیبیة خرج علیناثلاثون شاباعلیهم السلاح فثاروفی وجوهنافدعاعلیهم رسول اللہ ﷺ فاخذاللہ ابصارهم فقمناواخذناهم

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے تیس نوجوان ہتھیار لگائے ہوئے سامنے آئے اور ہمارے ساتھ مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیخلاف دعا کی تو اللہ تعالی نے ان کو اسی وقت اندھا کر دیا اور ہم نے انکو گرفتار کرلیا

تفسیر ابن کثیر جلد۴ ص۱۹۲ قال الھیثمی رجالہ رجال الصحیح جلد۶ ص۱۴۵

تو ایسے ہی ہو جائے

وحکی الحکم بن العاص مشیته ﷺ مستهزء افقال رسول اللہ ﷺ کن کذالک فکان فلم یزل یرتعش حتی مات

حکم بن العاص نے رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی نقل اتاری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا تو اسکو زندگی ساری رعشہ طاری رہا

رواہ الحاکم فی المستدرک جلد۲ ص۶۲۱

یہ ایسی ہی ہو جائے

خطب رسول اللہ ﷺ امرء ة فقال ابوهاان بهابرصاامتناعامن خطبته واعتذاراولم یکن برص فقال رسول اللہ ﷺ فلتکن کذلک فبرصت

رسول اللہ ﷺ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اسکے باپ نے رشتہ نہ دینے کی وجہ سے یہ کہہ دیا کہ اسکو برص کی بیماری ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جائے گا تو اسکو برص ہو گیا (اتحاف سادة المتقین جلد۷ ۱۹۱)

گستاخ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

عن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنهما قال کان الحکم بن ابی العاص یجلس الی النبی ﷺ فاذاتکلم النبی ﷺ اختلج بوجهه فقال له رسول اللہ ﷺ کن کذلک فلم یزل یختلج حتی مات

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کلام ارشاد فرما رہے ہوتے تو حکم بن ابی العاص آکر بیٹھتا تو رسول اللہ ﷺ کا کلام سن کر اپنا چہرہ بگاڑتا تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہو جا تو مرتے دم تک اس کا چہرہ بگڑا ہی رہا

الخصائص الکبری جلد۲ ص۱۳۲

رسول اللہ ﷺ کی دعا سے دو مہینے بے ہوش رہا

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنهماان النبی ﷺ خطب یوماورجل خلفه یحاکیه ویلمصه فقال رسول اللہ ﷺ کذلک فکن فرفع الی اهله فلبط به شهرین ثم افاق حین افاق

وھو کماحکی رسول الله ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دوران ایک شخص پیچھے سے شکل بگاڑ کر نقل اتارنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہوجا تو وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا تو اس کو اٹھا کر اس کے گھر لے گئے تو دو مہینے تک بے ہوش ہی رہا جب ہوش آیا تو اس وقت بھی منہ اسی طرح تھا جیسے نقل اتارنے کے وقت کیا ہوتھا

الخصائص الکبری جلد۲ ص ۱۳۲

ایک شخص کا زمین میں دھنس جانا

عن بریدہ رضی الله عنه ان رجلاقال یوم احد اللھم ان کان محمد علی الحق فاخسف بی فخسف به

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن ایک شخص نے دعا کی اللہ اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو مجھے زمین میں دھنسا دے تو اسی وقت زمین میں دھنسا دیا گیا

قال الہیثمی رجالہ رجال الصحیح جلد۶ دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۶۷

رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کرنے والے کو بکرے نے پکڑ لیا

عن نافع بن عاصم رضی الله عنه قال الذی دمی وجه رسول الله ﷺ عبدالله بن قمئه رجل من هذیل فسلط الله علیه تیسافنطحه حتی قتله

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو ھذیل کا ایک شخص عبداللہ بن قمئہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا تو اللہ تعالی نے اس پر ایک بکرا مسلط فرمادیا اسنے اس کو سینگ مار مار اس کو مار دیا (دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۷۶)

مسجد میں اعلان کرنیوالے کو کیا کہا جائے؟

عن ابی ھریرہ رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لاردھاالله علیک ، فان المساجد لم تبن لھذا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں اعلان کرتے سنو کہ میری فلاں چیز گم ہوگئی ہے تو اس کو کہو کہ اللہ کرے تم کو تمھاری وہ چیز نہ ملے مسجد اس لئے نہیں بنائی گئی (مسلم رقم الحدیث ۵۶۸)

یا اللہ اس کو ذلیل فرما

عن ابی امامه رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ رماه عبدالله من قمئه بحجر یوم احد فشجه فی وجهه و کسر رباعیته وقال خذهاوانا ابن قمئه فقال رسول الله ﷺ وهو یمسح الدم عن وجهه مالک اقماک الله فسلط الله تیس جبل فلم یزل ینطحه حتی قطعه قطعة قطعة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن قمئہ نے ایک پتھر مارا جس سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو وہ کہنے لگا کہ اسکو پکڑیں میں ابن قمئہ ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے تمھیں کیا ہے؟ اللہ تعالی تم کو ذلیل کرے

پس رسول اللہ ﷺ کی دعا اللہ تعالی نے قبول فرمائی اور اس پر پہاڑی بکرا مسلط فرمادیا اس بکرے نے اس کو مار مار کر سینگ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے

المعجم الکبیر جلد۸ ص ۱۵۴

یا اللہ اس پر کوئی کتا مسلط فرما

عن ابی عقرب رضی الله عنه قال كان لهب بن ابی لهب يسب رسول الله ﷺ فقال النبی ﷺ اللهم سلط عليه كلبک فخرج فی قافلة يريد الشام فنزل منزلا فقال انی اخاف محمدا ﷺ قالوا له كلا فحطوا امتاعهم حوله وقعدوا يحرسونه فجاء الاسد فانتزعه فذهب به

حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ابولھب کا بیٹا گالیاں دیتا تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرمادے تو وہ شام کی طرف ایک قافلہ جارہا تھا ان کے ساتھ روانہ ہوا رات کو ایک جگہ رکے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے محمد ﷺ سے ڈر لگ رہا ہے تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ہرگز فکر نہ کرو انہوں نے اپنا سارا سامان اس کے گرد ڈھیر کردیا اور اس کی حفاظت کرنے لگے اتنے میں ایک شیر آیا اور اس نے اس گستاخ کو سب کے درمیان سے کھینچا اور ساتھ لے گیا اور اس کو مار دیا

المستدرک جلد۲ ص ۵۳۹

مکہ کے مشرکوں کے خلاف دعائے ضرر

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ :بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ :ح وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ البَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلاَنٍ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى القَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ لاَ أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ :فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ .ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ :وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ البَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمَّى :اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ -وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ -، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى، فِي القَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار کعبہ میں نماز ادا فرمارہے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے کو کہنے لگے تم میں سے کون آج اونٹ کی اوجھڑی لاکر محمد ﷺ پر ڈالے گا جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوں؟ تو لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اوجھڑی لے آیا اور انتظار کرنے لگا جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا مگر کر کچھ نہیں سکتا تھا وہ سارے مشرکین ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے سر مبارک نہیں اٹھایا اتنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہوں نے اس اوجھڑی کو ہٹایا تو

پھر رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو تین بار رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی یا اللہ تو قریش کو پکڑ لے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تو ان کو بہت تکلیف ہوئی اس وجہ یہ تھی کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اُس شہر میں جو دُعا کی جائے اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام لیکر دُعا کی اے ابوجہل کو پکڑ، عتبہ، شیبہ، ولید، عقبہ کو پکڑ لے راوی کہتے کہ ساتویں کا نام بھی لیا تھا مگر مجھے بھول گیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جن جن کا نام لیکر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی میں نے خود دیکھا کہ وہ سارے بدر کے کنویں میں پڑے ہوئے تھے۔

(بخاری جلد ا ص ۵۷)

صحابہ کرام کے گستاخ کے پاس بیٹھنے والا مرتے وقت کلمہ پڑھنے سے محروم رہا

عن عبدالرحمن محاربی قال حضرت رجلاالوفاة فقيل له قل لااله الاالله فقال لااقدر كنت اصحب قوما يامرونني بشتم ابی بكر و عمر رضی الله عنهما

حضرت عبدالرحمٰن محاربی فرماتے ایک شخص فوت ہونے لگا تو اس کو کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو اس نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھتا تھا جو مجھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے کا کہتے تھے۔

(شرح الصدور ص ۱۷)

رسول اللہ ﷺ کا جلال

اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں

اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں

یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمادیں کہ اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں کسی کے ساتھ تعلق ختم کرنا بہت بڑی بات ہے اس سے رسول اللہ ﷺ کا جلال معلوم ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ اپنے رب تعالی کے نافرمانوں سے کس طرح لاتعلقی کا اظہار فرماتے ہیں اب لوگ اپنے نفس کی خاطر تو ہزاروں لوگوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں مگر خدا اور رسول ﷺ کے لئے کسی سے تعلق نہیں توڑتے اللہ تعالی ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کے لئے تعلق رکھنے اور توڑنے کی توفیق عطا فرمائے

ابراہیم علیہ السلام کا فرمانا کہ میرا تمھارے ساتھ تعلق نہیں

قال یاقوم انی بری ء مماتشر کون

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے قوم میرا اس سے کوئی تعلق نہیں جو تم شرک کرتے ہو

کھانے میں پانی ملانے والا ہم میں سے نہیں

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ مر علی صبرۃ طعام فادخل یدہ فیھافنالت اصابعہ بللا ، فقال ماھذا یاصاحب الطعام ؟ قال اصابتہ السماء یارسول اللہ ﷺ قال افلاجعلتہ فوق الطعام کی یراہ الناس ؟ قال من غش فلیس منی

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار کھانے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اس میں ہاتھ مبارک ڈالا تو اس میں تری محسوس ہوئی تو آپ نے کھانے والے کو فرمایا یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ آسمان سے نمی وغیرہ کا اثر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اس کو اوپر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے

ملاوٹ کی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں (مسلم رقم الحدیث ۱۰۲)

سنت سے منہ پھیرنے والے سے کوئی تعلق نہیں

قال رسول اللہ ﷺ من رغب عن سنتی فلیس منی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت سے منہ پھیرا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں

ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال من غش فلیس منا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (مسلم رقم الحدیث ۱۰۲)

مسلمانوں سے لڑنے والے سے تعلق نہیں

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال من حمل علینا السلاح فلیس منا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں (مسلم رقم الحدیث ۱۴۳)

وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں نہ پڑھے

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال لیس منا من لم یتغن بالقرآن

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں نہ پڑھے

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے

عن انس بن مالک رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اس کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

جو غیر کے طریقے اپنائے

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی ﷺ قال لیس منا من عمل بسنة غیرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں کے طریقوں پر عمل کرے

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

جو ہمارے عالم کی عزت نہ کرے

قال رسول الله ﷺ لیس منا من لم یوقر الکبیر ویرحم الصغیر ویامر المعروف وینه عن المنکر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

کشف الغمہ جلد اول ص ۲۴

وہ میرا امتی ہی نہیں

قال رسول الله ﷺ لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم

صغیرنا ویعط عالمناحقه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری امت سے ہی نہیں جو ہمارے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے عالم کو اس کا حق نہ دے

کشف الغمہ جلد اول ص ۲۴

جو عصبیة کی دعوت دے

عن جبیر بن مطعم رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل علی عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عصبیة کی طرف دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیة کے لئے لڑا وہ بھی ہم میں سے نہیں اور جو عصبیة پر مرا وہ بھی ہم میں سے نہیں

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

بخیل ہم سے نہیں

عن جبیر بن مطعم رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال لیس منامن وسع الله علیه ثم قتر علی عیاله

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ مال وسیع عطا فرمائے اور اپنے گھر والوں پر بخل کرے وہ ہم میں سے نہیں

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

کپڑے پھاڑنے والا ہم میں سے نہیں

عن ابن مسعود رضی الله عنه لیس منامن لطم الخدود ،وشق الجیوب ،ودعابدعو ی الجاهلیة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رخساروں پر تھپڑ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے دعوے کرے وہ ہم میں سے نہیں

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

کاہن کے ساتھ ہمارا تعلق نہیں

قال رسول الله ﷺ ليس منى ذوحسد ولانميمة ولا كهانة ولاانامنه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد کرنے والے اور چغلخور اور کاہن کا میرے ساتھ تعلق نہیں اور نہ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے (الجامع الصغیر ص ۴۷۰)

قال رسول الله ﷺ ليس منى ذوحسد ولانميمة ولا كهانة ولاانامنه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد کرنے والے اور چغلخور اور کاہن کا میرے ساتھ تعلق نہیں اور نہ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

قال رسول الله ﷺ ليس منى ذوحسد ولانميمة ولا كهانة ولاانامنه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد کرنے والے اور چغلخور اور کاہن کا میرے ساتھ تعلق نہیں اور نہ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

جو عورت کو اس کے خاوند سے بدل کرے

قال رسول الله ﷺ ليس منامن خبب امرة على زوجهااو عبدا على سيده

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہیں جو عورت کو اس کے خاوند سے بددل کرے اور غلام کو اسکے مالک سے بددل کرے

الجامع الصغیر ص ۴۷۰

اللہ و رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں

قال رسول الله ﷺ من مشى مع ظالم ليعينه وهويعلم انه ظالم فقد خرخ من الاسلام وبرىء من ذمة الله ورسوله ﷺ

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص ظالم کے ساتھ چلا اس کی مدد کرنے کے لئے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ شخص اسلام سے نکل گیا اور اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا کوئی ذمہ نہیں

کشف الغمۃ عنغ جمیع الامۃ جلد ۲ ص ۲۵۸

میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

قال رسول الله ﷺ من امن رجلاعلى دمه فقتله فانابرىء من القاتل وان المقتول كافرا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو امن دے کر پھر اس کو قتل کر دیا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو

الاصابہ ص ۹۶۸

صدیق و فاروق کے گستاخ کو اسلام سے خارج قرار دیا

قال رسول الله ﷺ من رائتموه يذكر ابابكرعمر بسوء فانمايرتدعن الاسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو دیکھو کہ وہ ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر توہین

کے ساتھ کر رہا ہے پس وہ شخص اسلام سے پھر چکا ہے

الاصابہ ص ۲۵۸

تارکِ سنت کو گمراہ قرار دیا

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے میری سنت کو ترک کیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (مسلم رقم الحدیث ۲۵۷)

وہ ہمارے دین پر نہیں مرا

عن بلال رضی الله عنه انه ابصر رجلا لایتم الرکوع ولا سجود فقال لو مات هذا لمات علی غیر ملة محمد ﷺ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ رکوع وسجدہ پورا ادا نہیں کر رہا تو آپ فرماتے تھے کہ یہ شخص اگر مر گیا تو رسول اللہ ﷺ کے دین پر نہیں مریگا

الترغیب والترھیب جلد اول ص ۱۹۹

ترک تعلق کی دو صورتیں ہیں

ترک تعلق اگر اس کے ذاتی حقوق کی بناء پر ہو جیسے اس نے اس کی غیبت کی ہو تو یہ جائز نہیں اگر ترک تعلق دین میں تقصیر کی بنا ہر ہو تو جیسے کوئی بدمذہب ہو گیا تو اس سے ترک تعلق ہمیشہ کے لئے واجب ہے (الدر المنضود جلد ۶ ص ۵۵۴)

کسی مسلمان کیساتھ تین سے زیادہ ترک تعلق جائز نہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا

تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو ایک دوسرے پر حسد نہ کرو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ قطع تعلق نہ کرو اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے

(ابوداؤد جلد ۴ ص ۲۷۸)

اس سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کے ساتھ تین تک ترک تعلق حرام نہیں کیونکہ تین دن تک انسان میں غضب رہتا ہے بعد میں ٹھنڈا ہو جاتا ہے اس لئے اتنا معاف رکھا گیا ہے

مشرکین کے ساتھ نہ بیٹھو

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ ,أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ,نا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ ,نا أَبُو الْيَمَانِ ,نا جَرِيرٌ ,عَنْ سُلَيْمَانَ ,عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ,أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ :كَيْفَ تَرَكْتَ أَهْلَ الشَّامِ؟ فَأَخْبَرَهُ عَنْ حَالِهِمْ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ " :لَعَلَّكُمْ تُجَالِسُونَ أَهْلَ الشِّرْكِ؟ "فَقَالَ :لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ,قَالَ " :إِنَّكُمْ إِنْ جَالَسْتُمُوهُمْ أَكَلْتُمْ وَشَرِبْتُمْ مَعَهُمْ وَلَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا لَمْ تَفْعَلُوا ذَلِكَ

حضرت حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو فرمایا کیا حال ہے اہل شام کا؟ حضرت حارث نے عرض کیا سب ٹھیک ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم مشرکین کے پاس تو بیٹھتے ؟ تم خیر میں رہو گے جب تک تم ان سے دور رہو گے

شعب الایمان جلد ۱۲ ص ۱۴

بدمذہب کے ساتھ کھانا کھانا

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بُشْرَانَ ,أنـا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ,نا عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ ,نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ,نـا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ,عَنْ حُصَيْنٍ ,عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ,قَالَ " :أَرْبَعَةٌ تَعُدُّ مِنَ الْجَفَاءِ :دُخُولُ الرَّجُلِ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي فِي مُؤَخِّرِهِ ,وَيَدَعُ أَنْ يَتَقَدَّمَ فِي مُقَدِّمِهِ ,وَيَمُرُّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي ,وَمَسْحُ الرَّجُلِ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ صَلَاتَهُ وَمُؤَاكَلَةُ الرَّجُلِ مَعَ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهِ "

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ظلم ہیں میں شمار کیجاتی ہیں پہلی یہ کہ کوئی مسجد میں جائے مگر نماز پیچھے پڑھے اور اگلی جگہ چھوڑ دے اور کسی شخص کا کسی نماز کے سامنے سے گزرنا جس وقت وہ نماز ادا کر رہا ہو اور کسی شخص کا نماز ختم ہونے سے پہلے اپنی پیشانی صاف کرنا اور مسلمان کے علاوہ کسی اور مذہب والے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا

شعب الایمان جلد ۱۲ ص ۱۴

اللہ کے دشمنوں سے دور رہو

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ,أَنَّهُ قَالَ " :اجْتَنِبُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ الْيَهُودَ ,وَالنَّصَارَى فِي عِيدِهِمْ يَوْمَ جَمْعِهِمْ ,فَإِنَّ السَّخَطَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ ,فَأَخْشَى أَنْ يُصِيبَكُمْ ,وَلَا تَعَلَّمُوا بِطَانَتَهُمْ فَتَخَلَّقُوا بِخُلُقِهِمْ "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو اللہ کے دشمن یہود و نصاری سے دور رہو ان کی عید میں اور ان کے اجتماع جمع نہ ہونا ہے ان پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ تم پر نہ نازل ہو جائے اور تم ان کی خفیہ سازشیں نہیں جانتے تم ان کے اخلاق اپنا بیٹھو گے

شعب الایمان جلد ۱۲ ص ۱۸

دنیاوی غرض سے ترک تعلق کا گناہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ، وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلامَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ :أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا "

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں ہر آدمی کی بخشش ہو جاتی ہے جو شرک نہ کرتا ہو سوائے اس کے جو دو آدمی آپس میں بغض و کینہ رکھتے ہوں

اگر کوئی دینی غرض ہو تو ترک تعلق کا حکم

قَالَ أَبُو دَاوُدَ :النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا،

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض ازواج کو چالیس دن تک چھوڑے رکھا

ابوداود جلد ۴ ص ۲۷۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ساری زندگی ترک تعلق رکھا

وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سگے بیٹے سے ساری زندگی ترک تعلق کئے رکھا

ابوداود جلد ۴ ص ۲۷۸

اگر ترک تعلق خدا کے لئے ہو تو جائز ہے

قَالَ أَبُو دَاوُدَ :إِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلَّهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَیْءٍ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ترک تعلق اللہ کے لئے کرے ساری زندگی نہ بولے تو یہ جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے

ابوداؤد جلد ۴ ص ۲۷۸

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا عمل

وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھ کر اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا

ابوداؤد جلد ۴ ص ۲۷۸

رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھانا

رسول اللہ ﷺ کا کسی کا جنازہ پڑھانا یہ اس کے لئے باعث رحمت ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے کئی لوگوں کا جنازہ نہ خود پڑھایا اور کئی لوگوں کا جنازہ پڑھنے سے منع بھی فرمایا

اللہ تعالی نے منع فرمادیا

ولاتصلی علی احد منهم مات ابدا

اور آپ ان میں سے کسی کا جنازہ نہ پڑھائیں ان میں کوئی مرجائے

رسول اللہ ﷺ کا کسی کے جنازہ میں شرکت فرمانا باعث رحمت ہے

عن يزيد بن ثابت رضى الله عنه انهم خرجوامع رسول الله ﷺ ذات يوم مع جنازة حتى وردوا البقيع قال ماهذا ؟ قالوا هذه فلانة مولاة بنى فلان فعرفهافقال هلاآذنتمونى بها قالوا دفناها ظهرا وكنت قائلانائمافلم نحب ان نوذنك بهافقام وصف الناس خلفه كبرعليهااربعا ثم قال لايموت منكم ميت الاآذنتمونى نه فان صلاتى علهم رحمة

حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار ہم ایک جنازہ کے لئے نکلے تو جب جنت البقیع میں آئے تو ایک قبر دیکھی تو فرمایا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ بنی فلاں کی باندی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس وقت دوپہر کا وقت تھا اور آپ آرام فرمارہے تھے ہم نے مناسب نہ جانا اس لئے اطلاع نہ دی تو رسول اللہ ﷺ قبر کے سامنے کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام صفیں باندھیں اور رسول اللہ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں

پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا جب بھی کوئی فوت ہوجائے تو مجھے ضرور بتایا کرو کیونکہ میرا میت پر جنازہ پڑھنا اس کیلئے رحمت ہے

المستدرک للحاکم جلد۴ص۳۱۳

رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا

قال رسول الله ﷺ ان مرضوا فلاتعودوهم وان ماتوا فلاتشهدوهم وان لقيتموهم فلاتسلموا عليهم ولاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواكلوهم ولاتناكحوهم ولاتصلوا عليهم ولا تصلوا معهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب اگر بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مرجائیں تو جنازہ میں شرکت نہ کرو جب تم ان کو ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور پانی پیو اور نہ کھانا کھاؤ اور ان کے ہاں نکاح کرو اور ان کے جنازے پڑھو اور نہ اس کے ساتھ نماز پڑھو

ابن ماجہ رقم الحدیث۹۳

جنازہ پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے خود منع فرمایا

قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل اختار لى اصحابافجعلهم اصحابى واصهارى وانصارى وسيجيء من بعدهم قوم ينقصونهم ويسنونهم فان ادركتموهم فلاتناكحوهم ولاتواكلوهم ولاتشاربوهم ولاتصلوا معهم ولاتصلو اعليهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے لئے اصحاب چنے تو ان کو میرا رفیق بنایا اور میرا خسرالی اور میرا مددگار بنایا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے وہ ان کی شان گھٹائیں گے اور ان کو برا کہیں گے تم ان کو پاؤ تو ان کے ساتھ رشتہ داری نہ گانٹھنا اور ان

کے ساتھ کھانا نہ کھانا اور پانی نہ پینا اور نہ ان کے ساتھ نماز ادا کرنا اور ان کا جنازہ پڑھنا

کنزالعمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۵

دشمنِ عثمان کا جنازہ نہ پڑھایا

عن جابر رضی الله عنه قال اتی النبی ﷺ بجنازة رجل ليصلی فلم يصل عليه فقيل يارسول الله ﷺ مارايناک ترکت الصلوة علی احد قبل هذا قال انه کان يبغض عثمان فابغضه الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک جنازہ لایا گیا تا کہ جنازہ پڑھایا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ آج تک آپ ہر ایک کا جنازہ پڑھایا ہے اس کا کیوں نہیں پڑھایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے عثمان کے ساتھ بغض رکھتا تھا میرا اللہ بھی اس سے ناراض ہے

ترمذی جلد۲ ص ۶۹۱

خودکشی کرنے والے کا جنازہ بھی نہ پڑھاتے

عن جابر بن سمره رضی الله عنه ان رجلا قتل نفسه فلم يصل عليه النبی ﷺ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا جس نے خودکشی کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا

ترمذی جلد ا ص ۳۳۱

مقروض کا جنازہ نہ پڑھاتے

عن ابی قتادہ رضی الله عنه ان النبی ﷺ اتی برجل ليصلی عليه

فقال النبی ﷺ صلوا علی صاحبکم فان عليه دينا قال ابو قتادہ هو علی فقال رسول الله ﷺ بالوفا فقال بالوفا فصلی عليه

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے دوست کا جنازہ ادا کرلو بے شک اس پر قرض ہے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ابوقتادہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ میں اپنے ذمے لیتا ہوں میں دے دوں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پورا ادا کرو گے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پورا ادا کروں گا

ترمذی جلد ا ص ۳۳۱

جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ پر جنازہ پڑھنا فرض نہ تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بطور تنبیہ جنازہ پڑھانے سے انکار فرمایا تھا لھذا مقروض کا جنازہ ادا کرنا منع نہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنازہ پڑھانے سے منع فرماتے تھے

ان عمر رضی الله عنه اراد ان يصلی جنازة علی رجل فمرزه حذيفة کانه اراد ان يصده عن الصلوة عليه

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کا جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پہلو میں ہاتھ مار کر ان کو منع فرمادیا

تفسیر ابن کثیر جلد۲ ص ۳۸۰

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا عمل

فلم يکن يصلی علی المنافقين حذيفه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ منافقین کا جنازہ ادا نہ کرتے تھے

الصارم المسلول ص ۲۳۲

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازہ نہ پڑھنے کی وصیتیں کرتے تھے

کان عبدالله بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوهریره وعقبه بن عامر واقرانهم رضی الله عنهم یوصون الی اخلافهم بان لایسلموا علی القدرية ولايعودوهم ولایصلوا خلفهم ولایصلوا علیهم اذاماتوا

عبداللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوہریرہ وعقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیت کرتے تھے کہ قدری بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا اوران کی مزاج پرسی نہ کرنا اوران کے پیچھے نماز نہ پڑھنا جب وہ مرجائیں توان کا جنازہ نہ پڑھنا

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۶۰

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا مظہر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دعائے ضرر کرنا

مولاعلی رضی اللہ عنہ کی دعا سے ایک شخص اندھا ہو گیا

عن ذاذ ان رضی اللہ عنہ ان علیارضی اللہ عنہ حدث بحدیث فکذبہ رجل فقال لہ علی رضی اللہ عنہ ادعوعلیک ان کنت کاذباقال ادع فدعاعلیہ فلم یبرح حتی ذھب بصرہ

حضرت ذاذان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ ایک بارایک حدیث بیان کی ایک شخص نے اس حدیث کو جھٹلایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو میں تیرے خلاف دعا کروں؟ تو وہ کہنے لگا کہ کردو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف دعا کی تو اسی وقت اسی مجلس میں اندھا ہو گیا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۲۱۱

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی دعا سے ایک عورت کا اندھا ہونا

عن ابن عمر رضی اللہ عنھماان مروان ارسل الی سعید بن زید رضی اللہ عنہ ناسایکلمونہ فی شان اروی بنت اویس وخاصمتہ فی شئی فقال یرونی اظلمھاوقد سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من ظلم شبرامن الارض طوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین اللھم ان کانت کاذبۃ فلاتمتھاحتی یعمی بصرھاوتجعل قبرھافی بئرھاقال فواللہ ماماتت حتی ذھبت بصرھاوخرجت تمشی فی دارھاوھی حذرۃ فوقعت فی بئرھاو کانت قبرھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی چیز میں جھگڑا کیا تو مروان نے کچھ لوگوں کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس بات کرنے بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا تھا کہ جو شخص کسی کی زمین ایک بالشت کے برابر ظلماً دبالے گا تو اللہ تعالی ساتوں زمینوں میں سے ایک بالشت

لپیٹ کر اس کے گلے میں ڈال دے گا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اس پر ظلم کر رہا ہوں؟

آپ نے دعا کی یا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک یہ اندھی نہ ہو جائے اور اس کی قبر اس کا کنواں بنا دے اللہ کی قسم اس کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ وہ اندھی ہو گئی اور ایک بار وہ اپنے گھر میں احتیاط کے ساتھ چل رہی تھی کہ کنویں میں جا گری اور وہ اس کی قبر بن گیا (دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۹۶)

ایک صحابی کا کتے کے خلاف دعائے ضرر

خَبَّرَنَاهُ أَبُو نَصرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَغْدَادِيِّ، أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ - يَعْنِي ابْنَ ذَرٍّ (أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ) بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَسَنَحَ كَلْبٌ لِيَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَخَرَّ الْكَلْبُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم مِنَ الصَّلَاةِ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ :أَيُّكُمْ دَعَا عَلَى هَذَا الْكَلْبِ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :أَنَا دَعَوْتُ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ !قَالَ :دَعَوْتَ عَلَيْهِ فِي سَاعَةٍ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ.

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن عصر کی نماز ادا کی دوران نماز ایک کتا سامنے آیا گزرنے کے لئے اچانک گر کر مر گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزرنے سے پہلے جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم فرمائی تو صحابہ کرام کی توجہ فرمائی پھر فرمایا تم میں سے کس نے اس کتے خلاف دعا کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے دعا کی تھی تو نے ایسے وقت میں دعا کہ وہ قبولیت کا وقت تھا اللہ تعالی نے

تمھاری دعا کو قبول فرمایا

دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۲۴۲

اس صحابی رضی اللہ عنہ کو اتنا گوارا نہ ہوا کہ کتا رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرے تو اس کتے خلاف دعا کر دی

امام حسین رضی اللہ عنہ کا گستاخ اندھا ہونا

عن ابی العطاردی قال الاتسبوا علیا ولا احدامن اهل البیت فان جار النامن بلهجیم قال الم ترو الی هذالفاسق الحسین بن علی قتله الله ؟ فرماه بكوكبین فی عینیه فطمس الله بصره

حضرت ابو رجاء عطاردی فرماتے ہیں کہ تم علی رضی اللہ عنہ اور اھل بیت میں کسی کو کوئی گالی نہ دو کیونکہ ہمارا ایک پڑوسی تھا اس نے کہا کہ تم نہیں دیکھتے اس فاسق علی بن حسین کی طرف اللہ اس کو مارے

جیسے ہی اس نے یہ گستاخی کی اللہ تعالی نے اس کی آنکھوں کے درمیان دو نقطے پیدا فرما دئے اور اس کو اندھا کر دیا (اخرج الطبرانی جلد ۶ ص ۱۹۶)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دُعا سے ایک شخص آگ میں جل کر مر گیا

دشمنوں کے گروہ سے ایک شخص گھوڑا دوڑاتے ہوئے آیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خیموں کے گرد آگ جلا رہے تھے کہ کہیں کوئی خیموں کی طرف نہ آ جائے وہ شخص جس کا نام مالک بن عروہ تھا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گستاخی کرتے ہوئے کہا اے حسین جہنم کی آگ سے پہلے یہی پہ آگ جلالی ؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کذبت یا عدو اللہ اے اللہ کے دشمن :تو جھوٹا ہے تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا حضرت مسلم بن عوسجہ رضی اللہ عنہ کو یہ جملہ بہت ہی ناگوار گزرا اس کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت طلب کی تو امام حسین رضی اللہ عنہ اس کو اجازت نہ دی بلکہ ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا کی اللہ تعالی کی بارگاہ میں یا اللہ اس کو جھنم سے پہلے

دنیا کی آگ میں مبتلا فرما امام رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اٹھنا تھا کہ اس گھوڑے کا پاؤں سوراخ میں گیا وہ گھوڑے سے گرا اسکا پاؤں رکاب میں الجھ گیا گھوڑا لیکر اس کو بھاگا تو اس کو آگ کی خندق میں جا گرایا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں شکر ادا کیا کہ یا اللہ تیری حمد و ثنا ہے کہ تو اہل بیت کے گستاخ کو سزا دی

خطبات محرم ص ۴۰۲

گستاخ کو بچھو نے ڈنک مار لیا

یزیدیوں میں سے ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گستاخی کی آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے ؟ یہ کلمہ امام رضی اللہ عنہ کے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا آپ نے فورا دعا کی یا اللہ اس کو ذلت میں گرفتار فرما دعا کے فورا بعد اس کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی ننگا ہو کر بیٹھا تو اس کی شرم گاہ پر ایک بچھو نے ڈنک مار لیا تو نجاست آلود تڑپتا ہوا دوڑتا رہا اس ذلت کے ساتھ سب کے سامنے مر گیا

خطبات محرم ص ۴۰۳

یا اللہ اس کو پیاسا مار

ایک مزنی شخص امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر بکنے لگا اے حسین دیکھو نہر فرات کس طرح بہہ رہی ہے تم کو ایک قطرہ بھی نہ ملے گا تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اس کے خلاف دعا کی یا اللہ اس کو پیاس کی حالت میں موت دے دے اتنا کہنا تھا کہ اس کا گھوڑا بدکا وہ گر گیا یہ گھوڑے کو پکڑنے لگا گھوڑا آگے آگے یہ پیچھے بھاگتا رہا اس کو ایسی شدت کی پیاس لگی یہ العطش العطش پکارتا رہا لوگ پانی لیکر اس کے پاس آئے جب اس کے منہ کے ساتھ لگاتے تو ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتا تھا اسی حالت میں مر گیا

خطبات محرم ص ۴۰۳

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا تین دعائیں کرنا

« پہلی دعا »

آپ رضی اللہ عنہ نے یزیدیوں کے خلاف دعا کی اللہ انہوں نے مجھے مدینہ سے دور کیا ہے تو ان کو کردے (بے ادب بے نصیب ص۱۴۲)

اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول فرمائی آج تک یہ لوگ مدینہ منورہ سے دور ہیں کئی یہ کہتے ہیں کہ شکر ہے میں اتنی بار حج کرنے گیا ہوں مدینہ منورہ نہیں گیا یہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی دعا کی وجہ سے نہیں جاتے نعوذ باللہ ایک گستاخ نے کہا کسی حاجی کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جب تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جائے تو میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کے ساتھ ابوبکر وعمر نہ ہوتے تو میں ضرور حاضر ہوتا خدا ذلیل کرے ایسے گستاخوں کو

« دوسری دعا »

آپ نے دوسری دعا یہ کی تھی ظالموتم نے مجھے آج جمعہ کے لئے مسجد نہیں جانے دیا ہر خطیب میرے نانا ﷺ کی ذات پر درود پڑھ رہا ہے اور تم مجھے شہید کرنا چاہتے ہو

بے ادب بے نصیب ص۱۴۲

اللہ تعالی نے آپ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی آج تک اتنے سو سال ہو گئے مسجد کے قریب نہیں گئے

« تیسری دُعا »

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ظالمو میں رات اور دن ایک قرآن ختم کیا کرتا تھا تم نے مجھے تلاوت سے روک دیا ہے اللہ تعالی تم سے قرآن کی دولت چھین لے

بے ادب بے نصیب ص۱۴۲

اللہ تعالی نے یہ دولت بھی ان سے چھین لی

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا

اگر کوئی شخص کسی پر ظلم کرتا ہے تو ظالم کو پکڑنا ظلم نہیں ہے لیکن ظالم کو چھوڑ دینا یہ ظلم ہے اور ظالم کا ساتھ دینا یہ ظلم عظیم ہے مثال کے طور پر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹ دیتا ہے اب اس کا ہاتھ کاٹنا یہ ظلم نہیں ہے اس کا ظلم کہنے والا ظالم ہے کیونکہ ظالم شخص جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے کل کو کسی اور کا بھی کاٹے گا تو ثابت ہوا کہ ظالم کا ہاتھ کاٹنا عین رحمت ہے

اور اسی طرح قاتل کو چھوڑ دینا بھی ظلم ہے اور قاتل کو قصاص میں قتل کرنا عین رحمت ہے اس کی مثال یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ کوئی بھی شخص جس کا کوئی عضو خراب ہو چکا ہے اگر ڈاکٹر اس عضو کو کاٹ دے تو کوئی بھی شخص یہ نہیں کہے گا کہ اس نے ظلم کیا ہے کیونکہ ہر آدمی جانتا ہے کہ خراب چیز کو صحیح چیز سے الگ نہ کیا جائے تو وہ صحیح کو بھی خراب کر دیگی تو ثابت ہوا کہ خراب کو صحیح سے الگ کرنا ظلم نہیں بلکہ خراب کو الگ نہ کرنا ظلم ہے اسی طرح سارے انسان بھی ایک جسم کی مانند ہیں کوئی ان میں خراب ہو جائے تو اس کو تلف کر دینا ظلم نہیں بلکہ اس کو صحیح افراد کیساتھ رہنے دینا اور اس کا فساد بڑھنے دینا یہ ظلم ہے اور اس ظالم کا خاتمہ کرنا عین رحمت ہے

آج دنیا میں کسی چور کی معافی کی درخواست کرنیوالے کو چور کہا جائے گا قاتل کا دفاع کرنیوالے کو قاتل کا ساتھی کہا جائے گا دہشت گرد کی طرفداری کرنیوالے کو دہشت گرد کہا جائے گا کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں اور ظالم کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہی ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کرنا یہ عین رحمت ہے کیونکہ اس کو کھلا چھوڑ دینا یہ ظلم ہے اور اس کا ساتھ دینا یہ ظلم عظیم ہے جس طرح چور کی حمایت انسان کو چور بنا دیتی ہے قاتل کی حمایت سے لوگ اس کو بھی قاتل ہی جانیں گے دہشت گرد کی حمایت کرنے والے کو بھی لوگ دہشت گرد کہیں گے یوں ہی گستاخ کی حمایت بھی انسان کو گستاخ بنا دیتی ہے

کیا کوئی کسی کا حق معاف کر سکتا ہے؟

اگر کوئی شخص زید کتاب چوری کر لے تو معافی مانگنے بکر کے پاس چلا جائے تو کیا بکر اس

کو معاف کر سکتا ہے؟ ظاہر ہے وہ شخص یہی کہے گا کہ جس کی چوری ہوئی ہے معاف بھی وہی کریگا تو معافی ہوگی وگرنہ معافی نہیں ہو سکتی اسی طرح ظلم کسی پر کیا ہو معافی مانگنے کسی اور کے پاس چلا جائے تو وہ معاف کیسے کر سکتا ہے کوئی زندگی ساری نماز نہ پڑھے اب اس کو احساس ہو کہ میں نے تو نمازیں نہیں پڑھیں تو اب وہ اللہ تعالی سے معافی مانگنے کی بجائے کسی اور سے معافی مانگنا شروع کر دے تو کیا وہ اس کو معاف کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اس سے ثابت ہوا حقدار ہی معاف کرے تو معافی ہو سکتی ہے وگرنہ معافی نہیں ہو سکتی اب مسئلہ سمجھیں کسی نے نعوذ باللہ رسول ﷺ کی گستاخی کی اب لوگ کہنا شروع کر دیں کہ ہم نے معاف کیا تو ہر سمجھ دار آدمی یہی سوال کرے گا تم کو کس نے حق دیا ہے معاف کرنے کا؟

جب کسی انسان کے حق کے غاصب کو اللہ معاف نہیں کرتا تو انسان کسی کے حق کو غصب کرنے والے کو کیسے معاف کر سکتا ہے جب عام انسان کے حق کو کوئی انسان معاف نہیں کر سکتا تو رسول اللہ ﷺ کے حق کو کوئی کیسے معاف کر سکتا ہے؟

جب اللہ تعالی کسی انسان کے حق کو معاف نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ کے حق کو کیسے معاف فرمائے گا؟

رسول اللہ ﷺ تو معاف کر دیتے تھے

اب ایک مسئلہ اور بھی ہے وہ یہ کہ جب بھی ایسا کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے دشمنوں کو معاف کیا تھا آپ رحمت تھے تو ایسی سوچ کے حامل لوگوں سے میرا سوال ہے اگر رسول اللہ ﷺ معاف فرما دیتے تھے پھر تو تمھارے لئے سنت بن گیا اپنے دشمن کو معاف کرنا تو تم کو چاہئے کہ اس سنت پر عمل کر کے لوگوں کو معاف کیا کرو لیکن ایسے لوگ اپنے دشمن کو معاف نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو معاف کرنے کی بات کرتے ہیں

اب ان سے میرا ایک سوال ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دشمن کو معاف کیا ہے کیا خدا تعالی کے دشمن کو بھی معاف کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دشمن کو معاف کیا ہے کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو معاف کیا ہے؟ کسی صحابی نے کسی گستاخ کو معاف کیا ہو تو اس کا نام بتایا جائے

تمھارے والد کا اپنے دشمن کو معاف کرنا یہ اس کی کرم نوازی کہلائے گا تمھارا اپنے والد کے گستاخ کو چھوڑ دینا یہ غداری کہلائے گا اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا اپنے دشمن کو چھوڑنا کرم نوازی کہلائے گا اور تمھارا رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو چھوڑ دینا غداری کہلائے گا

رسول اللہ ﷺ کا بذات خود کسی کو معاف کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے حق میں تصرف ہے اور آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ نے اپنا حق معاف کیا ہے لیکن امتی کو یہ حق نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں تصرف کر کے آپ کے گستاخ کو معاف کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کو معاف کرنے والے اپنے حق کو معاف نہیں کرتے یہ ابھی کی بات ہے کسی سیاست دان کے بارے میں کسی نے کوئی بات کہہ دی ہے اس نے اس کو چھبیس کروڑ ہرجانے کا نوٹس بھیج دیا ہے کیا تمھاری عزت اتنی مہنگی ہے کہ کہ ایک بات کرنے سے چھبیس کروڑ روپیہ مانگ لیا ہے تو کس منہ سے کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو چھوڑ دیا جائے

گستاخ کی معافی کا حکم منسوخ ہے

اگر منسوخ احکام ہی دیکھنے ہیں تو پھر جتنے احکام منسوخ ہوئے ہیں سب پر عمل کرو کعبہ قبلہ بعد میں بنا کیا آپ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھو گے؟ نماز کی پہلے دو رکعات فرض تھیں بعد میں چار رکعات ہوئیں تو اسی کلیہ پر عمل کرتے ہوئے دو رکعات ادا کرو گے؟ روزے پہلے فرض نہ تھے بعد میں فرض ہوئے تو کیا کوئی اس بات کا انکار کرے گا کہ میں تو صرف ایک عاشور کا روزہ رکھوں گا کیونکہ یہ روزہ بھی رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے اس طرح تو سارے احکامات سے انکار کرنا پڑے گا تو اسی طرح گستاخوں کو پہلے معاف کیا گیا مگر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا

ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لايعلمون

ترجمہ اللہ تعالی و رسول اللہ ﷺ کی عزت کی سمجھ نہ آنا منافقت کی نشانی ہے

اس آیۃ مبارکہ سے یہی واضح ہوا کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی عزت کے مسئلہ کو منافق نہیں سمجھ سکا آج یہی مرض عام ہو گیا ہے اپنے خلاف بات گوارا نہیں اپنی ماں بہن بیٹی کیخلاف بات نہیں سن سکتے مگر جب بات رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی آجائے تو سارے ایسے خاموش ہو جاتے ہیں جیسے کوئی مسئلہ ہی نہ ہوا ہو اپنی حکومت کیلئے لڑنے والے اور زمین وجائداد کیلئے لڑنے والے ایک ایک ٹکے کی خاطر لڑائی کرنے والے ہر معاملہ میں غیرت مند دکھائی دیتے ہیں مگر جب بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی آجائے تو کہتے ہیں کہ ہم تو امن پسند ہیں ب آپ غور کریں کیا یہ امن پسندی ہے یا منافقت ہے؟

اپنی ماں بہن بیٹی کے لئے لڑنے والے کاش کہ اللہ تعالی و رسول اللہ ﷺ کی عزت کے مسئلہ کی حساسیت کو سمجھتے

عدم تحمل و عدم برداشت

غیرت وہاں ہوتی ہے جہاں محبت کا تعلق قائم ہو جیسے کسی کے سامنے اس کی ماں کو گالی دی جائے تو کبھی برداشت نہیں کرے گا کیونکہ محبت کا تعلق ہے اور اس تعلق کی وجہ سے اس کو یہ برداشت نہیں ہوا تو لڑ پڑا اب کوئی اس کو سمجھائے گا تو لوگ آگے سے اس کو یہی کہیں گے کہ بھائی اس کو ماں کو گالی دی گئی ہے وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے اب غور کریں وہ خود بھی لڑ رہا ہے اور لوگ بھی کہہ رہے ہیں کہ ٹھیک کر رہا ہے کہ اس کی ماں کو گالی دی گئی ہے اب سارے لوگ اس کے لڑنے پر کیوں متفق ہو گئے اس کی وجہ وہی ہے کہ اس کا ماں کے ساتھ محبت والا تعلق دیکھ کر تو ثابت ہوا کہ محبت والا تعلق قائم ہو تو انسان کچھ بھی کر سکتا ہے

یوں ہی کسی کو اس کی بہن کی گالی دی جائے تو وہ برداشت نہیں کرے گا کیونکہ اس کا بہن کے ساتھ محبت والا تعلق قائم ہے اس وجہ سے وہ برداشت نہیں کر رہا ہے اگر کسی کو اس کی ماں کی گالی

دی جائے اور وہ آگے سے کہے کہ کچھ نہیں ہوتا تو لوگ یہی کہیں گے نہ کہ بھائی محبت والا تعلق ختم ہو چکا ہے اس لئے اس کو کچھ نہیں ہوا ثابت ہوا انسان غیرت سے عاری اسی وقت ہی ہو گا جب وہ محبت سے خالی ہو جائے اب غور کریں اس بات پر کہ آخر ایسا کیوں ہوا کہ اپنے آپ کو مومن کہنے والا اپنے خلاف بات آئے تو لڑائی پر اتر آئے ماں کے خلاف بات آئے تو لڑائی شروع ہو جائے جب رسول اللہ ﷺ کی بات آئے تو صبر و تحمل سے کام لینے والا بن جائے اور اس کو کچھ بھی نہ ہو تو ثابت ہوا کہ اس کا رسول اللہ ﷺ کیساتھ محبت والا تعلق قائم نہیں رہا

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

خلق عظیم کا مطلب

آج ہماری قوم نے صرف معاف کرنے کو خلق عظیم سمجھ لیا ہے نہیں بھائی رسول اللہ ﷺ کا جہاد کرنا بھی خلق عظیم ہے اور کافروں پر سختی کرنا بھی خلق عظیم ہے اور خدا کے دشمن اور دین کے منکر لوگوں کے ساتھ جہاد کرنا بھی خلق عظیم ہے

اگر رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی دیکھتے ہو تو مدنی زندگی بھی تو دیکھو

رسول اللہ ﷺ نے ۲۷ غزوات میں شرکت فرمائی اور ۵۵ سے زائد سرایا روانہ فرمائے یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے خلق عظیم کا ہی حصہ ہیں

بدمذہبوں کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آنا یہ خلق عظیم ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے والد کو تھپڑ مارنا بد خلقی نہیں بلکہ یہی خلق عظیم ہے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اپنے والد کے نیچے سے بستر اٹھالینا یہ بد خلقی نہیں یہی خلق عظیم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا سگا ماموں قتل کرنا یہ خلق عظیم ہے عبداللہ بن عبداللہ ابی کا اپنے باپ عبداللہ بن ابی کے سینہ پر چڑھ کر تلوار سیدھی کر لینا بد خلقی نہیں بلکہ یہی خلق عظیم ہے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ابو جہل کے سر پر تلوار پچھلا حصہ مار کر خون نکال دینا بد خلقی نہیں بلکہ یہی خلق عظیم ہے حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی عورت کو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے پر قتل کرنا یہ بد خلقی نہیں بلکہ یہی خلق عظیم ہے رسول اللہ ﷺ کا بدر میں مٹھی بھر مٹی لیکر کافروں کے منہ پر مارنا ہی خلق عظیم ہے اور ہجرت کی رات رسول اللہ ﷺ کا مٹھی بھر مٹی ہاتھ میں لیکر کافروں کے منہ پر مارنا اور ان کا اندھا ہو جانا ہی خلق عظیم ہے

خلق عظیم کا مفہوم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حق سبحانہ وتعالی حبیب خود را ﷺ می فرماید یا

ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم پس پیغمبر خود را موصوف بخلق عظیم ست پس عزت اسلام بجهاد کفار وغلظت بایشان امر فرمود معلوم شد که غلظت بایشان داخل خلقِ عظیم است

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا اے غیب کی خبریں دینے والے آپ کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے تو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو جو حسن خلق کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اور ان پر سختی کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ کافروں پر سختی کرنا خلق عظیم میں داخل ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۵

مفتی جلال الدین امجدی کا فرمان

حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں اور بدمذہبوں کا بائیکاٹ کرنا ان سے دور رہنا ان کے ہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بد اخلاقی نہیں بلکہ خلق عظیم ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا حکم ہی یہی ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی حکم دیا ہے بدمذہبوں کے رشتہ داری تو کجا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارا نہ کرو

بدمذہبوں سے رشتہ داری کا حکم ص ۱۲

سلام کا جواب نہ دینا

رسول اللہ ﷺ کا کسی بھی نافرمان پر غصہ فرمانا اور اس کے سلام کا جواب نہ دینا یا کسی کے ساتھ کلام نہ فرمانا اور اس پر سختی فرمانا یہ اللہ تعالی کے لئے ہے اور اللہ تعالی کے لئے غصہ فرمانا عین عبادت ہے اور یہی خلق عظیم ہے

سرخ رنگ کا لباس پہننے والے کا سلام کا جواب

ایک شخص دو کپڑے سرخ رنگ کے پہن کر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو کریم آقا ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا

ترمذی باب ماجاء فی کراھیۃ لبس المصفر للرجال

زعفرانی خشبو والے کو جواب نہیں دیا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما تھے ان لوگوں میں سے ایک شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی اور سلام فرمایا اور اس خوشبو لگانے والے سے چہرہ مبارک پھیر لیا اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھ سے چہرہ مبارک کیوں پھیر لیا ؟ تو کریم آقا ﷺ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے

الادب المفرد رقم الحدیث ۲۵۰۱

ریشمی کپڑے والے کو جواب نہ دیا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بحرین سے کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنا ہوا تھا وہ غمگین ہو کر واپس ہوا اور اپنی گھر والی کو ساری بات سنائی تو اس نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تمھارا جبہ اور انگوٹھی پسند نہ آئی ہو ان کو اتار کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پھر حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب عطا فرمایا

الادب المفرد رقم الحدیث ۴۵۰۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب نہیں دیا

عن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال

بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلاتقرء ہ منی السلام

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے کوئی بدمذہبی ایجاد کی ہے اگر ایسا ہو تو اس کو میرا سلام نہ کہنا

[ترمذی باب بدعت مذمومہ] سنن داری باب اجتناب اھل الھواء والبدعۃ الخصومۃ

رسول اللہ ﷺ نے خود منع فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ ان مرضوا فلاتعودھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم ولاتجالسواھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم ولاتصلو علیھم و الاتصلو امعھم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر بدمذہب بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرنا اگر مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھنا اور تم ان کو ملنا تو سلام نہ کرنا اور ان کے پاس نہ بیٹھنا اور ان کیساتھ کھانا نہ کھانا اور پانی نہ پینا ان کیساتھ شادی نہ کرنا ان کے جنازے نہ پڑھنا اور ان کیساتھ نماز بھی نہ پڑھنا۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۵۲۳)

خارجیوں کے پاس نہ بیٹھو

قال رسول اللہ ﷺ لاتجالس قدریا ولامرجیا ولاخارجیا انھم یکفئون الدین کمایکفئا الاناء ویغلون کماغلت الیھود والنصاری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھنا یہ لوگ دین کو اندھا کر دیتے ہیں جیسے برتن اوندھا یا جاتا ہے اور حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہودی وعیسائی گزر گئے

کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۰۱

بدمذہب کو حاکم بنانے سے منع فرمایا

قال رسول الله ﷺ لاتجالسوهم اهل القدر ولاتفاتحوهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کو اپنے کسی معاملہ کا فیصلہ کرنے والا بناؤ

کنز العمال رقم الحدیث ٠٦۵، مسند امام احمد بن حنبل جلد ا ص ۰۳

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ احب الاعمال الی الله الحب فی الله والبغض فی الله

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے بغض رکھا جائے

حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۱۲۴

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصیتیں کرتے تھے

کان عبدالله بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوهریره وعقبه بن عامر واقرانهم رضی الله عنهم یوصون الی اخلافهم بان لایسلموا علی القدریة ولایعودوهم ولایصلوا خلفهم ولایصلوا علیهم اذاماتوا

عبداللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوہریرہ وعقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیت کرتے تھے کہ کبھی بھی بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا اور ان کی مزاج پرسی نہ کرنا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا جب وہ مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھنا

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ا ص ۰۶۱

ایمان مضبوط کیسے ہوگا؟

قال رسول الله ﷺ اوثق عری الایمان الموالاة فی الله ولاالمعاداة فی الله ولاحب فی الله والبغض فی الله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کا سب سے مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے دوستی ہو اور اللہ کے لئے دشمنی ہو اور اللہ محبت بھی اللہ کے لئے اور بغض بھی اللہ کے لئے ہو

شعب الایمان جلد ۷ ص ۱۶ ارقم الحدیث ۴۶۴۹

بدمذہب کی عزت کرنے کا نقصان

قال رسول الله ﷺ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی اس نے اسلام کو گرانے پر اس کی مدد کی ہے

کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۰۲

اگر بدمذہب سامنے آجائے تو؟

قال رسول الله ﷺ اذا رایتم صاحب بدعة فاکفهروا فی وجهه فان الله یبغض کل مبتدع ولایجوز احد منهم علی الصراط لکن یتهافتون فی النار مثل الجراد والذباب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی بدمذہب و بے دین کو دیکھو اس کے ساتھ ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں سے کوئی بھی پل صراط سے گزر نہیں پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر جائیں گے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں

کنز العمال رقم الحدیث ۶۱۷۴

فاسق کی تعریف سے عرش کا ہلنا

قال رسول اللہ ﷺ اذامدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذالک العرش

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے

مشکوۃ باب حفظ اللسان ولغیبۃ ص۴۱۴

حق بات نہ کہنے والے بندر و خنزیر بن جائیں گے

قال رسو ل اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیخرجن من امتی من قبورھم فی صورۃ القردۃ والاخنازیر موبمداھنتھم فی المعاصی و کفھم عن النھی وھم یستطیعون

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کچھ لوگ میری امت کے ضرور اپنی قبروں سے نکلیں گے ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں والی ہوں گی گناہوں میں مداہنت کرنے کے سبب باجود اس کے ان کے پاس طاقت بھی ہوگی گناہوں سے منع کرنے کی پھر بھی نہیں روکیں گے

کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۰۲

نیک لوگ بھی عذاب میں گرفتار

اوحی اللہ تعالی الی یوشع بن نون انی مھلک من قریتک اربعین الفا من خیارھم وسبعین الفامن شرارھم فقال یارب ھولاء الاشرار فمابال الاخیار انھم لم یغبوا لغضبی واکلوھم وشاربوھم

اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی فرمائی کہ میں تیری قوم میں سے چالیس ہزار نیک اور ستر ہزار فاسق ہلاک کروں گا آپ نے عرض کی یا اللہ برے تو برے ہیں نیک کیوں ہلاک

ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان کے ساتھ میری ناراضگی کے سبب کھانا پینا نہیں چھوڑا (المغنی جلد۲ ص ۳۰۶)

صحابی کیخلاف بات سن کرنہ بولنے والا جب لعنتی ہے تو

قال رسول اللہ ﷺ اذاظھر الفتن وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ الملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفاوالاعدلا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کرام کو گالیاں دی جانے لگیں تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے نفل قبول کرے گا اور نہ ہی فرض

الصواعق المحرقہ ص۱۱

ان سے سلام دعا نہ رکھنا

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل اختار لی اصحابافجعلھم اصحابی واصھاری وانصاری وسجییء من بعدھم قوم ینقضونھم ویسنونھم فان ادرکتموھم فلاتناکوحوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتصلوا معھم ولاتصلو اعلیھم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اصحاب چنے تو ان کو میرا رفیق بنایا اور میرا خسر الی اور میرا مددگار بنایا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے وہ ان کی شان گھٹائیں گے اور ان کو برا کہیں گے تم ان کو پاؤ تو ان کے ساتھ رشتہ داری نہ گانٹھنا اور ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا اور پانی نہ پینا اور نہ ان کے ساتھ نماز ادا کرنا اور ان کا جنازہ پڑھنا

کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۵

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا جواب نہ دینا

عن كلثوم بن جبر ان رجلاسال سعيد بن جبير عن شئى فلم يجبه فقيل له فقال از ايشان

کسی نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کسی چیز کے بارے میں تو آپ نے اس کو جواب نہیں دیا جب آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بدمذھبوں میں سے ہے

سنن دارمی باب اجتناب اھل الھواء والبدعۃ الخصومۃ

حضرت ایوب سختیانی کا بدمذہب سے بات نہ کرنا

عن سلام بن مطيع ان رجلامن اهل الهواء قال لايوب يا ابا بكر اسئلك عن كلمة قال فولى وهويشير باصعه ولانصف و اشارلنا سعيد بخنصره اليمنى

حضرت سلام بن مطیع فرماتے ہیں کہ ایک بدمذہب حضرت ایوب سختیانی سے کہنے لگا کہ میں ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں امام نے اس سے منہ پھیرلیا اوراپنی انگلی سے اشارہ کیا اور چلے گئے سعید نے ہم کو بتایا چھوٹی انگلی کا اشارہ کرکے

سنن دارمی باب اجتناب اھل الھواء والبدعۃ الخصومۃ

امام ابن سیرین نے قرآن کی آیۃ نہ سنی

اسماء بن عبید فرماتے ہیں کہ دو بدمذہب حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے اورعرض کرنے لگے ہم آپ کوایک حدیث سنانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں میں نہیں سنوں گا وہ کہنے لگے کہ ہم قرآن کی آیۃ سنادیں تو فرمایا کہ نہیں میں نہیں سننا چاہتا

پھر فرمایا کہ تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں گا وہ دونوں وہاں سے نکل گئے

پھر کسی نے عرض کی جناب آپ نے نہ قرآن سنا اورنہ ہی حدیث سنی اگر سن لیتے تو کیا حرج تھا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر لگ گیا تھا کہ وہ قرآن کی آیۃ پڑھ کراس کے معنی میں تحریف کردیں پھروہی معنی میرے دل میں جگہ پکڑلے تو میرا کیا بنے گا؟

سنن دارمی باب اجتناب اھل الھواء والبدعۃ الخصومۃ

اللہ ورسول ﷺ کے دشمن سے نفرت رکھنے کا ثواب

قال رسول الله ﷺ من اعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملاء الله قلبه امناوايمانا ومن انتهر صاهب بدعة امنه الله تعالى يوم الفزع الاكبر ومن اهان صاحب بدعة رفعه الله فى الجنة مائة درجة ومن سلم على صاحب بدعة اولقيه بالبشرى اواستقبله بمايسره فقد استخف بماانزل على محمد ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص کسی بدمذہب سے اس کی بدمذہبی کی وجہ سے منہ پھیرلے اللہ تعالی اس کے دل کوامان وایمان سے بھردے گا جوکسی بدمذہب کوجھڑکے اللہ تعالی اس بڑی گھبراہٹ کے دن اس کوامان دے گا اورجوکسی بدمذہب کوذلیل کرے اللہ جنت میں سودرجے اس کے بلند فرمائے گا اورجوکسی بدمذہب کوسلام کرے یاخوشی کیساتھ اس کو ملے یااس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہوتواس نے اس کوہلکا جانا ہے اس کوجوکچھ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ پرنازل فرمایا (کنزالعمال رقم الحدیث ۹۹۵۵)

ولی بننے کانسخہ

قال رسول الله ﷺ ثلث من كن فيه فهومن الابدال الرضاء بالقضاء والصبر عن محارم الله والغضب فى ذات الله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ ابدال میں سے ہے

اللہ تعالی کی قضاء پر راضی رہنا

اللہ تعالی نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا

اللہ تعالی کے معاملہ میں غصہ وغضب کرنا

کنز العمال رقم الحدیث ۴۳۵۴۳

ایمان کب کامل ہوگا؟

قال رسول الله ﷺ من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے لئے اللہ والوں کے ساتھ دوستی رکھی اور اللہ ہی کے لئے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی اللہ کے لئے ایمان والوں کو دیا اور اللہ کے لئے اللہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کو دینے سے باز رہا یقینی بات ہے کہ اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا ہے

المعجم الکبیر رقم الحدیث ۷۷۳۷

جھوٹے دجالوں سے دور رہنا

قال رسول الله ﷺ يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباء كم فاياكم واياهم لايضلونكم ولا يفتنونكم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانہ میں بہت سے دجال ہوں گے اور بہت جھوٹے اور دھوکہ باز ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گھڑ گھڑ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمھارا باپ دادا نے سنی ہوں گی تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تم کو راہ راست سے ہٹا نہ دیں اور تم کو فتنہ میں نہ مبتلا کردیں (کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۰۲۰)

وہ قرآن بھی پڑھتے ہوں گے

قال رسول الله ﷺ يخرج قوم فى آخر الزمان او فى هذه الامة يقرئون القرآن ولا يجاوز تراقيهم اوحلقو مهم سيماهم التحليق اذا رئيتموهم او اذا لقيتموهم فاقتلوهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک گروہ آخر زمانہ میں نکلے گا جو قرآن پڑھے گا مگر قرآن کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی جب تم ان کو دیکھو یا تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دینا

کنز العمال رقم الحدیث ۳۰۹۵۲

دجال سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیا

قال رسول الله ﷺ غير الدجال على امتى من الدجال الائمة المضلون

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ خوف ہے جو گمراہ کرنے والے لیڈر و راہنماء ہوں گے

مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۰۷۹۰

بدمذہبوں کو کتا قرار دیا

قال رسول الله ﷺ اصحاب البدع كلاب النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدمذہب لوگ جہنم کے کتے ہیں

الجامع الصغیر ۱۷

سویلم کے گھر آگ لگوادی

وروى ابن هشام -رحمه الله تعالى- عن عبد الله بن حارثة -رضى الله تعالى عنه- قال :بلغ رسول الله -صلى الله عليه وسلم- إن ناسا

من المنافقين يجتمعون في بيت سويلم اليهودي يثبّطون الناس عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -في غزوة تبوك، فبعث إليهم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -طلحة بن عبيد الله -رضى الله عنه -في نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم اليهودي ففعل طلحة، واقتحم الضّحّاك بن خليفة من ظهر البيت فانكسرت رجله واقتحم أصحابه فأفلتوا.

عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی کے گھر منافقین جمع ہو کر مسلمانوں کے غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جا کر ان کے گھر کو آگ لگا دیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگا دی ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو گرا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۳۷

مسجد ضرار کو آگ لگوادی

البغوى: و عامر بن السكن ووحشى قاتل حمزة، زاد الذهبي في التجريد: سويد بن عباس الأنصارى -فقال: انطلقوا إلى هذا المسجد الظالم أهله فهدّموه وحرّقوه فخرجوا مسرعين حتى أتوا بنى سالم بن عوف، فقال مالك لرفيقيه: أنظرانى حتى أخرج إليكما، فدخل إلى أهله وأخذ سعفا من النخيل فأشعل فيه نارا، ثم خرجوا يشتدون حتى أتوا المسجد بين المغرب والعشاء، وفيه أهله وحرقوه وهدموه حتى وضعوه بالأرض وتفرق عنه أصحابه

جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالی

نے منع فرما دیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر ومغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگا دی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملا دیا اور مسجد ضرار کے نمازی سارے بھاگ گئے (سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۷۲)

عورت کا آنا جانا شیطانی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان المرة تقبل فى صورة الشيطان وتدبر فى صورة الشيطان فاذا رای احدكم امراة فاعجبته فليات اهله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک عورت آتی بھی شیطان کی صورت میں اور جاتی بھی شیطان کی صورت میں ہے جب تم میں سے کوئی عورت کو دیکھے اور اسکو اچھی لگے تو اپنے گھر والی کے پاس آئے (الجامع الصغیر ص ۱۲۹)

سلام نہ کرنے والے کو بخیل قرار دیا

رسول الله ﷺ ان ابخل الناس من بخل بالسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سب سے بڑا بخیل وہ جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے

الجامع الصغیر ص ۱۳۱

عالم کو ناپسندیدہ ترین قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان ابغض الخلق الى الله تعالى العالم يزور العمال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں اللہ کے نزدیک بدترین عالم وہ ہے جو حکمرانوں کو جا کر ملتا ہے

الجامع الصغیر ص ۱۳۳

دشمن صحابہ کو بدترین قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان شرار امتی اجرئهم علی اصحابی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے صحابہ پر جری ہو چکے ہیں

الجامع الصغیر ص ۱۳۸

جس سے لوگ ڈریں اس کو بدترین قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان شرار امتی منزلة عندالله یوم القیامة من یخاف الناس من شره

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے نزدیک وہ بندہ بدترین ہوگا قیامت کے دن جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں

الجامع الصغیر ص ۱۳۸

اس کو برترین قرار دیا جس کو لوگ چھوڑ دیں

قال رسول الله ﷺ ان شرار امتی منزلة عندالله یوم القیامة من ترکه اتقاء فحشه

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ہاں مقام کے اعتبار سے وہ بدترین لوگ ہوں گے جن کو لوگ اس وجہ سے چھوڑ دیں تا کہ اس کی فحش گوئی سے بچ سکیں

الجامع الصغیر ص ۱۳۸

کس میاں بیوی کو بدترین قرار دیا؟

قال رسول الله ﷺ ان من شر الناس منزلة عندالله یوم القیامة الرجل یفضی الی امراته وتفضی الیه ثم ینشر سرها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک لوگوں اللہ کے ہاں قیامت کے دن بدترین وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئے پھر یہ سارا راز لوگوں بتادے

الجامع الصغیر ص ۱۵۰

دین فروخت کرنے والے کو بدترین قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان من شر الناس منزلة عندالله یوم القیامةعبدااذهب آخرته بدنیاغیره

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اللہ کے ہاں قیامت کے دن بدترین وہ شخص جو اپنا دین کی دنیا کی خاطر ضائع کردے

الجامع الصغیر ص ۱۵۰

بدمذہب کو بدترین قرار دیا

قال رسول الله ﷺ اهل البدع شر الخلق والخلیقة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب ساری مخلوقات میں بدترین ہے

الجامع الصغیر ص ۱۶۴

مولا علی کے قاتل کو بدبخت قرار دیا

قال رسول الله ﷺ الا احدثکم باشقی الناس ؟ رجلین احمیر ثمود الذی عقر ناقة والذی یضربک یاعلی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس شخص کے بارے نہ بتاؤں جو سب سے بڑا بدبخت ہے؟ فرمایا ایک تو احیمر جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ شخص بدبخت ترین جو اے علی تجھے مارے گا

الجامع الصغیر ص ۱۶۹

جلد بازی کو شیطان کا کام قرار دیا

قال رسول الله ﷺ العجلة من الشيطان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

الجامع الصغیر ۲۰۳

عالم کی عزت نہ کرنے والے کو منافق قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ثلثة لايستخفهم بحقهم الامنافق بين النفاق ذوالشيبة فى الاسلام والامام المقسط ومعلم الخير

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین لوگوں کے حق کو صرف منافق جس کا نفاق واضح ہوگا وہی نہیں جانے گا وہ بوڑھا شخص جو اسلام میں بوڑھا ہوا اور دوسرا وہ جو انصاف کرنے والا بادشاہ ہو اور تیسرا وہ جو خیر سکھانے والا ہو

الجامع الصغیر ص ۲۱۴

ذخیرہ اندوز کو ملحد قرار دیا

قال رسول الله ﷺ المحتكر فى سوقنا كالملحد فى كتاب الله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوز کرے وہ ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب کے متعلق بے دینی پھیلانے والا ہو (الجامع الصغیر ص ۲۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خنزیروں بندروں کا بھائی قرار دیا

عَنْ أَبِى قَتَادَةَ، قَالَ :انْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ فَلَمّا رَأَوْنَا أَيْقَنُوا بِالشّرّ، وَغرزَ عَلِىّ عَلَيْهِ السّلامُ الرّايَةَ عِنْدَ أَصْلِ الْحِصْنِ، فَاسْتَقْبَلُونَا فِى صَيَاصِيهِمْ يَشْتُمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجَهُ .قَالَ أَبُو قَتَادَةَ : وَسَكَتْنَا وَقُلْنَا :السّيْفُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ !وَطَلَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَلَمّا رَآهُ عَلِىّ عَلَيْهِ السّلامُ رجع إلى رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ، وَأَمَرَنِى أَنْ أَلْزَمَ اللّوَاءَ فَلَزِمْته، وَكَرِهَ أَنْ يَسْمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَاهُمْ وَشَتْمَهُمْ .فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، وَتقَدّمَهُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ :يَا أَعْدَاءَ اللهِ، لَا نَبْرَحُ حِصْنَكُمْ حَتّى تَمُوتُوا جُوعًا .إِنّمَا أَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ ثَعْلَبٍ فِى جُحْرٍ .قَالُوا :يَا ابْنَ الْحُضَيْرِ، نَحْنُ مَوَالِيكُمْ دُونَ الْخَزْرَجِ !وَخَارُوا، وَقَالَ :لَا عَهْدَ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَلَا إلّ وَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ، وَتَرّسْنَا عنه، قال لاعهدبينى وبينكم وقال رسول الله ﷺ يااخوة القردة والخنازير وعبدالطواغيت اتشتمونى ؟

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم بنوقریظہ کے پاس پہنچے تو ان کو یقین ہو گیا اس کا جو کچھ ان کے ساتھ ہونے والا تھا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈا قلعے کے نیچے جا کر گاڑ دیا جب ہم ان کے صحنوں میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو گالیاں دینے لگے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چپ رہے اور ہم نے کہا اب ہمارے اور تمھارے درمیان فیصلہ تلوار ہی کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ سامنے تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے جھنڈا دیا میں نے جھنڈا تھام لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جلدی سے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ابھی نہ آئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ اس لئے کر رہے تھے کہ اگر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کو گالی دے دی تو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوگی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اتنے میں حضرت اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور یہودیوں کو کہا اب تم لومڑی کی طرح اپنی بلوں میں پڑے رہو تب تک ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے جب تک تم بھوکے نہ مرجاؤ تو حضرت اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی عھد نہیں ہے اتنے میں

رسول اللہ ﷺ قریب تشریف لائے اور فرمایا اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو اور بتوں کے پجاریو تم مجھے گالیاں دیتے ہو؟

کتاب المغازی للواقدی جلد ۲ ص ۵۰۰

ظالموں کے مددگاروں کو جہنم کا کتا قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ واعوان الظلمة کلاب النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظالموں کے مددگار دوزخی کتے ہیں

الجامع الصغیر ص ۲۲۲

بدترین بوڑھا کس کو قرار دیا؟

قال رسول اللہ ﷺ خیر شبابکم من تشبه بکهولکم وشر کهولکم من تشبه بشبابکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین جوان وہ ہے جو بوڑھوں جیسی چال چلن رکھتا ہو اور بدترین بوڑھا وہ جو جوانوں جیسی چال چلن رکھتا ہو

الجامع الصغیر ص ۲۸۴

خارجیوں کو جہنم کا کتا قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ الخوارج کلاب النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خارجی جھنم نے کتے ہیں

الجامع الصغیر ص ۲۵۲

انسانوں میں سے کچھ لوگوں کو شیطان قرار دیا

رایت شیطانین الانس والجن فروامن عمر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا جنوں میں سے جو شیطان ہیں اور جو انسانوں

میں شیطان ہیں سب میرے عمر سے بھاگتے ہیں

الجامع الصغیر ص ۲۶۹

رشوت خور کو جہنمی قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ الراشی والمرتشی فی النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں

الجامع الصغیر ص ۲۷۵

تنہا سفر کرنے والے کو شیطان قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ الراکب شیطان والرکبان شیطانان والثلثة رکب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اکیلا سفر کرے وہ بھی شیطان ہے اور جو دو کریں وہ بھی شیطان ہیں ہاں تین لوگ جو سفر کریں وہ مسافر ہیں

الجامع الصغیر ص ۲۷۵

میری امت کے بدترین لیڈر

قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی یتعاطی فقهائهم عضل المسائل اولائک شرار امتی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگوں کی ٹولیاں ہوں گی ان کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا پرچار کریں گے وہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے

مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۰۷۹۰

اللہ کے نام پر نہ دینے والے کو بدترین قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ شر الناس الذی یسال باللہ ثم لا یعطی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال

کیا جائے اور وہ نہ دے

الجامع الصغیر ص۳۰۰

گھر والوں پر تنگی کرنے والے کو بدترین قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ شر الناس المضیق علی اهله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں پر تنگی کرے

الجامع الصغیر ص۳۰۰

کس ولیمہ کے کھانے کو بدترین کھانا قرار دیا؟

قال رسول اللہ ﷺ شر الطعام طعام الولیمة یدعی الیه الشبعان ویحبس عنه الجائع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بدترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس میں پیٹ بھرے آدمی کو بلایا جائے اور بھوکے کو منع کیا جائے

الجامع الصغیر ص۳۰۰

عورت کو شیطان کی رسی قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ النساء حبالة الشیطان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں

الجامع الصغیر ص۳۰۳

جمعہ میں نہ آنے والوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمانا

قال رسول اللہ ﷺ لقد هممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعة بیوتهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں

خود جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ نہیں پڑھنے آتے

الجامع الصغیر ص۴۴۸

سود کو زنا سے بھی سخت قرار دیا

قال رسول اللہ ﷺ ولدرهم ربا یاکله الرجل وهو یعلم اشد من ستة وثلاثین زنية فی الاسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک درہم سود کا کوئی شخص کھائے اور وہ جانتا بھی ہو تو ی چھتیس بار ماں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص۱۲

مشرکین کے ساتھ جمع ہونے سے منع فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ لاتساکنوا المشرکین ولاتجامعوهم فمن ساکنهم او جامعهم فهو منهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ جمع نہ ہو اور ان کے ساتھ بیٹھو بھی نہ پس جو شخص ان کے ساتھ جمع ہوا یا ان کے ساتھ سکونت اختیار کی تو وہ بھی انہیں میں سے ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص۲۳

کبوتروں کے ساتھ کھیلنے کو منافقین کا کھیل قرار دیا

عن ام کثیر بنت یزید الانصاریة رضی الله عنها قالت دخلت انا واختی علی النبی ﷺ فقلت له ان اختی ترید ان تسائلک عن شئی وهی تستحی قال فلتسائل فان طلب العلم فریضة فقالت له اختی ان لی ابنا یلعب بالحمام قال امانه لعبة المنافقین

حضرت ام کثیر بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری بہن رسول اللہ ﷺ کی

بارگاہ میں حاضر ہوئیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری بہن آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہے مگر اس کو آپ سے حیا آتی ہے تو کریم نبی ﷺ نے فرمایا اس کے لئے لازم ہے کہ وہ سوال کرے کیونکہ علم حاصل کرنا فرض ہے تو میری بہن نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا ایک بیٹا ہے جو کبوتروں کے ساتھ کھیلتا ہے تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا یہ تو منافقوں والا کھیل ہے

الاصابہ ص ۱۸۲۸

تاجر کو فاجر قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ان التجار هم الفجار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تاجر لوگ فاجر ہیں

الاصابہ ص ۷۰۴

ٹیکس خور کو ناری قرار دیا

قال رسول الله ﷺ العشار هم اهل النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹیکس لینے والے دوزخی ہیں

الاصابہ ص ۷۰۴

میں بھی قتال کرتا ہوں علی بھی کرے گا

قال رسول الله ﷺ اناقاتل على تنزيل القرآن على يقاتل على تاويله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قتال کرتا ہوں قرآن کے نزول کے وقت جو اس کے مخالف ہیں ان کے ساتھ اور علی قتال کرے گا ان کے ساتھ جو قرآن کی غلط تاویلیں کریں گے

الاصابہ ص ۲۷

ایک شخص کو پاگل قرار دیا

عن بشير بن زيد الانصارى رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال

لاصرم الاحمق

حضرت بشیر بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصرم کو احمق قرار دیا۔

الاصابہ ص ۱۳۰

ایک شخص کو شیطان کا بھائی قرار دیا

عن عطية بن بسر المازنى قال جاء عكاف بن وداعة الى رسول الله ﷺ فقال ياعكاف الك زوجة ؟ قال لا قال ولاجارية ؟ قال لا قال وانت صحيح موسر ؟ قال نعم والحمد لله قال فانت اذا من اخوان الشياطين

حضرت عطیہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عکاف حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمھاری بیوی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی لونڈی ہے؟ عرض کیا کہ نہیں یارسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا تب تو تو شیطان کا بھائی ہے

الاصابہ ص ۹۲۷

مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن کو منافق قرار دیا

قال رسول الله ﷺ لعلى رضى الله عنه ان لايحبك الامومن ولايبغضك الامنافق

رسول اللہ ﷺ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا بے شک تیرے ساتھ صرف مومن محبت کرے گا اور تیرے ساتھ صرف منافق بغض کرے گا

الاصابہ ص ۹۴۰

غریب کی توہین کرنے والے کو لعنتی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ من اکرم غنیالغناه اواهان فقیر الفقره لم یزل فی لعنة الله ابداالآبدین الاان یتوب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مالدار کی عزت کی اس کے مال کی وجہ سے یا کسی فقیر کی توہین کی اس کی غربت کی وجہ سے تو وہ اللہ تعالی کی لعنت میں رہے گا ہمیشہ ہمیشہ مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے

الاصابہ ص ۴۰۷

جھوٹی حدیث بنانے والے کو دوزخی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ من کذب علی متعمدافلیتبواء مقعده من النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری ذات جان بوجھ کر جوٹھ بولے وہ شخص اپنا ٹھکانا جہنم بنالے

الاصابہ ص ۱۳۹۸

اللہ کے نام پر نہ دینے والے کو لعنتی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ملعون من سال بوجه الله وملعون من سئل بوجه الله فمنع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص لعنتی ہے جو اللہ کا نام لے کر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ بھی لعنتی ہے جس سے اللہ کا نام لیکر سوال کیا جائے اور وہ کچھ نہ دے

الاصابہ ص ۱۵۱۸

شطرنج کھیلنے والے کو لعنتی قرار دیا

قال رسول الله ﷺ ملعون من لعب بالشطرنج

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شطرنج کھیلنے والا لعنتی ہے

الاصابہ ص ۲۴۶

وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے

قال رسول الله ﷺ من اکل هذه الشجرة الخبیثة فلایقربن مسجدنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درخت [پیاز] سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے

الاصابہ ص ۵۷۸

شیطان قرار دیا

قال رسو ل الله ﷺ النیار شیطان

نیار کو رسول اللہ ﷺ نے شیطان قرار دیا

الاصابہ ص ۱۳۲۵

بتوں کو توڑنے حکم دیا

قال العوام بن جهیل رضی الله عنه امرنی النبی ﷺ بکسر الاصنام

حضرت عوام بن جہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں جا کر بت توڑوں

الاصابہ ۵۰۱۹

حضرت عیسی علیہ السلام صلیب توڑیں گے

قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی ویکسر الصلیب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام اتریں گے اور صلیب کو توڑیں گے

الاصابہ ص ۱۰۳۱

اہل بیت کے دشمن کو منافق قرار دیا

قال رسول الله ﷺ من ابغض اهل البيت فهو منافق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری اہل بیت سے دشمنی رکھتا ہے وہ منافق ہے

الصواعق المحرقہ ص ۱۷۲

منافق پہچاننے کا طریقہ

قال ابو سعید الخدری ان کنا لنعرف المنافقين نحن معشر الانصار ببغضهم علی ابن ابی طالب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم انصار لوگ منافقین کو مولا علی رضی اللہ عنہ کے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے

ترمذی جلد ۲ ص ۲۳۵

میں ان کو گھروں کو آگ لگا دوں گا

عن اسامه بن زيد رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لينتهين رجال عن تركم الجماعة اولاحرقن بيوتهم

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ جماعت ترک کرنے باز آجائیں نہیں تو میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا

الترغیب والترھیب جلد اول ص ۱۷۰

نماز درست ادا نہ کرنے والے کو چور قرار دیا

قال رسول الله ﷺ اسرق الناس الذى يسرق صلوته قيل يارسول الله ﷺ كيف يسرق صلوته ؟ قال لايتم ركوعها والاسجودها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا چور نماز کا چور ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نمازی کی چوری کیسے ہو جاتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رکوع وسجدہ پورا ادا نہ کرے

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۴۵۶

اس کی پیشانی پر شیطان کا ہاتھ تھا

قال رسول الله ﷺ الذى يخفض ويرفع قبل الامام انما ناصيته بيد شيطان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے یا سر کو اٹھائے اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے

الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۱۹۷

یعنی وہی اسکو صحیح نماز ادا نہیں کرنے دیتا

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

رسول اللہ ﷺ کے رحمت ہونے کا مطلب

رسول اللہ ﷺ کے رحمۃ ہونے کا مطلب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان

قَوْلُهُ تعالَى :(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِين) قَالَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً لِجَمِيعِ النَّاسِ فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَ بِهِ سَعِدَ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ سَلِمَ مِمَّا لَحِقَ الْأُمَمَ مِنَ الْخَسْفِ وَالْغَرَقِ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحمۃ ہیں تمام لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور ان کے لئے بھی جو ایمان نہیں لائے کہ وہ محفوظ رہے اس عذاب سے جو پچھلی قوموں پر آیا غرق ہونے کا اور زمین میں سے دھنسنے کا

تفسیر قرطبی جلد ۱۱ص ۳۰۶

امام ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ :أَرَادَ بِالْعَالَمِينَ الْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً.

امام ابن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں عالمین سے مراد صرف مومن لوگ ہیں

تفسیر قرطبی جلد ۱۱ص ۳۰۶

کافروں پر رحمت کا معنی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ :(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 107 :) قَالَ :مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ عُوفِيَ مِمَّا كَانَ يُصِيبُ الْأُمَمَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَذَابِ مِنَ الْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالْقَذْفِ

فَذٰلِکَ الرَّحۡمَةُ فِی الدُّنۡیَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیۃ کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا اس کے لئے رحمت تام ہوگئی دنیا و آخرت میں اور جو شخص ایمان نہیں لایا اس کو عافیت میں رکھا گیا اس عذاب سے جو پہلی قوموں پر جلدی آجاتا تھا زمین میں دھنسنے کا اور شکلوں کے بدلنے کا اور پتھروں کی بارش کا پس یہی رحمت ہے کافروں کے لئے دنیا میں

تفسیر مجاہد جلد ا ص ۴۷۶

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

پہلا قول

ثم اختلف أهل التأويل في معنى هذه الآية، أجميع العالم الذي أرسل إليهم محمد أريد بها مؤمنهم و كافرهم؟ أم أريد بها أهل الإيمان خاصة دون أهل الكفر

پھر اختلاف کیا ہے اہل تاویل نے کہ اس آیۃ کے معنی میں کیا تمام جہان جس کی طرف محمد ﷺ رسول اللہ ﷺ بنا کر بھیجے گئے ہیں اس کے کافر و مسلمان سب شامل ہیں؟ یا صرف مومن مراد ہیں کافر نہیں

دوسرا قول

فقال بعضهم :عنى بها جميع العالم المؤمن والكافر.

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے اہل تاویل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تمام جہان ہے اس کا فر و مومن سب شامل ہیں

ذكر من قال ذلك :حدثني إسحاق بن شاهين، قال :ثنا إسحاق

بن يوسف الأزرق، عن المسعودي، عن رجل يقال له سعيد، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، في قول الله في كتابه (وَمَا أَرۡسَلۡنَاکَ إِلا رَحۡمَةً لِلۡعَالَمِينَ) قال :من آمن بالله واليوم الآخر كُتب له الرحمة في الدنيا والآخرة، ومن لم يؤمن بالله ورسوله، عوفي مما أصاب الأمم من الخسف والقذف.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحمۃ ہیں تمام لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور ان کے لئے بھی جو ایمان نہیں لائے کہ وہ محفوظ رہے اس عذاب سے جو پچھلی قوموں پر آیا غرق ہونے کا اور زمین میں سے دھنسنے کا

تفسیر طبری

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

آیۃ کا معنی

قوله عز وجل :وَمَا أَرۡسَلۡنَاکَ إِلَّا رَحۡمَةً لِلۡعَالَمِينَ، يعني :وما بعثناك يا محمد إلَّا رحمة للعالمين، يعني :نعمة للجن والإنس.

اللہ تعالی کا یہ فرمان ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا کا مطلب بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو بھیجا رحمۃ بنا کر بھیجا یعنی نعمۃ جنوں کے لئے اور انسانوں کے لئے

لوگوں کی اقسام

ويقال :لِلۡعَالَمِينَ أي لجميع الخلق، لأن الناس كانوا ثلاثة أصناف : مؤمن، وكافر، ومنافق .وكان رحمة للمؤمنين، حيث هداهم

طريق الجنة، ورحمة للمنافقين، حيث أمنوا القتل، ورحمة للكافرين بتأخير العذاب .وروى سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال :من آمن بالله ورسوله فله الرحمة فِي الدنيا والآخرة، وَمِنَ لم يؤمن بالله ورسوله عوفي أن يصيبه ما كان يصيب الأمم قبل ذلک، فهو رحمة للمؤمنين والكافرين .

اورعالمین سے مرادتمام مخلوق ہے اس لئے کہ لوگوں کی تین اقسام ہیں مومن ،اورکافر ،اورمنافق

مومن کے لئے رحمت کا مطلب

مومن کے لئے رحمت یوں ہیں کہ آپ نے مومن کو جنت کا راستہ بتایا

منافق کے لئے رحمت ہونے کا مطلب

منافق کے لئے رحمت ہونے کا مطلب یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے یہ قتل سے محفوظ رہے

کافر کے لئے رحمت کا مطلب

رسول اللہ ﷺ کافر کے لئے رحمت اس طرح ہیں کہ کریم آقا ﷺ کی وجہ سے یہ کافرعذاب سے بچے ہوئے ہیں

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں تمام لوگوں کے لئے جوایمان لائے اورآپ کی تصدیق کی اوران کے لئے بھی جوایمان نہیں لائے کہ وہ محفوظ رہے اس عذاب سے جوپچھلی قوموں پرآیاغرق ہونے کااورزمین میں دھنسنے کا

جبریل علیہ السلام کے لئے رحمت ہیں

وذكر في الخبر :أن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال لجبريل عليه السلام :يقول الله عز وجل :وَما أَرْسَلْناکَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ، فهل أصابک من هذه الرحمة؟ قال :نعم أصابنى من هذه الرحمة .أنى كنت أخشى عاقبة الأمر، فآمنت بک لثناء أثنى الله تعالى على بقوله عز وجل :ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (التكوير 20 :).

حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایااے جبریل اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں نے آپ کورحمت بنا کر بھیجاہے سارے جہاں والوں کے لئے کیاتم کومیری رحمت سے کوئی حصہ ملاہے؟ توجبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں پہلے انجام امر سے ہروقت خوف زدہ رہتا تھا آپ کی برکت سے میں امن میں ہوں اللہ تعالی نے یہ آیہ نازل فرمائی جس میں میرے بارے فرمایاذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (التكوير 20 :).

تفسیر سمرقندی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عیسی المالکی المتوفی ۳۹۹ ھجری

(وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) (ل 219) تَفْسِير سَعِيد بْن جُبَيْر قَالَ :مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ تَمَّتْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ عُوفِيَ مِمَّا عُذِّبَتْ بِهِ الْأُمَمُ؛ وَلَهُ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ.

تفسیر سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جواللہ تعالی اوررسول اللہ ﷺ پرایمان لے آیارحمت اس کے لئے تام ہوگئی دنیاوآخرت میں اورجس نے کفرکیااللہ تعالی اوررسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ دنیامیں توعذاب سے بچارہامگرآخرت میں جھنم کے عذاب میں مبتلا ہوگا

تفسیر القرآن العزیز بن ابی زمنین سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

ہر امت ہلاک ہوئی

(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 107 :) قال ابن عباس يريد للبر والفاجر، لأن كل نبی غیر محمد إذا كذب أهلک الله من كذبه وأخر من كذبه إلى موت أو قيامة، والذی صدقه عجلنا له الرحمة فی الدنيا والآخرة . وقد قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يا أيها الناس، إنما أنا رحمة مهداة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد یہاں سے نیک وبد سب ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہر نبی جس کو بھی قوم نے جھٹلایا اللہ تعالی نے ان کو ہلاک کر دیا مگر رسول اللہ ﷺ کی امت کے کافروں سے عذاب دنیا میں دور فرمادیا ہے ان کی موت تک یا قیامت موخر کردیا ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اللہ تعالی نے اس پر رحمت جلدی فرمادی دنیا میں بھی اور آخرت میں ہوگی رحمت اس پر اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اے لوگو میں رب کی رحمت ہوں اور رب تعالی کا تحفہ ہوں

التفسیر الوسیط للواحدی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام ابوالمظفر منصور بن محمد شافعی المتوفی ۴۸۹

قَوْله تَعَالَى :(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَة للْعَالمين) من الْمَشْهُور الْمَعْرُوف عَن النَّبِی أَنه قَالَ " :إِنَّمَا أَنا رَحْمَة مهداة "أَی :هَدِيَّة من الله، ثمَّ اخْتلفُوا فِي الْعَالمين على قَوْلَيْنِ :فَأحد الْقَوْلَيْنِ :أَنهم الْمُسلمُونَ، فَهُوَ رَحْمَة للْمُسلمين، وَالْقَوْل الثَّانِي :أَنهم جَمِيع الْخلق، وَهَذَا الْقَوْل أشهر، وَأما معنى رَحمته للْكَافِرِينَ فَهُوَ تَأْخِير الْعَذَاب عَنْهُم، وَقيل :هُوَ رفع عَذَاب الاستئصال عَنْهُم، وَأما رَحمته للْمُؤمنِينَ فمعلومة.

اللہ تعالی کا یہ فرمان (وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) مشہور و معروف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالی کی رحمت ہوں اور رب تعالی کا عطیہ ہوں یعنی اللہ تعالی کی طرف سے ہدیہ ہوں پھر اختلاف کیا ہے علمانے

عالمین کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں

ایک تو یہ کہ عالمین سے مراد صرف مومن ہیں اور رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں صرف مومنین کے لئے

اور دوسرا قول یہ ہے کہ عالمین سے مراد ساری مخلوق ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے بہر حال کافر کے لئے رحمت کا مطلب یہ ہے کہ اس سے عذاب موخر کر دیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کافروں کی نسل کو ختم نہیں کیا گیا اور مومنین کے لئے جو رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں وہ تو معلوم ہے

تفسیر السمعانی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ (107)) ، قَالَ ابْنُ زَيْدٍ :يَعْنِی رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً فَهُوَ رَحْمَةٌ لَهُمْ .وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :هُوَ عَامٌّ فِي حَقِّ مَنْ آمَنَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ فَمَنْ آمَنَ فَهُوَ رَحْمَةٌ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ فَهُوَ رَحْمَةٌ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِتَأْخِيرِ الْعَذَابِ عَنْهُمْ وَرَفْعِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ وَالِاسْتِئْصَالِ عَنْهُمْ.

وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا أنا رحمة مهداة .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد یہاں سے نیک وبد سب ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہر نبی جس کو بھی قوم نے جھٹلایا اللہ تعالی نے ان کو ہلاک کر دیا مگر رسول اللہ ﷺ کی امت کے کافروں سے عذاب دنیا میں دور فرمادیا ہے ان کی موت تک یا قیامت موخر

کردیا ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اللہ تعالی نے اس پر رحمت جلدی فرمادی
دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہوگی رحمت اس پر اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اے لوگو میں
رب کی رحمت ہوں اور رب تعالی کا تحفہ ہوں

تفسیر بغوی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

علامہ جار اللہ زمخشری کا قول

وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ (107) أرسل صلى الله عليه وسلم رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ لأنه جاء بما يسعدهم إن اتبعوه .ومن خالف ولم يتبع .فإنما أتى من عند نفسه حيث ضيع نصيبه منها ومثاله :أن يفجر الله عينا غديقة، فيسقى ناس زروعهم ومواشيهم بمائها فيفلحوا، ويبقى ناس مفرطون عن السقى فيضيعوا، فالعين المفجرة فى نفسها، نعمة من الله ورحمة للفريقين، ولكن الكسلان محنة على نفسه، حيث حرمها ما ينفعها .وقيل :كونه رحمة للفجار، من حيث أنّ عقوبتهم أخرت بسببه وأمنوا به عذاب الاستئصال.

اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ وہ چیز لیکر
آئے ہیں اگر وہ اتباع کرتے تو رسول اللہ ﷺ ان کو نیک بخت بنادیتے اور جس نے اتباع نہیں
کی اور مخالفت کی رسول اللہ ﷺ کی

جس شخص نے اپنا حصہ نہیں لیا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاکر اس نے اپنا حصہ خود ضائع کیا

مثال

اللہ تعالی نے ایک چشمہ بہت زیادہ پانی کا جاری فرمایا کچھ لوگوں نے اس چشمہ سے اپنے
کھیتوں کو پانی لگادیا اور اپنے جانوروں کو بھی پانی پلادیا تو کامیاب ہوگئے اور جن لوگوں نے کوتاہی

کی پانی نہیں پلایا وہ ضائع ہوگئے بس وہ چشمہ تو بذات خود اللہ تعالی کی طرف سے نعمت اور رحمت
ہے دونوں فریقوں کے لئے لیکن جن لوگوں نے سستی کی اور اپنے آپ کو نفع سے محروم رکھا اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ فاجر کے لئے رسول اللہ ﷺ کا رحمت ہونا اس حیثیت سے ہے کی اس کی
سزا موخر کردی گئی ہے رسول اللہ ﷺ کے سبب سے اور وہ امن میں ہیں کلی طور پر ختم ہونے سے

تفسیر کشاف سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام ابو محمد بن عبد الحق المعروف ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ 107) وقوله إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ قالت فرقة عم العالمين وهو يريد من آمن فقط، وذلك أن النبى صلى الله عليه وسلم ليس برحمة على من كفر به ومات على الكفر، وقالت فرقة العالمون عام ورحمته للمؤمنين بينة وهى للكافرين بأن الله تعالى رفع عن الأمم أن يصيبهم ما كان يصيب القرون قبلهم من أنواع العذاب المستأصلة كالطوفان وغيره.

اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے اے حبیب ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر
بھیجا کے بارے دو قول ہیں ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ عالمین سے مراد صرف وہ لوگ ہیں جو مومن
ہیں کیونکہ اس پر رحمت نہیں ہوتی جو کافر ہے اور کفر پر مر جائے دوسری جماعت کا قول ہے لفظ
عالمین عام ہے مومنوں اور کافروں سب کے لئے اور مومنوں کے لئے رحمت کا ہونا تو واضح ہے اور
رہا کافروں کے لئے رحمت ہونا تو وہ اس طرح ہے اللہ تعالی نے کافروں سے جلدی آنے والا عذاب
دور کردیا رسول اللہ ﷺ کی برکت سے جس طرح پہلے قوموں پر عذاب آتے تھے ان کی ساری
ساری قومیں ختم ہوجاتی تھیں

تفسیر ابن عطیہ المعروف المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز سورۃ انبیآء آیۃ ۱۰۷

امام ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

قال القاضی أبو محمد :ویحتمل الکلام أن یکون معناه وما أرسلناک للعالمین إلا رحمة أی هو رحمة فی نفسه وهذا بین أخذ به من أخذ، وأعرض عنه من أعرض

امام قاضی ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کلام اس کا معنی کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ فی نفسہ رحمت ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بذات خود رحمت ہیں تو جس نے رحمت سے حصہ لے لیا لے لیا اور جس نے نہ لیا نہ لیا

تفسیر ابن عطیہ سورۃ انبیآ آیۃ ١٠٧

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

مَّا قَوْلُهُ تَعَالَى :وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ فَفِيهِ مَسَائِلُ:

اللہ تعالی کے اس فرمان سے کئی مسائل ثابت ہوئے

پہلا مسئلہ

رسول اللہ ﷺ کی رحمت دین میں

الْمَسْأَلَةُ الْأُولَى :أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَحْمَةً فِي الدِّينِ وَفِي الدُّنْيَا، أَمَّا فِي الدِّينِ فَلِأَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثَ وَالنَّاسُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَضَلَالَةٍ، وَأَهْلُ الْكِتَابَيْنِ كَانُوا فِي حَيْرَةٍ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ لِطُولِ مُكْثِهِمْ وَانْقِطَاعِ تَوَاتُرِهِمْ وَوُقُوعِ الِاخْتِلَافِ فِي كُتُبِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ لَمْ يَكُنْ لِطَالِبِ الْحَقِّ سَبِيلٌ إِلَى الْفَوْزِ وَالثَّوَابِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحَقِّ وَبَيَّنَ لَهُمْ سَبِيلَ الثَّوَابِ، وَشَرَعَ

لَهُمُ الْأَحْكَامَ وَمَيَّزَ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ، ثُمَّ إِنَّمَا يَنْتَفِعُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ مَنْ كَانَتْ هِمَّتُهُ طَلَبَ الْحَقِّ فَلَا يَرْكَنُ إِلَى التَّقْلِيدِ وَلَا إِلَى الْعِنَادِ وَالِاسْتِكْبَارِ وَكَانَ التَّوْفِيقُ قَرِينًا لَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدىً وَشِفاءٌ إِلَى قَوْلِهِ :وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى (فُصِّلَتْ 44 :)

رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں دنیا میں بھی آخرت میں بھی بہر حال رسول اللہ ﷺ کا دنیا میں رحمت ہونا اس طرح ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تو اس وقت لوگوں کی حالت یہ تھی کہ وہ جاہلیت میں تھے اور گمراہی میں تھے اور اہل کتاب اپنے دین کے معاملہ میں حیرت میں تھے ان کی کتابوں میں اختلاف آنے کی وجہ سے پس اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا اس وقت جب طالب حق کے لئے کامیابی اور ثواب کا کوئی راستہ ہی نہ تھا تو اسوقت رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی اور ان کے لئے ثواب کا راستہ واضح کیا اور احکامات شرعیہ بیان فرمائے اور حلال وحرام کے مسائل سکھائے پس جس کا ارادہ حق کی طلب کا تھا اس نے اس رحمت سے نفع اٹھایا پس وہ تو نہ تقلید جو اس وقت مشرک لوگ اپنے بڑوں کی کرتے تھے کی طرف مائل ہوا اور دین سے تکبر بھی نہیں کیا اور دین کی دشمنی بھی نہیں کی اللہ تعالی کی توفیق اس کے شامل حال رہی

اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے حبیب ﷺ آپ فرما دیں کہ یہ شفا و رحمت ہے ان کے لئے جو ایمان لے آئے

رسول اللہ ﷺ کا دنیا میں رحمت ہونا

وَأَمَّا فِي الدُّنْيَا فَلِأَنَّهُمْ تَخَلَّصُوا بِسَبَبِهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الذُّلِّ وَالْقِتَالِ وَالْحُرُوبِ وَنُصِرُوا بِبَرَكَةِ دِينِهِ.

بہر حال کافروں نے دنیا میں رسول اللہ ﷺ کے سبب سے بہت ساری ذلت اور قتال اور جنگوں سے چھٹکارا پایا اور ان کی بھی مدد کی گئی رسول اللہ ﷺ کے دین کی برکت سے

رحمت بھی اور ساتھ تلوار بھی؟

فَإِنْ قِيلَ :كَيْفَ كَانَ رَحْمَةً وَقَدْ جَاءَ بِالسَّيْفِ وَاسْتِبَاحَةِ الْأَمْوَالِ؟

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ رحمت کیسے ہو سکتے ہیں کہ آپ تو تلوار لے کر آئے ہیں اور جنگوں میں لوگوں کا مال حلال ٹھہرایا ہے؟

« پہلا جواب »

قُلْنَا :الْجَوَابُ مِنْ وُجُوهٍ :أَحَدُهَا :إِنَّمَا جَاءَ بِالسَّيْفِ لِمَنِ اسْتَكْبَرَ وَعَانَدَ وَلَمْ يَتَفَكَّرْ وَلَمْ يَتَدَبَّرْ، وَمِنْ أَوْصَافِ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، ثُمَّ هُوَ مُنْتَقِمٌ مِنَ الْعُصَاةِ .وَقَالَ :وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا (ق: 9) ثُمَّ قَدْ يَكُونُ سَبَبًا لِلْفَسَادِ .

ہم نے کہا کہ اس کے کئی جواب ہیں ان میں پہلا جواب یہ ہے رسول اللہ ﷺ تلوار تو اس کے لئے لائے ہیں جو متکبر ہے اور دشمن ہے

اور غور و فکر نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ بھی تو رحمٰن ہے

اللہ تعالیٰ بھی رحمٰن و رحیم ہے پھر وہ بھی انتقال لیتا ہے نافرمانوں سے

یہ پانی بھی مبارک ہے

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ہم نے آسمان سے پانی بابرکت نازل فرمایا پھر کبھی یہی پانی لوگوں کے لئے فساد کا سبب بن جاتا ہے

« دوسرا جواب »

وَثَانِيهَا :أَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ قَبْلَ نَبِيِّنَا كَانَ إِذَا كَذَّبَهُ قَوْمُهُ أَهْلَكَ اللَّهُ الْمُكَذِّبِينَ بِالْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالْغَرَقِ وَأَنَّهُ تَعَالَى أَخَّرَ عَذَابَ مَنْ كَذَّبَ رَسُولَنَا إِلَى الْمَوْتِ

أَوْ إِلَى الْقِيَامَةِ قَالَ تَعَالَى :وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (الْأَنفال 33 :)

رسول اللہ ﷺ سے پہلے تشریف لانے والے ہر نبی جن کو جھٹلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کو ہلاک کر دیا جو جھٹلانے والے تھے زمین میں دھنسانے کے ساتھ اور شکلیں بدلنے کے ساتھ اور غرق کرنے کے ساتھ اور ہمارے رسول ﷺ کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیا گیا مرنے تک یا قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو (ف) اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں

کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنّتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکّہ مکرّمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ" نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیّبہ کو روانہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فتحِ مکّہ کا اِذن دیا اور یہ عذابِ موعود آ گیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا "وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ" محمد بن اسحاق نے کہا کہ "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" بھی کفّار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یاربّ اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی اُمّت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی، کس قدر متعارض اقوال ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

یہ اعتراض کرنا درست نہیں

لَا يُقَالُ :أَلَيْسَ أَنَّهُ تَعَالَى قَالَ :قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ (التَّوْبَة : 14) وَقَالَ تَعَالَى :لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ (الْأَحْزَاب 73 :) لِأَنَّا نَقُولُ تَخْصِيصُ الْعَامِّ لَا يَقْدَحُ فِيهِ.

یہ بات نہیں کی جاسکتی کہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ کافروں کو قتل کرو اللہ تعالی ان کو عذاب دے گا ان کو تمھارے ہاتھوں سے اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالی منافق مردوں اور عورتوں کو عذاب دے گا ہم کہتے ہیں کہ اس، میں تخصیص ہوسکتی ہے اس میں کوئی مسئلہ نہیں

تیسر جواب

وَثَالِثُهَا :أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِي / نِهَايَةِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ تَعَالَى :وَإِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ (الْقَلَم4 :

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ :إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا

رسول اللہ ﷺ حسن خلق کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے اللہ تعالی نے فرمایا

اور بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں

اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ آپ مشرکین کے خلاف دعا کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں نہ عذاب

رحمت کی انتہاء

وَقَالَ فِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا اللَّهُمَّ عَلَيْهِ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی بشر ہوں جس طرح لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی آتا ہے میں کسی کو گالی دوں یا اس پر لعنت بھیج دوں تو اسکے لئے رحمت بنا دینا قیامت کے دن

چوتھا جواب

وَرَابِعُهَا :قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ :إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ يَعْنِي الْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً، قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيُّ وَالْقَوْلَانِ يَرْجِعَانِ إِلَى مَعْنًى وَاحِدٍ، لِمَا بَيَّنَّا أَنَّهُ كَانَ رَحْمَةً لِلْكُلِّ لَوْ تَدَبَّرُوا فِي آيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ رَسُولِهِ، فَأَمَّا مَنْ أَعْرَضَ وَاسْتَكْبَرَ، فَإِنَّمَا وَقَعَ فِي الْمِحْنَةِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كَمَا قَالَ:وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى.

امام عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف مومنین کے لئے رحمت ہیں اور امام ابولقاسم نے فرمایا کہ دونوں قولوں کا مطلب ایک ہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی آیات میں غور فکر کیا اس کے لئے رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں اور جس نے تکبر کیا اور منہ پھیرا تو وہ خود مصیبت میں مبتلا ہوا جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا کہ

اور وہ ان پر اندھاپن ہے

ابن ابی زمینین کا قول

(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) (ل 219) تَفْسِير سَعِيد بْن جُبَيْر

قَالَ :مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ تَمَّتْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ عُوفِيَ مِمَّا عُذِّبَتْ بِهِ الْأُمَمُ؛ وَلَهُ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ.

جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا اس کے لئے رحمت عام ہوگئی دنیا میں بھی آخرت

میں اور جس نے انکار کیا اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کا اس کو دنیا میں تو عذاب سے معافی دی گئی
مگر آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوگا

تفسیر القرآن العزیز بن ابی زمنین سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام واحدی کا قول

(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) (الأنبياء 107 :) قال ابن عباس يريد للبر والفاجر، لأن كل نبى غير محمد إذا كذب أهلک الله من كذبه وأخر من كذبه إلى موت أو قيامة، والذى صدقه عجلنا له الرحمة فى الدنيا والآخرة. وقد قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يا أيها الناس، إنما أنا رحمة مهداة

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہاں مراد نیک وفاجر سب ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے جتنے بھی نبی تشریف لائے جن جن کی تکذیب کی گئی سب امتوں کو ہلاک کردیا گیا سوائے رسول اللہ ﷺ کی امت کے ان کا عذاب موخر کردیا گیا ان کی موت تک یا قیامت کے دن تک اور جو ایمان لے آیا اس کے لئے رحمت جلدی نازل فرمادی دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ میں اللہ تعالی کی رحمت بن کر آیا ہوں اور اللہ تعالی کا عطیہ بن کر آیا ہوں

التفسیر الوسیط للواحدی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام سمعانی کا قول

قَوْله تَعَالَى :(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَة للعَالمين) من الْمَشْهُور الْمَعْرُوف عَن النَّبِي أَنه قَالَ " :إِنَّمَا أَنا رَحْمَة مهداة "أَى :هَدِيَّة من الله، ثمَّ اخْتلفُوا فِي الْعَالمين على قَوْلَيْنِ :فَأحد الْقَوْلَيْنِ :أَنهم الْمُسلمُونَ، فَهُوَ رَحْمَة للْمُسلمين، وَالْقَوْل الثَّانِي :أَنهم جَمِيع

الْخلق، وَهَذَا القَوْل أشهر، وَأما معنى رَحمته للْكَافِرِينَ فَهُوَ تَأْخِير الْعَذَاب عَنْهُم، وَقيل :هُوَ رفع عَذَاب الاستئصال عَنْهُم، وَأما رَحمته للْمُؤْمِنين فمعلومة.

اللہ تعالی کا فرمان کہ ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا سارے جہانوں کے لئے
یہ بات مشہور و معروف ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالی کی رحمت ہوں اور اس کی طرف سے عطیہ ہوں پھر علماء کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں
ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں صرف مومنین کے لئے
دوسرا قول یہ کہ تمام مخلوق کے لیئے رحمت ہیں اور یہی قول زیادہ مشہور ہے
اور کافروں پر رحمت کا معنی یہ کہ ان سے عذاب موخر کردیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ ان کو جڑ سے ختم کرنے کا عذاب ان سے دور کردیا گیا ہے مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی رحمت تو معلوم ہے

تفسیر السمعانی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ لأن ما بعثت به سبب لإسعادهم وموجب لصلاح معاشهم ومعادهم، وقيل كونه رحمة للكفار أمنهم به من الخسف والمسخ وعذاب الاستئصال.

اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا سارے جہانوں کیلئے
اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی لوگوں کو سعادت مند بنانا اور ان کی دنیوی اور اخروی اصلاح کرنا تھا اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کافروں کے لئے رحمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو عذاب سے محفوظ رکھا گیا حسف ومسخ اور استیصال سے

انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف تفسیر بیضاوی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

(وَمَا أرسلناک إِلَّا رَحْمَةً) قال عليه السلام إنما أنا رحمة مهداة (للعالمين) لأنه جاء بما يسعدهم إن اتبعوه ومن لم يتبع فانما أتى من عند نفسه حيث ضيع نصيبه منها وقيل هو رحمة للمؤمنين فى الدارين والكافرين فى الدنيا بتأخير عذاب الاستئصال والمسخ والخسف ورحمة مفعول له أو حال أى ذا رحمة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالی کی رحمت بن کر آیا ہوں اوراس کی طرف سے ہد یہ بن کر آیا ہوں سارے جہانوں کے لئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ وہ چیز لیکر آئے اگروہ اتباع کرتے توان کوسعادت مند بنادیا جاتا پس جن لوگوں نے اتباع نہیں کی توانہوں نے اپنا حصہ رحمت سے خود ضائع کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں مومنوں کے لئے دنیاوآخرت میں

تفسیر مدارک سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

ابوالقاسم محمد بن احمد بن عبداللہ ابن جزی کا قول

رحمة للعالمين عموم، والكفار لم يرحموا به؟ فالجواب من وجهين :أحدهما أنهم كانوا معرضين للرحمة به لو آمنوا فهم الذين تركوا الرحمة بعد تعريضها لهم، والآخر أنهم رحموا به لكونهم لم يعاقبوا بمثل ما عوقب به الكفار المتقدّمون من الطوفان والصيحة

رسول اللہ ﷺ رحمت سارے جہانوں کے لئے ہیں اس میں عموم ہے لیکن کافروں پر رحم نہیں ہوتا وہ بھی تو عالمین میں ہیں؟

اس کے دو جواب ہیں ایک تو یہ کہ ان پر رحمت پیش کی گئی مگر انہوں نے خود رحمت لینے

سے انکار کیا ہے رحمت کے پیش ہونے کے بعد اگروہ ایمان لے آتے توضرور ان کو رحمت میں سے حصہ ملتا دوسرا جواب یہ ہے کہ جس طرح پہلے کافروں کو عذاب دیا گیا ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا گیا

التسہیل لعلوم التنزیل لابن جزی سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

علامہ خازن کا قول

قوله عز وجل وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ قيل :كان الناس أهل كفر وجاهلية وضلال وأهل الكتابين كانوا فى حيرة من أمر دينهم لطول وانقطاع تواترهم ووقوع الاختلاف فى كتبهم فبعث الله محمدا صلّى الله عليه وسلّم حين لم يكن لطالب الحق سبيل إلى الفوز والثواب فدعاهم إلى الحق، وبين لهم سبيل الصواب وشرع لهم الأحكام وبين الحلال من الحرام قال الله تعالى وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ قيل يعنى المؤمنين خاصة فهو رحمة لهم .وقال ابن عباس :هو عام فى حق من آمن ومن لم يؤمن، فمن آمن فهو رحمة له فى الدنيا والآخرة ومن لم يؤمن فهو رحمة له فى الدنيا بتأخير العذاب عنه ورفع المسخ والخسف والاستئصال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم :إنما أنا رحمة مهداة

رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں دنیا میں بھی آخرت میں بھی بہر حال رسول اللہ ﷺ کا دنیا میں رحمت ہونا اس طرح ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تو اس وقت لوگوں کی حالت یہ تھی کہ وہ جاہلیت میں تھے اور گمراہی میں تھے اور اہل کتاب اپنے دین کے معاملہ میں حیرت میں تھے ان کی کتابوں میں اختلاف آنے کی وجہ سے پس اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا اس

وقت جب طالب حق کے لئے کامیابی اور ثواب کا کوئی راستہ ہی نہ تھا تو اسوقت رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی اور ان کے لئے ثواب کا راستہ واضح کیا اور احکامات شرعیہ بیان فرمائے اور حلال وحرام کے مسائل سکھائے پس جس کا ارادہ حق کی طلب کا تھا اس نے اس رحمت سے نفع اٹھایا پس وہ تو نہ تقلید جو اس وقت مشرک لوگ اپنے بڑوں کی کرتے تھے کی طرف مائل نہ ہوا اور دین سے تکبر بھی نہیں کیا اور دین کی دشمنی بھی نہیں کی اللہ تعالی کی توفیق اس کے شامل حال رہی

اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے حبیب ﷺ آپ فرمادیں کہ یہ شفا ورحمت ہے ان کے لئے جو ایمان لے آئے

تفسیر خازن سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

ابن قیم جوزی کا قول

وَما أَرْسَلْناكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ (107)

أصح القولين في هذه الآية :أنها على عمومها.

وفيها على هذا التقدير وجهان.

اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا سارے جہانوں کے لئے

دو قولوں میں سے زیادہ صحیح قول یہ کہ اس میں عموم ہے یعنی مومنین اور کفار سب کے لئے رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں عموم ماننے کی صورت میں دو صورتیں بنتی ہیں

پہلی وجہ

مومنوں کے لئے رحمت کیسے؟

فنالوا بها كرامة الدنيا والآخرة.

رحمت رسول اللہ ﷺ مومنین کے لئے رحمت اس طرح ہیں کہ مومنین نے رسول اللہ ﷺ

کی وجہ سے ہی لوگوں نے دنیا وآخرت کی عزت پائی ہے

دشمنوں کے لئے رحمت کیسے؟

وأما أعداؤه المحاربون له :فالذين عجل قتلهم وموتهم خير لهم لأن حياتهم زيادة لهم في تغليظ العذاب عليهم في الدار الآخرة.

وهم قد كتب عليهم الشقاء ، فتعجيل موتهم خير لهم من طول أعمارهم في الكفر.

اور وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ سے لڑنے والے ہیں جنگ کی صورت میں تو ان کا جلدی قتل ہوجانا اور جلدی مرجانا یہ ان کے لئے بہتر ہے اس لئے کہ ان کا کفر کی حالت میں زندہ رہنا ان کے لئے آخرت کے عذاب میں شدت کا سبب ہے اس وجہ سے ان کا قتل ہوجانا اور جلدی مرجانا ہی ان کے لئے رحمت ہے پس جن کے لئے بدبختی لکھ دی گئی ہے ان کا کفر کی حالت میں لمبی زندگی گزار کر آخرت کے شدید عذاب میں مبتلا ہونے سے اچھا ہے کہ وہ جلدی مرجائیں یا قتل ہوجائیں اور یہی ان کے لئے رحمت ہے

ذمی لوگوں کے لئے رحمت کیسے؟

وأما المعاهدون له :فعاشوا في الدنيا تحت ظله وعهده وذمته

پس ذمی لوگ رسول اللہ ﷺ کے سایہ رحمت میں اور آپ کی ہی عہد میں اور آپ کے ذمہ میں زندگی گزارتے ہیں

منافقوں کے لئے رحمت کیسے؟

وأما المنافقون فحصل لهم بإظهار الايمان به حقن دمائهم وأموالهم وأهليهم واحترامها وجريان أحكام المسلمين عليهم في التوارث وغيرها.

منافق لوگ اپنے ایمان کو ظاہر کرنے کے ساتھ اپنے خون اور اپنے مال کو بچالیا اور اپنے گھر والوں کو بچالیا اور ان پر احکامات شرعیہ لاگو ہو گئے ان کے مرنے کے بعد میراث وغیرہ کے احکام بھی لاگو ہو گئے

« دوسری وجہ »

اگر کافر رحمت کو قبول نہ کرے تو رحمت رحمت نہ رہے گی؟

الوجه الثانی :أنه رحمة لكل أحد، لكن المؤمنون قبلوا هذه الرحمة فانتفعوا بها دنيا واخرى، والكفار ردوها، فلم يخرج بذلک عن أن يكون رحمة لهم، لكن لم يقبلوها، كما يقال :هذا دواء لهذا المرض. فإذا لم يستعمله لم يخرج عن أن يكون دواء لذلک المرض.

رسول اللہ ﷺ ہر ایک کے لئے رحمت ہیں لیکن مومنوں نے اس رحمت کو قبول کیا ہے اور نفع بھی حاصل کیا ہے دنیا کی بھی اور آخرت کا بھی اور کافروں نے اس رحمت کو قبول نہیں کیا ہے بس کافروں کا رحمت کو قبول نہ کرنا اس سے تو یہ لازم نہیں آتا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے رحمت نہیں ہیں

جیسے کہا جاتا ہے یہ دواء اس مرض کے لئے ہے تو کیا اگر کوئی اس دواء کو استعمال نہ کرے تو وہ دواء اس مرض کا نہیں رہتا؟

تفسیر القرآن الکریم لابن قیم سورۃ انبیاء آیۃ نمبر ۱۰۷

جس نے رحمت کو قبول کیا وہ کامیاب ہو گیا

(وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) : يُخْبِرُ تَعَالَى أَنَّ اللَّهَ جَعَل مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، أَیْ :أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لَهُمْ كُلِّهِمْ، فَمَنْ قَبِلَ هَذِهِ الرحمةَ وشكر هَذِهِ النعمةَ، سَعد فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ رَدَّها وَجَحَدَهَا خَسِرَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،

كَمَا قَالَ تَعَالَى :(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ 6)) الْقَرَارُ) (إِبْرَاهِيمَ28 :، 29) ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِی صِفَةِ الْقُرْآنِ :(قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِی آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَئِکَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ) (فُصِّلَتْ44 :).

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ مبارکہ میں یہ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا یعنی تمام کے لئے رحمت بنا کر بھیجا پس جس نے اس رحمت کو قبول کیا اور اس نعمت کا شکر ادا کیا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہو گیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا

جَھَنَّمَ یَصْلَوْنَھَا وَ بِئْسَ الْقَرَارُ

وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری جگہ

اور اگر ہم اسے عجمی زبان میں قرآن کرتے تو ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں کیا کتاب عجمی اور نبی عربی تم فرماؤ وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ٹینٹ ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں

رحمت کا مطلب

عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِی رَحْمَةً مُهْدَاةً، بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ

وَ خَفْضِ آخرِینَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نے مجھے اپنی طرف سے رحمت اورھد یہ بنا کر بھیجا ہے میں بھیجا ہی اس لئے گیا ہوں میری وجہ سے ایک قوم کو بلندیاں ملیں گی اور ایک قوم کو پستی (تفسیر در منثور سورۃ انبیاء آیۃ نمبر ۱۰۷)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

.وَأخرج أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَالطَّبَرَانِيّ عَن سلمَان :أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :أَيّمَا رجل من أمتِي سببته سبة فِي غَضَبي أَو لعنته لعنة فَإِنَّمَا أَنا رجل من ولد آدم أغضب كَمَا تغضبون وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَة للْعَالمين وأجعلها عَلَيْهِ صَلَاة يَوْم الْقِيَامَة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو گالی دوں یا اس پر لعنت بھیج دوں کیونکہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں مجھے بھی جلال آتا ہے جیسے تم کو غصہ آتا ہے اللہ تعالی نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ قیامت کے دن ان کے لئے میری بھیجی ہوئی لعنت رحمت بنا دے

در منثور سورۃ انبیاء آیۃ نمبر ۱۰۷

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ساری کائنات کے لئے رحمت

قال بعض الكبار وما أرسلناك الا رحمة مطلقة تامة كاملة عامة شاملة جامعة محيطة بجميع المقيدات من الرحمة الغيبية والشهادة العلمية والعينية والوجودية والشهودية والسابقة واللاحقة وغير ذلك للعالمين جمع عوالم ذوى العقول وغيرهم من عالم الأرواح والأجسام

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحمت مطلقہ تامہ کل کائنات کے ذرہ ذرہ کو شامل اور جمیع موجودات کے قطرے قطرے محیط وہ عوالم غیبیہ ہوں یا شہادات علمیہ ہوں یا عینیہ وجودیہ ہوں یا شہودیہ سابقہ ہوں یا لاحقہ ہوں اسی طرح وہ عوالم ذوی العقول یا غیر ذوی العقول عوالم ارواح ہوں یا عوالم اجسام ہوں غرضیکہ کہ اللہ تعالی کی کائنات میں سے کوئی ایسا فرد نہیں جس کو رسول اللہ ﷺ کی رحمت سے حصہ نہیں ملا

مسئلہ افضلیت

ومن كان رحمة للعالمين لزم ان يكون أفضل من كل العالمين

رسول اللہ ﷺ کے رحمۃ اللعالمین ہونے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ سب سے افضل ہیں

علماء ومشائخ باعث رحمت ہیں

وعبارة ضمير الخطاب فى قوله وَما أَرْسَلْناكَ خطاب للنبى عليه السلام فقط وإشارته خطاب لكل واحد من ورثته الذين هم على مشربه الى يوم القيامة بحسب كونه مظهرا لارثه وقال بعض الكبار انما كان رحمة للعالمين بسبب اتصافه بالخلق العظيم ورعايته المراتب كلها فى محالها كالملك والملكوت والطبيعة والنفس والروح والسر و

وماارسلناک کا خطاب رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے اسی طرح آپ کے وارثین کاملین کو بھی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ سے یہ خطاب نصیب ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء اور اولیا رسول اللہ ﷺ کے سچے نائب ہیں عالم کائنات کیلئے حسب مرتبہ برکت ورحمت ہیں

حضرت عیسی علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کے رحمت ہونے میں فرق

فی التأویلات النجمیة فی سورة مریم بین قوله وَرَحْمَةً مِنَّا فی حق
عیسی وبین قوله فی حق نبینا علیه السلام وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً
لِلْعالَمِینَ فرق عظیم وهو انه فی حق عیسی ذکر الرحمة مقیدة
بحرف من ومن للتبعیض فلهذا کان رحمة لمن آمن به واتبع ما
جاء به الی ان بعث نبینا علیه السلام ثم انقطعت الرحمة من أمته
بنسخ دینه وفی حق نبینا علیه السلام ذکر الرحمة للعالمین مطلقا
فلهذا لا تنقطع الرحمة عن العالمین ابدا اما فی الدنیا فبان لا ینسخ
دینه واما فی الآخرة فبان یکون الخلق محتاجین الی شفاعته حتی
ابراهیم علیه السلام فافهم جدا قال فی عرائس البقلی

سورۃ مریم میں اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ورحمۃ
منا اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین ان دونوں رحمتوں کے
درمیان بہت زیادہ فرق ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی رحمت کو من کے ساتھ بیان کیا گیا اور من
تبعیضیہ ہے اس لئے کہ ان کی رحمت ان کے پیروکاروں اور ان کے بعد کے لوگوں کے لئے تھی
جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد نہیں ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ کی آمد ہوئی تو ان کی رحمت
منقطع ہوگئی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے ان کی شریعۃ منسوخ ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کی
رحمت تمام جہانوں کے ذرہ ذرہ کے لئے ہے جس کا انقطاع ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ ﷺ کی
شریعۃ کو کوئی منسوخ کرنے والا نہیں آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی رحمت اس معنی میں ہے کہ ہر
شخص کو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا احتیاج ہوگا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی
رسول اللہ ﷺ کی رحمت کے طلبگار ہوں گے بس تو اس کو اچھی طرح سمجھ لے

سب کے لئے رحمت

ایها الفهیم ان الله أخبرنا ان نور محمد علیه السلام أول ما خلقه ثم
خلق جمیع الخلائق من العرش الی الثری من بعض نوره فارساله
الی الوجود والشهود رحمة لکل موجود إذا لجمیع صدر منه
فکونه کون الخلق وکونه سبب وجود الخلق وسبب رحمة الله
علی جمیع الخلائق فهو رحمة کافیة وافهم ان جمیع الخلائق
صورة مخلوقة مطروحة فی فضاء القدرة بلا روح حقیقة منتظرة
لقدوم محمد علیه السلام فاذا قدم الی العالم صار العالم حیا
بوجوده لانه روح جمیع الخلائق .ویا عاقل ان من العرش الی الثری
لم یخرج من العدم الا ناقصا من حیث الوقوف علی اسرار قدمه
بنعت کمال المعرفة والعلم فصاروا عاجزین عن البلوغ الی شط
بحار الالوهیة وسواحل قاموس الکبریائیة فجاء محمد علیه السلام
اکسیر أجساد العالم وروح اشباحه بحقائق علوم الازلیة وأوضح
سبیل الحق للخلق بحیث جعل سفر الآزال والآباد للجمیع خطوة
واحدة فاذا قدم من الحضرة الی سفر القربة بلغهم جمیعا بخطوة
من خطوات الباری سُبْحانَ الَّذِی أَسْرى بِعَبْدِهِ حتی وصل الی مقام
او ادنی فغفر الحق لجمیع الخلائق بمقدمه المبارک

اے سمجھ دار شخص بے شک اللہ تعالی نے ہم کو خبر دی ہے کہ اس نے ساری مخلوق میں سے
پہلے رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک پیدا فرمایا پھر عرش سے تحت الثری تک ساری مخلوق کو رسول اللہ
ﷺ کے نور مبارک سے پیدا فرمایا اس معنی پر رسول اللہ ﷺ عالم وجود اور شہود کے رسول اور ساری
موجودات کے لئے رحمت ہیں پس تمام کے تمام آپ ہی سے صادر ہوئے تمام مخلوق کے وجود

کا سبب اور تمام مخلوق کے رحمت رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اس سے ثابت ہوا تمام مخلوق بلا روح کے پڑی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کی منتظر تھی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو تمام جہان کو زندگی ملی کیونکہ آپ ﷺ تمام عالم کی روح ہیں اے سمجھ دار شخص غور کر عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک ہر چیز ناقص تھی جسے اسرار معرفت کا علم نہ تھا اور سب کے سب بحارا لوہیت کے کنارے اور قاموس کبریائی کے سواحل پر تھے اور رسول اللہ ﷺ اکسیر بن کر تشریف لائے تو تمام عالم نے رسول اللہ ﷺ کا فیض پایا اور حقائق علوم ازلیہ کی روح آپ ہی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے مخلوق کو ھدایت کی راہ دکھائی اور ایسے سفر کے قریب کر دیا ازل سے ابد تک کا سفر ایک قدم کی مسافت بنا دیا جب رسول اللہ ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے تو سب کو سجن الذی کے جنگل سے ایک قدم کی مسافت سے اوادنی کے مقام تک پہنچا دیا اس لئے اللہ تعالی نے سب کو آپ کی برکت سے بخش دیا

(روح البیان سورہ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷)

عبدالرحمٰن بن ناصر بن عبداللہ سعدی کا قول

ثم أثنى على رسوله، الذى جاء بالقرآن فقال :(وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ) فهو رحمته المهداة لعباده، فالمؤمنون به، قبلوا هذه الرحمة، وشكروها، وقاموا بها، وغيرهم كفرها، وبدلوا نعمة الله كفرا، وأبوا رحمة الله ونعمته.

پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا

پس رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی نے اپنی رحمت بنا کر بھیجا اور اپنی طرف سے اپنے بندوں کو ھدیہ عطا فرمایا پس لوگوں کی دو قسمیں ہوگئیں ایک وہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے اس رحمت خداوندی کو قبول کیا اور اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا

اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے اس رحمت ونعمت کا انکار کیا اللہ تعالی کی نعمت کا بجائے شکر کرنے کے ناشکری کی

تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان المعروف تفسیر سعدی سورہ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷

شیخ متولی شعراوی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

أما رسالة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فجاءتْ رحمةً للعالمين جميعاً

رسول اللہ ﷺ کی رسالت سارے جہانوں کے لئے رحمت ہے

عالمین کا معنی

ومعنى :العالمين، كُلُّ ما سوى الله عَزَّ وَجَلَّ :عالم الملائكة، وعالم الجن، وعالم الإنس، وعالم الجماد، وعالم الحيوان، وعالم النبات

اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز کو عالم کہتے ہیں اور عالم جہان کو کہتے ہیں جیسے فرشتوں کا جہان، جنوں کا جہان انسانوں کا جہان، جمادات کا جہان حیوانوں کا جہان، نباتات کا جہان

سوال

لكن كيف تكون رسالة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحمةً لهم جميعاً

رسول اللہ ﷺ کی رحمت سب کے لئے رحمت کیسے ہے؟

جواب

فرشتوں کے لئے رحمت

قالوا :نعم، رحمة للملائكة، فجبريل -عليه السلام- كان يخشى العاقبة حتى نزل على محمد قوله تعالى :(ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى العرش

مَكِينٍ) (التكوير 20 :) فاطمأن جبريل عليه السلام وأَمِن.

علماء نے فرمایا کہ جی ہاں سب کے لئے رحمت ہیں

فرشتوں کے لئے رحمت اس طرح ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام خود اپنے انجام سے خوف زدہ رہتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی جبریل امین کی شان میں تو جبریل امین مطمئن ہو گئے

جمادات کے لئے رحمت ہیں

ورسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحمة للجماد؛ لأنه أمرنا بإماطة الأذى عن الطريق.

رسول اللہ ﷺ جمادات کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ ہم کو حکم دیا ہے راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کے ہٹانے کا

حیوانوں کیلئے رحمت ہیں

وهو رحمة بالحيوان .وفى الحديث الشريف :ما من مسلم يزرع زَرْعاً، أو يغرس غَرْساً فيأكلَ منه طيْرٌ أو إنسان أو بهيمة، إلا كان له به صدقة.

رسول اللہ ﷺ حیوانوں کے لئے اس طرح رحمت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی مسلمان کھیتی کاشت کرے یا کوئی درخت لگائے اس میں سے کوئی پرندہ کھالے اور انسان کھالے یا کوئی جانور کھالے تو اس کے لئے صدقہ ہے

ایک عورت کا بلی کو بھوکا رکھنے کی وجہ سے جھنم جانا

وحديث المرأة التى دخلتُ النار فى هِرَّة حبستْها، فلا هى أطعمتْها وسقتْها، ولا هى تركتها تأكل من خَشَاش الأرض.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جھنم میں داخل ہوئی اس نے

بلی گھر میں باندھ رکھی تھی نہ تو اس کو کھانا کھلایا اور نہ اسکو پانی پلایا اور نہ ہی اس کو کھولا تا کہ وہ خود جا کر زمین سے کیڑے وغیرہ کھالیتی

کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشش

و ـديث الرجل الذى دخل الجنة؛ لأنه سقى كلباً كان يلهث يأكل الثرى من شدة العطش، فنزل الرجل البئر وملأ خُفَّه فسقى الكلب، فشكر الله له وغفر له، لأنه نزل البئر وليس معه إناء يملأ به الماء

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس لئے کہ اس نے ایک کتا دیکھا کہ وہ شدت پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھار رہا ہے تو وہ شخص کنویں میں اترا اور اپنا موزہ اتارا اس میں پانی بھرا پھر اس کتے کو پلا دیا اللہ تعالی نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اس کو بخش دیا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اس کے پاس کوئی برتن نہیں تھا جس میں پانی بھرتا اس نے اپنا موزہ اتارا اس میں پانی بھرلیا

اسلام کی رحمت

وهكذا نالتُ رحمة الإسلام الحيوان والطير والإنسان، ففى الدين مبدأ ومنهج يُنظِّم كل شىء ولا يترك صغيرة ولا كبيرة فى حياة الناس؛ لذلك فهو رحمة للعالمين.

یہ ہے اسلام کی رحمت جو ہر ہر چیز کو میسر آئی ہے حیوانوں کو پرندوں کو اور انسانوں کو ہمارے دین نے تو ابتداء سے لیکر انتہا تک انسانی زندگی کے سارے معاملات کو بیان کر دیا ہے

اوّل رحمت

فالوحدانية هى أول رحمة بنا، أن نكون كلنا سواء ، ليس لنا إلا إله واحد، هذه من أعظم رحمات الله أن نعبده وحده لا شريكَ له، فعبادته تُغنينا عن عبادة غيره، ولو كانت آلهةً متعددة لأصابتنا

الحيرة بين إله يأمر، وإله ينهى.

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہی سب سے پہلے رحمت ہے جو ہم پر ہوئی ہم سب ایک ہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتوں میں سے ہے کہ ہم اس کی عبادت کرتے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں ہے پس اس ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت نے ہم کو اس کے غیر کی عبادت سے بچالیا ہے اور اگر کئی خدا ہوتے تو ہم حیرت میں گم رہتے ایک ہم کو کسی کام کرنے کا حکم دیتا تو دوسرا منع کر دیتا اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا ہم کو دولت توحید عطا فرمائی

شاعر اسلامی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا

وفی هذا يقول الشاعر الإسلامي محمد إقبال:

والسُّجود الذِى تَجْتويه ...مِنْ أُلُوفِ السُّجودِ فِيهِ نَجَاةُ

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے نجات

یعنی تو ایک سجدہ جو اللہ تعالیٰ کو کیا جاتا ہے تجھ کو بوجھ لگتا ہے یہی ایک سجدہ تجھے ہزاروں بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے بچاتا ہے

تفسیر شعراوی شیخ متولی شعروای سورۃ انبیاء آیہ نمبر ۱۰۷ اس

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا مظہر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درس غیرت

اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی غیور یحب الغیور وان عمر غیور

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غیرت والا ہے اور غیرت والے کو پسند فرماتا ہے اور عمر بہت غیرت والا ہے

الجامع الصغیر ۱۰۹

غیرت والے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی یحب من عبادہ الغیور

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ غیرت والے بندے کو پسند فرماتا ہے

الجامع الصغیر ۱۱۶

مومن تو ہوتا ہی غیرت مند ہے

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یغار والمومن یغار وغیرۃ اللہ ان یاتی المومن ماحرم علیہ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے اللہ تعالیٰ غیرت فرتا ہے جب مومن کوئی حرام کام کرے

بخاری جلد ۵ ص ۲۰۰۲

شیخ صالح فرفور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الغیرۃ من الرجال محمودۃ ومندوب الیھا الانھامن اخلاق اللہ تعالی واللہ یغار من فعل الحرام والمومن یغار علی الدین والاھل والعشیرۃ وکلماکثرت غیرۃ الرجل محموداعنداللہ وعندالعباد فمن کمال لایمان ان یغار المومن علی اھلہ والمسلمین

مردوں میں غیرت کا ہونا ایک اچھی اور پسندید بات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے ہے اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے فعل حرام سے اور مومن اپنے دین کے معاملہ میں غیرت میں آتا ہے اور اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کے معاملہ میں ایما کامل ہی تب ہوتا ہے جب مومن اپنے گھر والوں اور تمام مسلمانوں کے معاملہ میں غیرت مند ہو

النسائیات ص ۷۱

ایمان ہوتو غیرت نصیب ہوتی ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحُومٍ الْأَرْطَبَانِيُّ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْغَيْرَةُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْمِذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ. قُلْتُ لِزَيْدٍ: وَمَا الْمِذَاءُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَغَارُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیرت ایمان سے ہے اور مذاء نفاق سے ہے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں سوال نے کیا حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہ مذاء کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ شخص جس کو غیرت نہ آئے

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

اس سے ثابت ہوا کہ جتنا ایمان مضبوط ہوگا اتنی ہی غیرت ہوگی اور جتنا ایمان کمزور اتنا ہی بندہ بے غیرت بنتا جائے گا

سفید مرغ بھی غیرت والا ہے

قال رسول اللہ ﷺ الدیک الابیض صدیقی وصدیق صدیقی وعدوعدو اللہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے (الجامع الصغیر ص ۲۶۱)

کیونکہ وہ اللہ کے دوست سے دوستی اور اللہ کے دشمن سے دشمنی رکھتا ہے جو آجکل کے لوگوں کو نصیب نہیں

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کا قتل ضرور ہوگا

قال ابوبرزه اسلمی رضی الله عنه اغلظ رجل علی ابی بکر صدیق رضی الله عنه فقلت الااضرب عنقه یاخلیفة رسول الله ﷺ فانتهرنی وقال ماهی لاحد بعدرسول الله ﷺ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کسی نے توہین کردی تو میں نے عرض کیا جناب اس کی گردن اتاروں تو آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا یہ سزا صرف رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے لئے ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص ۱۸۹

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کفار سے نفرت

امام نسفی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں

وبلغ من تشددهم علی الکفار انهم کانوایتحرزون من ثیابهم ان تلزق بثیابهم ومن ابدانهم ان تمس ابدانهم وبلغ من تراحمهم فیمابینهم انه کانولایری مومن مومناالاصافحه وعانقه

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کافروں پر شدت اس درجہ کی تھی کہ اپنے کپڑوں کو کافروں کے کپڑوں سے چھونے سے بچاتے تھے اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے لگنے سے بچاتے تھے

تفسیر مدارک للنسفی جلد۳ ص ۳۴۴

مومن کے ساتھ نرم اور کافر کے ساتھ سخت

امام نسفی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں

فهم مع المومنین کالولد لوالده والعبدلسیده ومع الکافرین کالسبع علی فریسته

وہ مومن مومن کے ساتھ ایسے ہوتے ہیں جیسے بچہ اپنے باپ کا غلام ہوتا ہے اور جیسے غلام اپنے مالک کے ساتھ ہوتا ہے اور مومن کافر کے ساتھ ایسے سخت ہوتا ہے جیسے چیر پھاڑ کرنے والا جانور اپنے شکار پر جھپٹتا ہے

تفسیر مدارک للنسفی جلد۱ ص ۴۵۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ صلیب اور عیسائی کو ہاتھ لگنے سے وضو فرماتے تھے

کان علی رضی الله عنه اذامس صلیباعلی نصرانی یذهب یتوضاء یقول انه رجس

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا اگر ہاتھ لگ جاتا صلیب کو جو عیسائی پہنے ہوتا تو آپ وضو کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ پلید ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد اول ص ۶۳

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا یہودی کو ہاتھ لگنے سے وضو فرمانا

کان علی رضی الله عنه یتوضاء من مس الیهودی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ جب بھی کسی یہودی کو ہاتھ لگ جاتا تو آپ وضو فرماتے تھے

کشف الغمہ عن جمیع الامۃ جلد اول ص ۶۳

بدمذہبوں کے ساتھ کھانے سے منع فرمایا

قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل اختار لی اصحابافجعلهم

اصحابی واصهاری وانصاری وسجییء من بعدهم قوم ينقضونهم ويسنونهم فان ادركتموهم فلاتناكوحوهم ولاتواكلوهم ولاتشاربوهم ولاتصلوا معهم ولاتصلو اعليهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے لئے اصحاب چنے توان کو میرا رفیق بنایا اور میرا خسرالی اور میرا مددگار بنایا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے وہ ان کی شان گھٹائیں گے اوران کو برا کہیں گے تم ان کو پاؤ توان کے ساتھ رشتہ داری نہ گانٹھنا اوران کے ساتھ کھانا نہ کھانا اور پانی نہ پینا اور نہ ان کے ساتھ نماز ادا کرنا اوران کا جنازہ نہ پڑھنا

کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۵

بدمذہب کے ساتھ کھانے کا وبال

اوحی الله تعالى الى يوشع بن نون انى مهلک من قريتک اربعين الفا من خيارهم وسبعين الفامن شرارهم فقال يارب هولاء الاشرار فمابال الاخيار انهم لم يغبوا لغضبى واكلوهم وشاربوهم

اللہ تعالی نے یوشع بن نون کی طرف وحی فرمائی کہ میں تیری قوم میں سے چالیس ہزار نیک اور ستر ہزار فاسق ہلاک کروں گا آپ نے عرض کی یا اللہ برے تو برے ہیں نیک کیوں ہلاک ہوں گے؟ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان کے ساتھ میری ناراضگی کے سبب کھانا پینا نہیں چھوڑا

المغنی جلد ۲ ص ۳۰۶

یا اللہ نہ میں کسی مشرک کو ہاتھ لگاؤں گا اور نہ کوئی مشرک مجھے ہاتھ لگائے گا

عن ابى هريره رضى الله عنه ان عاصماقال لاانزل فى ذمة

مشرک وكان عاهداللل ان لايمس مشركاولايمسه مشرک فارسلت قريش ليوتوابشئى من جسده وكان قتل عظيمامن عظماء يوم بدر فبعث الله عليه مثل الظلة من الدبر فحمته منهم ولذلک كان يقال حمى الدبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کافروں کے نرغے میں آگئے تو کافروں نے کہا کہ آپ نیچے آجاؤ ہم تم کو کچھ نہیں کہیں گے آپ نے فرمایا میں کسی مشرک کے ذمہ میں نہیں آؤں گا اور اللہ تعالی سے عہد کیا یا اللہ میں کسی مشرک کو ہاتھ نہ لگاؤں گا اور نہ کوئی مشرک مجھے ہاتھ لگائے گا جب آپ شہید ہوگئے تو چونکہ آپ نے غزوہ بدر میں کفار کے ایک بڑے سردار کو قتل کیا تھا تو قریش نے لوگوں کو بھیجا تا کہ ان کے جسم کے کسی ایک حصہ کو لے آئیں تو اللہ تعالی نے شہد کی مکھیوں کا یا بھڑوں کا ایک غول بھیجا انہوں نہ آپ کے جسم کی حفاظت کی اسی وجہ سے آپ کا نام حمی الدبر کہا جاتا ہے جس کا معنی ہے کہ وہ شخص جس کی حفاظت شہد کی مکھیوں یا بھڑوں نے کی ہو۔ (الاصابہ جلد ۲ ص ۲۴۵)

مکھیوں نے بھی قریب نہ آنے دیا

عن عروه فى تلک القصة وارادالمشركون ان يقطعوا راسه فيبعثوا الى المشركين مكة فبعث الله عليه الدبر تطير فى وجوه القوم وتلدغهم فحالت بينهم وبين ان يقطعوا راسه

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مشرکین نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کاٹنے کے لئے لوگوں کو روانہ کیا تو اللہ تعالی نے مکھیوں یا بھڑوں کو بھیج دیا تو وہ مشرکین کے سروں انہوں نے مشرکوں کو ہر طرف سے گھیر لیا وہ مشرکوں کے چہروں پر اڑتی تھیں اوران کو کاٹتی تھیں اس طرح انہوں نے حضرت عاصم کی حفاظت کی اور مشرکوں کو سر نہیں کاٹنے دیا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۸۳

اگر استاد بدمذہب ہوتو؟

قال ابن عباس رضی الله عنهماوبقی ناس من الاسری یوم بدر لم یکن لهافداء فجعل رسول الله ﷺ فداء هم ان یعلموا اولاد الانصار الکتابة فجاء یوماغلامایبکی الی ابیه فقال ماشانک قال ضربنی معلمی قال الخبیث یطلب یدخل بدرا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے قیدی جن کے پاس فدیہ نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ فدیہ کے بدلہ میں انصار کے بچوں کو لکھنا سکھادیں توان کو آزاد کر دیا جائے گا تو ایک دن ایک بچہ روتا ہوا آیا تو اسکے والد نے پوچھا کیا ہوا تو اس نے کہا کہ استاد نے مارا ہے تو فوراً انصاری صحابی نے فرمایا کہ یہ خبیث بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے

کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ جلد۲ ص ۲۰۸

اب دیکھیں وہ لوگ جو کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دنیاوی تعلیم کے لئے ان کو مقرر کیا تھا اس حدیث میں صرف اتنی بات ہے کہ وہ لکھنا سکھادیں اور دوسرا اس میں قول قابل غور ہے کہ صحابی نے فرمایا یہ خبیث بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے استاد کو خبیث کہا اس سے ثابت ہوا کہ اگر بدمذہب استاد بدمذہب ہوجائے تو اس کی تعظیم جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے اپنے بچے کو باندھ دیا

عن ابی طفیل ان رجلاولدله غلام علی عهد النبی ﷺ فدعاله واخذ ببشرة جبهته فقال بهاهکذاوغمز جبهته ودعاله بالبرکة قال فنبت شعره فی جبهته کانهاهلب فرس فشب الغلام فلماکان زمن الخوارج احبهم فسقطت الشعرة عن جبهته فاخذ ابوه فقیده مخافة ان یلحق فیهم قال فدخلناعلیه فوعظناه وقلناله فیمانقول الم تران برکة دعوة الرسول ﷺ قد وقعت من جبهتک

فمازلنابه حتی رجع عن رائیهم فردالله الیه الشعر بعد فی جبهته وتاب واصلح

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تو جب اس کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا تو اسکو دعادی اور اسکی پیشانی پر ہاتھ مبارک رکھا اور اسکو دبایا اس کا اثر ہوا کہ وہاں پر بال اگ آئے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جوان ہوگیا اور خارجی نکل آئے تو یہ ان کے ساتھ محبت کرنے لگا تو اس کے وہ بال جھڑ گئے جو رسول اللہ ﷺ کی برکت سے پیدا ہوئے تھے اس کے والد نے جب یہ حال دیکھا تو اس کو قید کر دیا تا کہ ان کی طرف نہ جائے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اسکے گھر گئے اور اس سے بات کی کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تم جدا ہوگئی اسی وجہ سے لھذا تم ان لوگوں سے باز آجاؤ ہم اس کے پاس بیٹھ کر اس کو سمجھاتے رہے جب تک کہ اس نے ان کے ساتھ بیزاری کا اظہار نہ کیا پھر اسکے دل سے ان کی محبت جاتی رہی پھر اللہ تعالی نے اسکے ماتھے پر وہ بال دوبارہ اگادیئے اور اس نے ان کے عقائد سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی

کنزالعمال جلد۱۱ ص ۱۴۱

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جلال

جب عروہ بن مسعود ثقفی حدیبیہ میں جاسوسی کرنے آئے تو رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے

فواللہ انی لااری وجوهاوانی اری اوباشان الناس خلیقا ان یفروا ویدعوک ،قال له ابوبکر امصص بظر اللات ، انحن نفر عنه ؟

خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں جو اسی لائق ہیں کہ وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا جا لات بت کی شرم گاہ چوس کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟

بخاری کتاب الشروط جلد۲ ص ۳۷۸

اب ذرا غور کریں جولوگ بات بات پر کہتے ہیں جی بات تہذیب کے ساتھ ہونی چاہیئے کیا گستاخ سے بھی بات تہذیب سے ہونی چاہیئے گستاخ سے اسی طرح کرنا ہی تہذیب ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بتادیا کہ گستاخ سے بات کیسے ہوگی اوروہ بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے خدا کے بعد جس سے بڑی بارگاہ ہی کوئی نہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو قتل کرنا

روی ان عمر رضی الله عنه بلغه ان بعض المنافقين يوم قومه فلايقرء فيهم سورة عبس فارسل اليه فضرب عنقه

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ فلاں شخص نماز میں سورۃ عبس ہی پڑھتا ہے آپ نے اس کو بلایا اور اس کو قتل کردیا

تفسیر روح البیان جلد ۱۰ ص ۳۳۱

کیونکہ اس سورۃ میں عتابِ محبت کا ذکر ہے اس لئے وہ منافق اسکو رسول اللہ ﷺ کی توھین کی نیت سے پڑھا کرتا تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی گردن کاٹ دی

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جلال

ان ابا جهل مر برسول الله ﷺ يوما عندالصفاء فآذاه ونال منه ورسول الله ﷺ ساكت لايكلمه ثم ضربه ابو جهل بحجر فی فی راء سه فشجه حتی تزف منه الدم ثم انصرف عنه الی نادی قريش عندالكعبة فجلس معهم وكانت مولاة لعبدالله بن جدعان فی مسكن لها على الصفاترى ذلک واقبل حمزه من القنص متوشحا قوسه فاخبرته بماراته من ابی جهل فغب حمزه وكان اعز فتی فی قريش واشده شكيمة فخرج يسعى لم يقف لاحد مدعا لابی جهل اذالقيه ان يوقع به فلمادخل المسجد قام على راء

سه وقال له يامصفر استه تشتم ابن اخی وانا علی دينه ؟ ثم ضربه بالقوس فشجه شجة منكرة

ایک دن ابوجہل نے کوہِ صفا پر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ کو سخت تکلیف پہنچائی رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کچھ بھی نہیں کہا اسکے بعد اس نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں پتھر ماردیا جس سے ایسی چوٹ آئی کہ سر سے خون بہنے لگا پھر وہ کعبہ مشرفہ میں اپنی مجلس میں جا بیٹھا عبداللہ بن جدعان کی ایک لونڈی جو اپنے مکان سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی اتنے میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شکار سے واپس آئے اور اپنی تلوار حمائل کئے ہوئے تھے اس خاتون نے سارا واقعہ سنادیا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے یہ قریش کے سب سے طاقتور اور مضبوط جوان تھے ایک لمحہ بھی رکے بغیر حرم شریف گئے اور یہ ادارہ کئے ہوئے تھے جیسے ابوجہل نظر آیا اس کی مرمت کریں گے سیدھے اس کے سر پر جا کھڑے ہوئے اور بولے اوئے سرین کو خشبو لگانے والے بزدل تو میرے بھتیجے کو گالیاں دیتا ہے حالانکہ میں بھی اسی کی دین پر ہوں اس کے بعد اس کے سر پر کمان ماری تو اسکا سر پھاڑ دیا

سیرت ابن ہشام جلد اول ص ۲۹۱

اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی رسول اللہ ﷺ کی ناموس حفاظت کے لئے قربانی دے تو اللہ تعالی اس کو بھی ایمان کی دولت سے نواز دیتا ہے

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جلال

کعب بن اشرف یہودی جو کہ رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا گستاخ تھا یہ جگہ جگہ لوگوں کو جمع کر کے رسول اللہ ﷺ کے خلاف شعر کہتا اور توہین کرتا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دینی حمیت کی وجہ سے اس کو جواب دینا ضروری جانا اور فرمایا

فابکی فابکیت عبدار اضعا   شبه الكلب الی الكيبة يتبع

تو نے کمینے غلاموں کو بہت کچھ رلایا اور تو بھی رو جس طرح کم عمر کتا چھوٹی عمر کی کتیا سے

جماع کرنے کے بعد آواز نکالتا ہے

سیرت ابن ہشام جلد اول ص ۳۱

بدمذہبوں سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ھے
کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ھیں:
تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی ولقوھم بوجوہ مکفھرۃ
والتمسوا رضا اللہ بسخطھم وتقربوا الی اللہ بالتباعد منھم

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور اُن سے تُرش رُو ہو کر ملو اور اللہ کی رضا
مندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی اُن کی دُوری سے چاہو۔

الفردوس بماثور الخطاب حدیث• باب التاء مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اگر میں تم کو گنجا پاتا تو قتل کر دیتا

اخرج ابو الفتح نصر بن ابراھیم المقدسی فی کتاب الحجۃ وابن
عساکر عن ابی عثمان النھدی عن صبیغ انہ سال عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن المرسلات والذاریٰت و النازعات فقال لہ
عمر الق ما علی راسک فاذالہ ضفیرتان فقال لو وجدتک محلوقا
لضربت الذی فیہ عیناک ثم کتب الی اھل البصرۃ ان لاتجالسوا
صبیغا قال ابو عثمان فلو جاء ونحن مائۃ تفرقنا عنہ

ابو الفتح نصر بن ابرہیم مقدسی نے کتاب الحجہ میں اور ابن عساکر نے ابو عثمان نہدی سے
انھوں نے صبیغ سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر سے سورہ المرسلات ، الذاریات ،
والنازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے انھیں فرمایا اپنا سر کا کپڑا اٹھاؤ، جب اس نے
کپڑا اٹھایا تو اس کے دو چوٹیوں کی صورت بال تھے ، حضرت عمر نے فرمایا اگر میں تجھے حلق کیا

ہوا پاتا تو میں وہ (سر) اڑا دیتا جس میں تیری آنکھیں ہیں۔ پھر اہل بصرہ کی طرف آپ نے خط
لکھا کہ صبیغ کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ابو عثمان کا بیان ہے اگر صبیغ آ جاتا اور ہم سو کی تعداد میں ہوتے فوراً
ہم سب اس سے جدا ہو جاتے۔

کتاب المصاحف لابی بکر ابن الانباری بحوالہ اعلیٰ حضرۃ کے پسندیدہ واقعات ص ۹۵

صبیغ کا کھانا اور وظیفہ بند کر دو

واخرج ابوبکر بن الانباری فی کتاب المصاحف وابن عساکر عن
محمد بن سیرین قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لاتجالسوا صبیغا وان یحرم عطاءہ لا ورزقہ

اور ابو بکر بن انباری نے کتاب المصاحف میں، اور ابن عساکر نے امام محمد سیرین سے
نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی طرف خط لکھا کہ صبیغ کو پاس نہ بٹھاؤ، اس کو عطا اور رزق سے محروم رکھا جائے

کتاب المصاحف لابی بکر ابن الانباری بحوالہ اعلیٰ حضرۃ کے پسندیدہ واقعات ص ۹۵

اس کے ساتھ قطع تعلق کرو

واخرج المقدسی فی الحجۃ عن اسحق بن بشیر القریشی قال
اخبرنا ابن اسحق او ابو اسحق قال کتب ای امیر المؤمنین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ امابعد فان الاصبغ بن علیم التیمی
تکلف ماکفی وضیع ماولی فاذاجاءک کتابی ھذا فلاتبایعوہ وان
مرض فلا تعودوہ وان مات فلا تشھدوہ .قال فکان الاصبغ یقول
قدمت البصرۃ فاقمت بھا خمسۃ وعشرین یوما وما من غائب
احب الی ان القیہ من الموت ثم ان اللہ الھمہ التوبۃ وقذ فھا فی
قلبہ فاتیت اباموسیٰ وھو علی المنبر فسلمت علیہ فاعرض عنی

فقلت ایها المعرض انه قد قبل التوبة من هو خیرمنک ومن عمر و
انی اتوب الی اللہ عزوجل مما اسخط امیر المومنین وعامة
المسلمین فکتب بذلک الی عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم

اورالمقدسی نے اسحاق بن بشر قرشی سے کتاب الحجہ میں نقل کیا ہے کہ ہم سے ابن اسحٰق یا ابواسحٰق نے بیان کیا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو خط لکھا حمد وصلوٰۃ کے بعد اصبغ بن علیم تمیمی نے جو کچھ اسے کافی تھا اس میں تکلف کیا اور اس نے اپنی ولایت کو ضائع کیا جب آپ کے پاس میرا پیغام آجائے تو اسکے ساتھ خرید وفروخت نہ کرو، اگر وہ بیمار ہوجائے تو عیادت نہ کرو اگر وہ مرجائے تو جنازہ میں شریک نہ ہونا۔ راوی کہتا ہے اصبغ کہتا تھا میں بصرہ گیا وہاں پچیس دن ٹھہرا، مجھے موت سے بڑھ کر کوئی غائب شیء محبوب نہ تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور دل میں توبہ کا خیال پیدا کیا تو پھر میں ابوموسیٰ کے پاس آیا آپ منبر پر تشریف فرماتھے میں نے سلام کیا انھوں نے اعراض کیا، میں نے کہا اے اعراض کرنے والے !اس ذات نے توبہ قبول کرلی جو تجھ سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں ہر اس معاملہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس پر امیر المومنین اور عام مسلمان ناراض تھے، پھر ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ معاملہ لکھا تو آپ نے فرمایا وہ سچ کہتا ہے اپنے بھائی کو قبول کرو۔

کتاب الحجۃ بحوالہ اعلیٰ حضرۃ کے پسندیدہ واقعات ص ۹۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدمذہبی کی بناپر ڈنڈوں کے ساتھ مارا

واخرج الدرامی ونصرو الاصبهانی کلاهما فی الحجة وابن
الانباری فی المصاحف واللالکائی فی السنة وابن عساکر فی
التاریخ عن سلیمٰن ابن یساران رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن
عسل قدم المدینة وکان عنده کتب فکان یسئل عن متشابه القران
فبلغ ذلک عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فبعث الیه وقد اعد له اعراجین

النخل فلمادخل علیه قال من انت قال انا عبد اللہ صبیغ قال عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنه وانا عبداللہ عمر واومأ الیه فجعل یضربه بتلک
العراجین فما زال یضربه حتی شجه وجعل الدم یسیل علی وجه ،
فقال حسبک یا امیر المؤمنین واللہ فقد ذهب الذی اجد فی راسی

دارمی، نصر اصبہانی دونوں نے حجہ میں اور ابن انباری نے مصاحف میں، لالکائی نے سنت میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں سلیمان بن یسار سے روایت کیا کہ بنو تمیم کا ایک شخص تھا جس کا نام صبیغ بن عسل تھا وہ مدینہ آیا اس کے پاس کچھ کتب تھیں وہ قرآن کے متشابہات کے بارے میں پوچھتا تھا اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اسے بلایا اور اس کے لئے کھجور کی دوچھڑیاں تیار کیں، آیا تو آپ نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں، اس کے بعد آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور ان دوچھڑیوں کے ساتھ اسے مارا حتی کہ وہ زخمی ہوگیا اور چہرے سے خون بہنے لگا۔ وہ کہنے لگا اے امیر المؤمنین ! مجھے چھوڑ دو یہی کافی ہے اللہ کی قسم جو کچھ میرے دماغ میں (خمار) تھا وہ جاتا رہا۔

سنن الدارمی باب من هاب الفتیا کره التنطع والتبدع مطبوعہ نشر السنۃ ملتان (جلد۱ ص ۵۱

جب توبہ کا یقین ہوگیا تو مقاطعہ ختم کیا

واخرج الدارمی و ابن عبدالحکیم وابن عساکر من مولی ابن
عمر ان صبیغ العراقی جعل یسئل عن اشیاء من القران فی اجناد
المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الیّ یطلب
الجرید فضربه بها حتی ترک ظهره دبرة ثم ترک حتی بری، ثم
عادله ثم ترکه حتی بری، ثم دعابه لیعود به فقال صبیغ یا
امیر المؤمنین ان کنت ترید قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا وان کنت

تريد تداويني فقد والله برئت فاذن له الى ارضه وكتب الى ابى موسىٰ الشعرى ان لايجالسه احد من المسلمين فاشتد ذلک على الرجل فكتب ابو موسىٰ الشعرى الى عمر ان قد حسنت توبته ، فكتب ان ياذن للناس فى مجالسته

اور دارمی، ابن عبدالحکیم اور ابن عسا کر نے حضرت ابن عمر کے آزاد کردہ غلام سے بیان کیا کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے مختلف گروہوں سے قرآن کی بعض اشیاء کے بارے میں سوال کرتا تھا(آگے چل کر کہا) حضرت عمر نے مجھ سے چھڑی منگوائی اور اسے پیٹا حتی کہ اس کی پشت کو زخمی چھوڑ دیا پھر مارا پھر چھوڑ دیا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا، پھر آپ نے دوبارہ اس کو مارا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا) پھر آپ نے اسے بلایا تا کہ پھر اس کی پٹائی کی جائے ،تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین !اگر آپ مجھے قتل کرنا ہی چاہتے ہیں تو بہتر انداز میں قتل کیجئے اور اگر میرا علاج فرما رہے ہیں تو اللہ کی قسم اب میں درست ہوں، آپ نے اسے اپنے علاقے میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ اسے مسلمانوں کی کسی مجلس میں نہ بیٹھنے دو۔ اس شخص پر یہ معاملہ گراں گزرا حتیٰ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کی طرف خط لکھا کہ آپ نے اس کی توبہ درست کردی ہے، تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب لوگ اسے اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دیں، ۔(ت(

سنن الدارمی باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع مطبوعہ نشر السنۃ ملتان جلد ا ص ۵۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا جلال

وجعل يكلم رسول الله ﷺ وكلما كلمه اخذ بلحيته والمغيرة بن شعبه عندراس النبى ﷺ ومعه السيف وعليه لمغفر فكلمااهوى عروه الى لحية النبى ﷺ ضرب يده بنعل السيف وقال اخر يدک عن لحية رسول الله ﷺ فرفع عروه راسه وققال من ذا؟قالوا مغيره بن شعبه

عروہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ عروہ کے ہاتھ تلوار کا دستہ مارتے ہیں اور کہتے ہیں اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے دور رکھ

الرحیق المختوم ص ۳۴۹

یہ یاد رہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ عروہ بن مسعود کے بھتیجے تھے رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر سگا چچا بھی نہیں دیکھا یہ غیرت ایمانی خدا سارے مسلمانوں کو عطا فرمائے

ان عمر بن عبدالعزيز رضى الله عنه ضرب كاتبا كتب الميم قبل السين فقيل له فيم ضربک امير المومنين فقال فى سين

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب کو مارا اسکی وجہ یہ تھی کہ اس نے بسم اللہ لکھتے ہوئے میم سین سے پہلے لکھ دی اس کو سوال کیا گیا کہ تجھے کیوں مار پڑی ؟ تو اس نے جواب دیا کہ سین والے مسئلہ میں مار پڑی ہے

تفسیر در منثور جلد اول ص ۲۵

ان عمر بن عبدالعزيز رضى الله عنه عزل كاتباله فى هذا كتب بم ولم يجعل السين

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب کو نوکری سے معزول کر دیا کہ اس نے بسم اللہ لکھتے ہوئے سین نہیں لکھا تھا

تفسیر در منثور جلد اول ص ۲۵

حضرت عبداللہ بن عباس کا جلال

ان ابن عباس رضی الله عنهمااخرصلوة المغرب ذات لیلة فقال رجل الصلوة الصلوة فقال عبدالله لاام لک اتعلمنابالصلوة وقد کان النبی ﷺ جمع بینهمابالمدینة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے ایک بارنماز مغرب موخرفرمائی توایک شخص کہنے لگانماز کاوقت ہوگیانماز کاوقت ہوگیاتو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جلال میں فرماتے ہیں تیری ماں نہ رہے کیاتو ہم کوسکھائے گانماز حالانکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ایک نماز کوموخرکرکے اس کے آخری وقت میں اوردوسری کوجلد ی کرکے اس کے پہلے وقت میں ادافرمالیتے تھےاوروہ بھی کبھی کبھی

طحاوی شریف جلداول ص ۱۰۸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جلال

عن علقمه عن ابن مسعود رضی الله عنه قال لیت الذی یقرء خلف الامام ملئی فوه ترابا

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جوشخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتاہےاس کامنہ مٹی سے بھردیاجاتا

طحاوی شریف جلداول ص ۱۴۴

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جلال

عن سعد رضی الله عنه قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیه جمرة

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتاہوں جوشخص امام کے پیچھے قرات

کرتاہےاس کے منہ میں انگاراہو

مصنف ابن ابی شیبہ جلداول ص ۴۱۲

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جلال

عَن مُجَاهِد قَالَ :صک أَبُو بکر رجلا مِنهُم (الَّذین قَالُوا إِن الله فَقِیر وَنحن أَغْنِیَاء) لم یستقرضنا وَهُوَ غَنِی

حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کوتھپڑ لگادیاجس وقت اس نے کہاکہ مسلمانوں کاخدافقیر ہے

تفسیر درمنثور جلد۲ص ۳۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جلال

امیرالمومنین عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نمازمغرب کے بعدکسی مسافرکوبھوکاپایااپنے ساتھ کاشانہ خلافت میں لے آئے اس کے لئے کھانا منگایا، جب وہ کھانے بیٹھاکوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہرہوئی فوراًحکم ہواکہ کھانا اٹھالیاجائے اوراسے نکال دیاجائے،سامنے سے کھانااٹھوالیااوراسےنکلوادیا۔

فتاوی رضویہ جلد۱۵ص ۱۰۳

حضرت ام ایمن کی توھین کرنے پرستر کوڑے مارے گئے

خاصم ابن ابی فرات مولی اسامه بن زید الحسن بن اسامه ونازعه فقال ابن ابی الفرات فی کلامه یاابن برکة یرید ام ایمن فقال الحسن اشهدوا ودفعه الی ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم وهویومئذ قاضی المدینة وقص علیه القصة فقال ابوبکرلابی الفرات ماأردت بقولک یابن برکة ؟ قال سمیتهاباسمها فقال

ابوبـرک لاانمـااردت بهـاتـصغـیـر بهاوحـالهـامن الاسلام
حـالهـاورسول الـلـه ﷺ یـقـول لهـایاامه یاام ایمن لااقالنی الله
عزوجل ان اقلتک فضربه سبعین سوطا

حضرت اسامہ بن زید کے غلام حسن بن اسامہ کی ابوفرات کے ساتھ کسی بات پر لڑائی ہوگئی باتوں باتوں میں ابوفرات نے کہہ دیا اے برکہ کے بیٹے تو حسن نے کہا لوگو گواہ بن جاؤ اس نے کیا کہا؟ اس کو لیکر اس وقت کے قاضی ابوبکر کے پاس لے گئے جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے جب ان کو سارا قصہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ لفظ بولنے کا تیرا ارادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو صرف نام لینے کا ارادہ کیا تھا تو قاضی نے کہا کہ نہیں بلکہ تیرا ارادہ ان کی گستاخی کرنے کا تھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہ ام ایمن وہ ہیں جن کا حال اسلام کا بھی سب کو معلوم ہے اور ان کا تعلق سب کو معلوم ہے اگر میں نے تم کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالی مجھ کو قیامت کے دن نہیں چھوڑے گا ستر کوڑے خود اسکو مارے

جامع الآثار جلد۲ ص۱۰۷

صحابہ کام جلال

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایک سائل کو دیکھا کہ وہ عرفات میں لوگوں سے سوال کر رہا ہے تو آپ نے اس کو درے لگائے اور فرمایا کہ تو اس متبرک مقام پر بھی لوگوں سے سوال کر رہا ہے

مقابیس المجالس ص۱۰۶۱

عبداللہ بن سبا کو نکال دیا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سبا کو بلایا اور مدائین کی طرف علاقہ بدر کر دیا اور فرمایا کہ میں اور خدا کا دشمن ایک جگہ نہیں رہ سکتے

مقابیس المجالس ص۱۰۸۶

کفار کے قتل ہونے کا مدینہ منورہ میں جشن

وَقَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ يُبَشِّرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُصَلَّى صَاحَ عَلَى رَاحِلَتِهِ :قُتِلَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَابْنَا الْحَجَّاجِ، وَقُتِلَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَزَمْعَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، وَأُسِرَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ذُو الْأَنْيَابِ فِي أَسْرَى كَثِيرٍ،

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے بدر سے مدینہ منورہ روانہ فرمایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور انصار کے گھروں میں جا جا کر خوشخبریاں دینے لگے اور مدینہ کے بچے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ ابوجہل فاسق قتل ہو گیا یہاں تک کہ عیدگاہ کے پاس جب پہنچے تو اونٹنی پر بیٹھ کر زور سے پکار کر کہا جتنے لوگ قتل ہوئے تھے سب کا نام لیا اور جتنے قیدی بنے تھے ان کا بھی نام لیا

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص۱۷

عمیر بن وہب کا رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کے ارادہ سے آنا یہ قریش کا شیطان ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :جَلَسَ عُمَيْرُ بْنُ وَهْبٍ الْجُمَحِيُّ مَعَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فِي الْحِجْرِ، بَعْدَ مُصَابِ أَهْلِ بدر بيسير، وكان عمر بْنُ وَهْبٍ شَيْطَانًا مِنْ شَيَاطِينِ قُرَيْشٍ وَمِمَّنْ كَانَ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَيَلْقَوْنَ مِنْهُ عَنَاءً وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُهُ وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي أُسَارَى بَدْرٍ .قَالَ ابْنُ هِشَامٍ :وَالَّذِي أَسَرَهُ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ

أَحَدُ بَنِی زُرَیْقٍ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :فَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ :فَذَكَرَ أَصْحَابَ الْقَلِیبِ وَمُصَابَهُمْ فَقَالَ صَفْوَانُ :وَاللَّهِ ما إِنْ فِی الْعَیْشِ (بَعْدَهُمْ خَیْرٌ، قَالَ لَهُ عمیر صدقت، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا دَیْنٌ عَلَیَّ لَیْسَ عِنْدِی قَضَاؤُهُ، وَعِیَالٌ أَخْشَى عَلَیْهِمُ الضَّیْعَةَ بَعْدِی، لَرَكِبْتُ إِلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَإِنَّ لِی فِیهِمْ عِلَّةً :ابْنِی أَسِیرٌ فِی أَیْدِیهِمْ .قَالَ :فَاغْتَنَمَهَا صَفْوَانُ بْنُ أمیَّة فَقَالَ :عَلَیَّ دَیْنُكَ أَنَا أَقْضِیهِ عَنْكَ وَعِیَالُكَ مَعَ عِیَالِی أُوَاسِیهِمْ مَا بقوا، لا یسعنی شء وَیَعْجِزُ عَنْهُمْ .فَقَالَ لَهُ عُمَیْرٌ :فَاكْتُمْ عَلَیَّ شَأْنِی وَشَأْنَكَ، قَالَ : سَأَفْعَلُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے بعد عمیر بن وھب اور صفوان بن امیہ ایک جگہ بیٹھے اور اور عمیر بن وہب یہ قریش کے شیطانوں میں سے ایک بہت بڑا شیطان تھا اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو بہت ایذا دیتا تھا اس کا بیٹا بھی بدر میں قید ہو گیا تھا یہ دونوں بدر کے قیدی اور ان کے مقتولوں کے بارے میں باتیں کرر ہے تھے کہ صفوان نے کہا کہ اب تو زندگی میں کوئی خیر نہیں رہی عمیر نے کہا خدا کی قسم یہی حالت ہے میری بھی

عمیر نے کہا اگر میرے اوپر قرض نہ ہوتا اور میرے بچے چھوٹے چھوٹے نہ ہوتے تو میں نعوذ باللہ محمد ﷺ کو قتل کر دیتا صفوان نے کہا تیرا قرض میرے ذمہ ہے اور تیرے بچے میرے بچے ہیں دونوں کی ذمہ داری میں لیتا ہوں میں سنبھال لوں گا

یہ کتا کسی اچھے ارادہ سے نہیں آیا

قَالَ :ثُمَّ أَمَرَ عُمَیْرٌ بِسَیْفِهِ، فَشُحِذَ لَهُ وَسُمَّ ثم انْطَلَقَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِینَةَ، فَبَیْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ یَتَحَدَّثُونَ عَنْ یَوْمِ بَدْرٍ، وَیَذْكُرُونَ مَا أَكْرَمَهُمُ اللَّهُ بِهِ وَمَا أراهم فی عَدُوّ

عُمَیْرُ؟ "قَالَ جِئْتُ لِهَذَا الْأَسِیرِ الَّذِی فِی أَیْدِیكُمْ فَأَحْسِنُوا فِیهِ، قَالَ " :فَمَا بَالُ السَّیْفِ فِی عُنُقِكَ "قَالَ :قَبَّحَهَا اللَّهُ مِنْ سُیُوفٍ وَهَلْ أَغْنَتْ شَیْئًا؟ قَالَ " :اصْدُقْنِی، إِذْ نَظَرَ عُمَرُ إِلَى عُمَیْرِ بْنِ وَهْبٍ وَقَدْ أَنَاخَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ مُتَوَشِّحًا السَّیْفَ . فَقَالَ :هَذَا الْكَلْبُ عَدُوُّ اللَّهِ عُمَیْرُ بْنُ وَهْبٍ مَا جَاء إِلَّا لِشَرٍّ وَهُوَ الَّذِی حَرَّشَ بَیْنَنَا وَحَزَرَنَا 2)) لِلْقَوْمِ یَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :یَا نَبِیَّ اللَّهِ هَذَا عَدُوُّ اللَّهِ عُمَیْرُ بْنُ وَهْبٍ قَدْ جَاءَ مُتَوَشِّحًا سَیْفَهُ.قَالَ :فَأَدْخِلْهُ عَلَیَّ، قَالَ :فَأَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى أَخَذَ بِحِمَالَةِ سَیْفِهِ فِی عُنُقِهِ فَلَبَّبَهُ بِهَا، وَقَالَ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ: ادْخُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلِسُوا عِنْدَهُ، وَاحْذَرُوا عَلَیْهِ مِنْ هَذَا الْخَبِیثِ فَإِنَّهُ غَیْرُ مَأْمُون

پھر عمیر تیار ہوا اور اپنی تلوار کو زہر میں بجھایا اور اس کو کہا کہ یہ معاملہ میرے اور تیرے درمیان رہے اس نے وعدہ کیا کہ کسی کو معلوم نہیں ہوگا مکہ سے روانہ ہو کر جب مسجد نبوی شریف کے دروازے پر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر بدر میں جو اللہ تعالی کا انعام ہوا اس پر گفتگو کر رہے تھے عمیر نے تو اونٹنی بٹھائی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور تلوار بھی دیکھی تو فورا بولے یہ کتا اللہ کا دشمن کسی اچھے ارادے سے نہیں آیا حضرت عمر نے اس کو اس کی تلوار کے حمالہ سے اسکی گرن کو پکڑ لیا اور اس سے کھینچا اور انصار کو کہا کہ تم بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عمیر بن وہب آیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اندر لانے کی اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سارے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اس کا خیال رکھنا اس کا ارادہ درست نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکو اسی کی تلوار کے حمالہ سے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے

ہمارا اسلام تو جنتیوں والا اسلام ہے

، ثُمَّ دَخَلَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلما رآه وعمر
آخذ بحمالة سيفه فى عنقه قال رسول الله ﷺ ارسله ياعمر
-،ادن ياعمير فدنا ثم قال انعم صباحا وكانت تحية اهل الجاهلية
بينهم فقال رسول الله ﷺ قد اكرمنا الله تعالى بتحية خير من
تَحِيَّتِكَ يَا عُمَيْرُ بِالسَّلَامِ تَحِيَّةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ "

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر اس کو چھوڑ دو اور عمیر تم قریب آ جاؤ جب یہ قریب ہوئے تو عرض کرنے لگے صبح بخیر یہ دور جاہلیت کا سلام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے ہم کو عزت دی ہے اس سے بہتر سلام عطا کیا ہے اور وہ جنتیوں والا اسلام ہے

علم غیب

قَالَ :أَمَا وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ إِنْ كُنْتُ بِهَا لَحَدِيثَ عَهْدٍ، قَالَ " :فَمَا
جَاءَ بِكَ يَادُقَنِي مَا الَّذِي جِئْتَ لَهُ؟ "قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَلِكَ،
قَالَ " :بَلْ قَعَدْتَ أَنْتَ وَصَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فِي الْحِجْرِ، فَذَكَرْتُمَا
أَصْحَابَ الْقَلِيبِ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ قُلْتَ :لَوْلَا دَيْنٌ عَلَيَّ وَعِيَالٌ عِنْدِي
لَخَرَجْتُ حَتَّى أَقْتُلَ مُحَمَّدًا فَتَحَمَّلَ لَكَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِدَيْنِكَ
وَعِيَالِكَ، عَلَى أَنْ تَقْتُلَنِي لَهُ، وَاللَّهُ حَائِلٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ذَلِكَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے آئے ہو؟ تو عمیر نے کہا اپنے قیدی کے بارے گفتگو کرنے آیا ہوں تا کہ اسکے ساتھ آپ حسن سلوک کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کہو کیا بات ہے؟ اس نے کہا بس یہی کام تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جو بات تیری اور صفوان کی ایک جگہ طے ہوئی کہ وہ تیرا قرض اور تیرے بچوں کی ذمہ داری لے گا، تو مجھے شہید کرے گا اور تم بدر کے مقتولین کے بارے کلام کر رہے تھے لیکن ایک بات یاد رکھو تم مجھے شہید کرنا چاہتے ہو مگر اللہ تعالی میرا مددگار ہے

اسلام قبول کرلیا

فَقَالَ عُمَيْرٌ :أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَدْ كُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ
نُكَذِّبُكَ بِمَا كُنْتَ تَأْتِينَا بِهِ مِنْ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَمَا يَنْزِلُ عَلَيْكَ
مِنَ الْوَحْيِ، وَهَذَا أَمْرٌ لَمْ يَحْضُرْهُ إِلَّا أَنَا وَصَفْوَانُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ
مَا أَتَاكَ بِهِ إِلَّا اللَّهُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ وَسَاقَنِي هَذَا
الْمَسَاقَ.ثُمَّ شَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ.

عمیر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں کیونکہ یہ بات جب میں نے اور صفوان نے کی ہے تو اس وقت کوئی بھی نہ تھا اور یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ تعالی وحی فرماتا ہے جس کو ہم لوگ آج تک جھوٹا کہتے رہے

اس کو قرآن سکھاؤ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :فَقِّهُوا أَخَاكُمْ فِي دِينِهِ،
وَعَلِّمُوهُ الْقُرْآنَ وَأَطْلِقُوا أَسِيرَهُ "فَفَعَلُوا.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اس بھائی کو قرآن سکھاؤ اور اپنا دین سکھاؤ اور اسکے قیدی کو چھوڑ دو صحابہ کرام نے ان کو قرآن بھی سکھایا اور دین بھی سکھایا اور قیدی بھی رہا کر دیا

یا رسول اللہ ﷺ میں اب کفار سے بدلہ لینا چاہتا ہوں

ثُمَّ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جَاهِدًا عَلَى إِطْفَاءِ نُورِ اللَّهِ، شَدِيدَ
الْأَذَى لِمَنْ كَانَ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَأْذَنَ لِي فَأَقْدَمَ مَكَّةَ
فَأَدْعُوَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى الْإِسْلَامِ لَعَلَّ اللَّهَ يَهْدِيهِمْ، وَإِلَّا
آذَيْتُهُمْ فِي دِينِهِمْ كَمَا كُنْتُ أُوذِي أَصْحَابَكَ فِي دِينِهِمْ، فَأَذِنَ لَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِمَكَّةَ، وَكَانَ صَفْوَانُ حِينَ خَرَجَ عُمَيْرُ بْنُ وَهْبٍ يَقُولُ أَبْشِرُوا بِوَقْعَةٍ تَأْتِيكُمُ الْآنَ فِي أَيَّامٍ تُنْسِيكُمْ وَقْعَةَ بَدْرٍ، وَكَانَ صَفْوَانُ يَسْأَلُ عَنْهُ الرُّكْبَانَ حَتَّى قَدِمَ رَاكِبٌ فَأَخْبَرَهُ عَنْ إِسْلَامِهِ، فَحَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَهُ أَبَدًا وَلَا يَنْفَعَهُ بِنَفْعٍ أَبَدًا.

عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں آج تک دین کے نور کو بجھانے میں لگا رہا میں اب چاہتا ہوں کہ میں مکہ جاؤں اور وہاں جا کر اللہ تعالی اور اسکے پیارے رسول ﷺ اور اسلام کی طرف لوگوں کو دعوت دوں ہوسکتا ہے اللہ تعالی ان کو ہدایت دے وگرنہ میں ان کو اسی طرح کی اذیتیں دوں جوانہوں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو دی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت عطا فرمادی

بدلہ لیا کفار سے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :فَلَمَّا قَدِمَ عُمَيْرٌ مَكَّةَ أَقَامَ بِهَا يَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ وَيُؤْذِي مَنْ خَالَفَهُ أَذًى شَدِيدًا فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ نَاسٌ كَثِيرٌ.

حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ آئے توانہوں نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی اور جولوگ اسلام کو قبول نہ کرتے انکو سخت ایذا دیتے ان کی اس کوشش سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا

الخبر فی سیرۃ ابن ہشام ج 2/318 - 317 ونقلہ البیہقی عن موسی بن عقبۃ کتاب المغازی یزید کلمۃ وینقص کلمۃ والمعنی واحد.

صوفیاء اور درس غیرت

کافر اگر ہو سامنے تو قہر ذوالجلال بن
مسلم گر ہو سامنے رسول ﷺ کا جمال بن

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور خدا کے دشمنوں سے دشمنی کا بیان

دشمن خدا کو منبر پر نہ بیٹھنے دو

دشمنِ راہِ خدا را خوار دار
وزدہ رامنبر منہ بردار دار

بددین وبدمذہب کو ذلیل جانو دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ اس کو سولی پر چڑھادو

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ بددین کی صحبت کے متعلق فرماتے ہیں

دورشو از اختلاط یاربد
یاربد بدتراز ماربد

بدمذہب سے دور بھاگ اور اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بدتر ہے

مارِ بدتنہا برجاں زند
یارِ بد بردین وبرایماں زند

زہریلا سانپ اگر ڈسے گا تو جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب سے ہمیشہ کی سلامتی ہے اگر بدمذہب دوست کا زہر اثر کر گیا تو دین وایمان برباد ہو جائے گا دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گے

بد مذہب کا احسان بھی قبول نہ کرو

مولانا فرماتے ہیں تو صحابہ کا سپاہی بن

رواشداء علی الکفار باش
خاک بردلداری اغیار پاش

اے مسلمان تو اسی طریقہ پر عمل کر جو طریقہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ کے صحابہ کرام کا بتایا ہے وہ کافروں پر سخت ہیں اور بدمذہب و بے دین اگر تم پر احسان کریں تو ان کے احسان پر خاک ڈال دے

مولانا روم فرماتے ہیں دنیاداروں پر خدا کی لعنت

اہل دنیاچہ کہیں وچہ مہیں
لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

دنیادار چھوٹے ہوں یا بڑے سب کے سب لعنتی ہیں

خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کیلئے شیر بن جا

ہیں مکن رد باہ بازی شیرباش
برسراعداء دیں شمشیر باش

اے مسلمان تو سنتا ہے

دین ومذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی باز مکاری نہ بن بلکہ شیر بن اور کافروں اور دین کے دشمنوں کے سروں پر تلوار بن جا

آج ہمارے حکمران مسلمانوں کے لئے شیر اور کافروں کے لئے چوہے ہیں الٹی گنگا بہہ رہی ہے

رب تعالی ورسول اللہ ﷺ کا قرب کب ملے گا؟

حب للہ بغض کن شعار
تابیابی بردرِ دلدار بار

اے مسلمان اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنی خاص نشانی بنالے جس سے تیری پہچان ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوگا

خلق عظیم کا مفہوم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حق سبحانہ وتعالی حبیب خود را ﷺ می فرماید یا ایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم پس پیغمبر خود راموصوف بخلق عظیم ست پس عزت اسلام بجهاد کفار وغلظت بایشاں امر فرمود معلوم شد که غلظت بایشاں داخل خلقِ عظیم است

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا اے غیب کی خبریں دینے والے آپ کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجیے اوران پر سختی کیجیے تو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو جو حسن خلق کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اوران پر سختی کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ کافروں پر سختی کرنا خلق عظیم میں داخل ہے (مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۱۶۵)

کافروں کو ذلیل کرنے میں مسلمانوں کی عزت ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

پس عزت اسلام درخواری کفر واھل کفر ست کسے اھل کفر راعزیز داشت اھل اسلام راخوار ساخت

اسلام کی عزت کافروں کو ذلیل کرنے میں اور جس نے اللہ ورسول ﷺ جکے دشمنوں کو عزت دی اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۱۶۵

کافروں کی تعظیم کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عزیز داشتن عبارت اذاں نیست که البته ایشاں راتعظیم کنند وبالانشانند درمجالس خود جائے دادن وبایشاں مصاحبت نمودن ومیزبانی کردن

عزت دینے کا معنی صرف یہ نہیں کہ ان کی تعظیم ضرور ورکریں اور ان کو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ ان کو اپنی مجلسوں اور جلسوں میں بلانا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان کی میزبانی کرنا بھی ان کو عزت دینے میں داخل ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۶۵

کافروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

دررنگ سگاں ایشاں رادورداشت واگرغرضے دنیاوی بایشاں مربوط باشد وبے ایشاں میسر نشود شیوہ بے اعتباری رامرعی داشته بقدر ضرورت بایشاں باید پرداخت

اللہ تعالی اور اس کے حبیب ﷺ کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہئے اگر دنیاوی کاموں میں سے کوئی کام ان کے ساتھ پڑ جائے اوران کے بغیر پورا نہ ہو تو ان پر قطعا اعتبار نہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے برتاؤ کریں

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص ۶۵

بدمذہب کی صحبت کا اثر کافر سے بھی برا ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اجتناب از صحبت مبتدع لازم است وضرر صحبت مبتدع فوق
ضرر کافرست

مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز لازم ہے اور جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہے اس کا ضرر کھلے کافر سے زیادہ ہے

مکتوبات مکتوب نمبر۵۴ص۵۴

جس قدر کافروں کی عزت کیجائے گی اس قدر اسلام کی عزت کم ہوگی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

هر قدر که اهل کفر راعزت باشد ذلت اسلام همان قدرست این
سررشته رانیک باید نگاه داشت واکثر مردم این سررشته راگم
کرده اند از شومی آن دین رابربادداده حق سبحانه وتعالی حبیب
خود را ﷺ می فرماید یا ایهاالنبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ
علیهم جهاد بالکفار وغلظت برایشان از ضروریات دین است

جس قدر کافروں کی عزت کیجائے گی اس قدر اسلام کی ذلت ہوگی اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے اکثر لوگوں نے اس بات کو بھلادیا ہے اسی نحوست کی وجہ سے دین کو برباد کردیا ہے

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا اے غیب کی خبریں دینے والے آپ کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجیے اوران پر سختی کیجئے

کفار پر جہاد کرنا اور مسلمانوں کا ان پر سختی کرنا ضروریات دین میں سے ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب نمبر۱۹۳ص۱۹۳

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل کی تمنا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

هر کسے رادردل تمنائے امرے ست از امور وتمنائے فقیر این

فقیر شدت نمودن بدشمنان خداجل وعلاودشمنان پیغمبر
او ﷺ واهانت رسانیدن بایں بیدولتاں وخوار داشتن ایشان
رائمه باطله ایشان راویقین میداند که هیچ عملے تروحق جل
وعلا ازیں عمل مرضی تر نیست

ہر شخص کی دلی کوئی نہ کوئی تمنا ہوتی ہے اور مجھ فقیر کی تمنا یہ ہے اللہ تعالی اور اس کے حبیب ﷺ کے دشمنوں پر سختی کی جائے اور ان بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو ذلیل کیا جائے اور یقین کریں اللہ تعالی کو راضی کرنے والا اس سے بہتر عمل کوئی نہیں

مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۹ص۲۳۹

سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حق سبحانه وتعالی درقرآن مجید خود اهل کفر رادشمن
پیغمبر خود فرمود است پس اختلاط وموانست بایں دشمنان
خداورسول ﷺ اواز جنایات ست

اللہ تعالی نے قرآن میں کافروں کو رسول اللہ ﷺ کا دشمن فرمایا تو اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنا بدترین گناہوں میں سے ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ص۱۶۶

کافروں کے ساتھ دوستی کا سب سے کم نقصان کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اقل ضرر درمصاحبت وموانست بایں دشمنان آنست که قدرت
اجرائے احکام شرعی ورفع رسوم کفری زبوں می گردد

ان خدورسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی رکھنے کا سب سے کم نقصان یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے اجراء اور کافروں کی رسوم کو ختم کرنے کی طاقت ختم ہوجاتی ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۶

کافروں کی دوستی اللہ ورسول ﷺ کی دشمنی تک لے جاتی ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ودستی والفت بادشمنان خداورسول ﷺ او منجر بدشمنی خدائے عزوجل وبدشمنی پیغمبر ﷺ او می شود شخصے گمان می کند که اواز اهل اسلام است وتصدیق وایمان بالله ورسوله دادر امانمی داند که ایں قسم اعمال شنیعه اسلام اوراپاک وصاف می برد

اللہ تعالی ورسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور الفت رکھنا اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی دشمنی تک لے جاتی ہے ایک شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خداتعالی اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے لیکن اس کو خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے برے کاموں کی وجہ سے اپنے دین کو برباد کر چکا ہے

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ ص ۱۶۶

خالی کلمہ پڑھنا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مجرد تفوه بکلمه شهادت ر اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم مجئیه من الدین ضرورة باید وتبری از کفر و کافری نیز درکار است تااسلام صورت بند دونه خرط القتاد

زبان سے خالی کلمہ پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں تمام مسائل دینیہ کی

تصدیق ضروری ہے اور کفر اور کفار سے بیزاری لازمی ہے تا کہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے مسلمان نہیں ہوگا

مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۳

خدا رسول اللہ ﷺ کی محبت کب تک حاصل نہیں ہوسکتی؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

محبت خدائے عزوجل ورسول ﷺ بے دشمنی دشمنان او صورت نه بندوع تولابے تبرانیست ممکن دریں جاصادق سست

اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت ان کے دشمنوں سے دشمنی کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق آتا ہے

کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے دشمنی نہ ہو

مکتوبات مکتوب ۲۶۶ ص ۳۲۵

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رونے لگ گئے

ایک شخص نے عرض کیا حضور جناب کی کتب میں بدمذہبوں کی تردید بہت سختی کے ساتھ کی گئی ہے نیچری طبیعت کے لوگ جب ایک دوصفحات دیکھتے ہیں تو کتاب رکھ دیتے اور کہتے ہیں اس میں گالیاں بھری ہوئی ہیں اگر کچھ نرمی برتی جائے تو زیادہ لوگ پڑھ سکیں گے

تو جناب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہوگئے فرمایا کہ میری تو تمنا یہ ہے احمد رضا کے پاس تلوار ہوتی اور بدمذہبوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان کی گردنیں قلم کر دیتا لیکن تلوار اختیار میں نہیں قلم ہاتھ میں ہے تو میں اس کے ساتھ بے دینوں کا رد کرتا ہوں اور وہ بھی شدت کے ساتھ

اربعین شدت ص ۱۱

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ ﷺ نے خود حکم فرمایا

آپ صاحب کشف بزرگ تھے اور آپ کا زیادہ تر وقت وظائف وتلاوت قرآن میں گزرتا تھا ایک دن خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیوں کی تردید کرو

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ اس حکم کے بعد میں فرض نماز تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دئے دن

رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا

روئید ا مجلس ۱۹۸۲ ص ۱۴

تم کیا جواب دو گے؟

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ایک دن مجھے القاء ہوا یہ گمراہی تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تم چپ بیٹھے ہو اگر قیامت کے دن تجھ سے پوچھا گیا تو کیا جواب ہو گا؟

سیرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۷

جلسہ میلاد شریف میں قادیانیوں کی تردید

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ مولانا عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے جلسے کراؤ اور ان میں مرزے اور اس کے ساتھیوں کے حالات بیان کرو جس مقام کے لوگ غریب ہوں ان کو کہو کہ مٹھائی کی کوئی ضرورت نہیں بس تم سنو

میلاد کے جلسے ہزاروں لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے اور لوگ مولانا عبدالرحیم کے ہاتھ تائب ہو کر مسلمان ہوئے

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۵۰

خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ شیر کی طرح للکارے

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بہت عرصہ سے بیمار تھے اور بستر پر چل نہ سکتے تھے جب آپ کو یہ خبر سنائی گئی کہ مرزا دجال نبوت کا دعو کر رہا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ منحوس خبر سن کر بستر مرگ سے یوں اٹھے جیسے شیر انگڑائی لیکر اٹھتا ہے پھر ساری زندگی اس فتنے کے خلاف لڑتے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو خط روانہ فرمائے جس کی وجہ سے مرزا قادیانی کا گھیرا تنگ ہو گیا (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۵۰)

میری چارپائی وہاں لے چلو

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سخت بیمار تھے اور چارپائی پر تھے اٹھا نہیں جاتا تھا آپ کو معلوم ہوا کہ مرزے دجال کا خلیفہ نورالدین نارووال آیا ہوا ہے اور لوگوں کو قادیانی بنا رہا ہے تو فرمایا میری چارپائی نارووال لے چلو چنانچہ چار جمعے مسلسل آپ وہاں جا کر جمعہ پر خطبہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ نورالدین قادیانی وہاں سے بھاگ گیا

ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عرض کیا حضور میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں آپ کے نزدیک کیسا ہے ؟ ابھی اس نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا صرف وہ مجدد و مھدی ہونے کا دعوی کرتا تھا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک میں نے دیکھا کہ میں کوانوال کی حیثیت سے لاہور میں گشت کر رہا ہوں اور مرزا قادیانی کو کانٹوں اور گندگی میں پڑے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کو حرکت دے کر اور ڈانٹ کر کہا تیرے پاس مجدد ہونے اور مہدی ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا اور نہایت غمگین تھا

صحیفہ محبوب ص ۳۰۷

نام سنتے ہی غصہ میں آجاتے

مولوی محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے خط حضرت توکل شاہ صاحب کے پاس آتے کہ دعا کردیں یہ سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرے پر غصے کے مارے شکن پڑجاتے تھے

صحیفہ محبوب ص ۳۱۰

ایک مجذوب بزرگ ہونے کے باوجود مرزے دجال کو گالیاں دیتے

میر احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دوست کے ہمراہ شاہ سیف الرحمٰن نامی ایک مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوا جو جذب کی حالت میں بہت سی باتیں کرجاتے جو بھی شخص اپنا سوال لے کرآتا ان کے سامنے بیٹھ کر صرف ذہن میں لاتا شاہ صاحب جواب دے دیتے میں بھی شاہ جی کے سامنے بیٹھ کر مرزا دجال کے بارے میں سوچنے لگا کہ کیا وجہ ہے کچھ لوگ اس کو مجدد ومہدی اور نبی مانتے ہیں اور کچھ لوگ اس کو جھوٹا کہتے ہیں شاہ صاحب فوراً فرمانے لگے ایک تو انگریزوں کا عیسی بن گیا اور دوسرا بھنگیوں کا پیر بن گیا اس کے بعد بہت سخت کلام کیا اس کو گالیاں دی اور نہایت غضب میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک حجرے کی طرف چل پڑے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار پڑھتے اور بار بار مرزے کو گالیاں دیتے میں جب اپنے دوست کے ساتھ واپس آیا تو میں نے کہا میں نے جیسے ہی سوچا تو فوراً شاہ صاحب اس کے خلاف بول پڑے اور اس کو سخت گالیاں دیں۔

رئیس قادیاں جلد۲ ص ۱۳۶

اس بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو مجذوب ہے، جس کو کسی کی کوئی خبر نہیں ہوتی وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے دشمن مرزا کے ساتھ اس طرح نفرت کرتا ہے کاش کہ جو لوگ اپنے آپ کو عقل والا جانتے ہیں ان کو عقل آجاتی۔

ولی کی بارگاہ میں آتے ہی کافر کے ساتھ دشمنی ہوگئی

ایک شخص مردان علی بڑا مالدار تھا اور مرزا دجال کے پاس بھی جاتا تھا ایک سوال لے کر حاضر ہوا اور نیت یہ تھی کہ اگر سوال حل نہ ہوا تو قادیان جاکر مرزا کا مرید بن جاؤں گا میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو جیسے ہی میاں صاحب نے نگاہ ڈالی تو ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اپنی زبان سے کہنے لگا مرزا جھوٹا ہے مرزا جھوٹا ہے مرزا جھوٹا ہے اس اقرار کے بعد جب وہ ہوش میں آیا تو فوراً اپنے خیالات سے تائب ہوا (خزینہ کرم ص ۵۲۱)

مرزا قادیانی باؤلا کتا ہے

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار میں نے مراقبہ کیا اور دیکھا کہ مرزا قادیانی کی شکل باؤلے کتے جیسی ہے اور باؤلے پن کا دورہ پڑا ہوا ہے اس کی دم منہ کی طرف ہے بھونک رہا ہے اور گول چکر کاٹ رہا ہے اور اس کے منہ سے پانی نکل رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کا ذکر اللہ کے ولی کے سامنے کیا تو فوراً تڑپ اٹھے اور فرمانے لگے کہ واقعتاً یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے واقعتاً مرزے کی حقیقت ایسی ہونی چاہئے

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۱۵۹

اب کوئی کہے کہ ایک انسان کو کتا کہنا درست نہیں تو وہ اپنا علاج کرائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کی خاطر کتوں نے بھی لڑائی کی ہے اب جو اپنے آپ کو انسان بھی کہے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف بولے بھی تو اس کو کیا کہا جاسکتا ہے

تو چپ بیٹھا ہے؟

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں فرمایا اے مہر علی یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کو کاٹ رہا ہے اور تو خاموش ہے؟

ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶

مرزا قادیانی دجال کی فوٹو کاپی ہے

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی ہو بہو دجال کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے

تحریک ختم نبوت ص ۵۰

مرزا دجال رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار جاگتے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے رسول اللہ ﷺ کے سے چار ہاتھ کے فاصلے پر پیر صاحب باادب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مرزا دجال رسول اللہ ﷺ سے دور ایک جگہ رسول اللہ ﷺ کو پیٹھ کئے ہوئے بیٹھا ہے

تحریک ختم نبوت ص ۵۰

ایک پرندہ نے اپنا پربیٹ سے بھرا ہوا پر ڈال دیا

مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا کمرہ بند اور ائیر کنڈیشند ہے ایک پنکھے سے ایک پرندہ کا پر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا وہ مرزا ناصر کے ان دلائل پر آپڑا جو مرزے کے حق میں دے رہا تھا تو فورا بولا آئی ایم ڈسٹر پڈ یہ فورا تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں تھک گیا ہوں

ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴

بدمذہب کی عزت کرنے میں سنت کی ذلت ہے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

در توقیرے استخفاف واستھانت سنت ست وایں می کشد

بویران کردن بنائے اسلام

بدمذہب کی تعظیم وتوقیر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی حقارت ہے اور سنت کی ذلت ہے اور سنت کی ذلت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے

اشعۃ اللمعات جلد اص ۱۴۷

ایک ہندو کی صحبت میں رہنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک ہندو کہتا ہے کہ میری صحبت اختیار کرو تم کو اللہ تعالی کی معرفت حاصل ہو جائے گی کیا اس کی صحبت اختیار کرنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح کے آدمی کے پاس نہیں جانا چاہیئے بلکہ مسلمانوں میں سے بھی جو شخص بھنگ پوست پیتا ہو یا دوسرے غیر شرعی کام کرتا ہو اس کے پاس قطعا نہ جاؤ

مراۃ العارفین ص ۱۹۶

دنیادار اگر مسلمان بھی ہو تو بھی اس کے قریب نہ جاؤ

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا دنیادار کی مجلس میں بیٹھنا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا جو شخص اہلِ دنیا کی مجلس میں بیٹھتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن انہیں لوگوں کے ساتھ غافل ہی اٹھایا جائے گا

مراۃ العارفین ص ۱۹۶

دین کے مخالف لوگوں میں رشتہ کرنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ سید حیدر شاہ جلال پوری اپنے بیٹے کا رشتہ فلاں گھر میں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس قابل نہیں آپ نے فرمایا تو پھر شاہ صاحب کیوں ایسا کرنا چاہتے ہیں؟ ان کو پرہیز کرنی چاہیئے کیونکہ دین کے مخالف لوگوں

میں رشتہ کرنا نقصان کا موجب ہے (مراءۃ العارفین ص ۱۹۶)

انگریز کی نوکری کرنا کیسا؟

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص انگریز کے ایک محکمہ میں سربراہ تھا حج کرکے آیا پھر نوکری شروع کردی میں نے اس کو کہا کہ عجیب بات ہے کہ تم نے حج بھی کرلیا ہے انگریز کی نوکری سے پھر باز نہیں آئے اس نے کہا کہ اگر نوکری نہیں کروں گا تو کھاؤں گا کہاں سے؟ میں نے کہا کہ جو لوگ نوکری نہیں کرتے وہ کہاں سے کھاتے ہیں؟

مراءۃ العارفین ص ۱۹۷

میں کافر کے سامنے نہیں جھک سکتا

میں نے اس داڑھی سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر صفائی کی ہے یہ کافر کے سامنے نہیں جھک سکتی

نواب مظفر خان جو کہ قرآن کے حافظ وقاری تھے ملتان شہر میں کھڑک سنگھ کے ساتھ جنگ شروع ہوگئی دونوں جانب سے بہت نقصان ہوا نواب صاحب کے ساتھ صرف چالیس لوگ رہ گئے اور بعض امراء آپ کو مشورہ دینے لگے کھڑک سنگھ پورے شہر پر قابض ہو چکا ہے اگر آپ اس کا استقبال کرلیں تو ہم سب کی جان بخشی ہو سکتی ہے نواب صاحب نے اپنی داڑھی منہ میں چبا کر کہا کہ تمہاری عقل ناقص ہے اور اس پر مجھ کو افسوس ہے

میں نے اس داڑھی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے روضہ منورہ پر صفائی کی ہے کیا یہ داڑھی میں کسی کافر کے سامنے جھکا دوں تو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں گا

مراءۃ العارفین ص ۱۹۸

افسوس آج کے ان حکمرانوں پر جن کے پاس لاکھوں کی تعداد میں فوج بھی ہے پھر بھی کفار سے مار کھا رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں انہوں نے تو مسلمانوں کی ہر چیز کفار کے ہاں گروی رکھ دی ہے اور ایک وہ تھے غیرت والے حکمران کہ چالیس لوگ لیکر بھی کفار سے صلح نہیں کر رہے

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قال سهل من صحح ايمانه وأخاص توحيده فإنه لا يأنس بمبتدع ولا يجالسه ويظهر له من نفسه العداوة

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنا ایمان ٹھیک کرلیا اور پکا موحد بن گیا تو وہ کبھی بھی بدمذہب کے پاس نہیں بیٹھے گا اور نہ اس سے دل لگائے گا بدمذہب کے لئے اس کی طرف سے دشمنی ظاہر ہوگی

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

بدمذہب کے ساتھ نرمی کرنے والا

ومن داهن مبتدعاً سلبه الله حلاوة السنن ومن أجاب مبتدعاً لطلب عز الدنيا أو غناها أذله الله بذلك العز وأفقر بذلك الغنى ومن ضحك إلى مبتدع نزع الله نور الإيمان من قلبه ومن لم يصدق فليجرب

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی بدمذہب سے نرمی برتی تو اللہ تعالی اس سے سنت کی حلاوت چھین لے گا اور جس نے کسی بدمذہب کو جواب دیا دنیا طلب کرنے کے لئے یا اس کی دولت کی وجہ سے تو اللہ تعالی اس کو ذلیل فرمادے گا اور اس کو فقیر کردے گا اور جس نے بدمذہب کو مسکرا کر دیکھا تو اللہ تعالی اس سے نور ایمان چھین لے گا جس کو لگے کہ یہ بات سچ نہیں ہے تو وہ تجربہ کرکے دیکھ لے

تفسیر مدارک سورۃ مجادلہ آیۃ نمبر ۲۲

یہ بے غیرتی والی فقیری ہم سے نہیں ہوتی

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ مرزا قادیانی کی زبان کا ڈنگ روح

اور ایمان کے لئے بہت ہی خطرناک ہے جس سے متاع اسلام برباد ہوجاتی ہے صحبت بد کا اثر برے کام کرنے سے بھی زیادہ برا ہے ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہوسکتی کہ عقائد متواترہ اسلامیہ پر ایسے حملوں کے وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں اور ہم ایسے فقرے بھی سے ہزار دل سے بے زار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو

مرزا قادیانی سے بحث کے وقت کسی نے آپ کو کہا فقراء کا کام بحث کرنا نہیں ہے انہوں نے نہ جانا کہ یہ جہاد اس کے ساتھ ہے جس کے خیالات فاسدہ کی تلوار سے ملت محمدیہ برباد ہورہی ہے

ملفوظات پیر مہر علی شاہ صاحب ص ۲۲۷

انگریز کو سڑک نہ بنانے دی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار انگریز حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پاس سے سڑک بنانے لگا تو حضرت خواجہ خدا بخش رحمہ اللہ نے فرمایا اگر انگریز نے یہیں پر سڑک بنائی تو میں جوتے مار مار کر اس کا سر توڑ دوں گا انگریز کو جب پتہ چلا تو اس نے ارادہ بدل لیا (مقابیس المجالس ص ۲۶۵)

آج انگریز تو چلا گیا مگر اپنی روحانی اولاد کے ذمہ لگا گیا کہ مجھے تو مسلمانوں نے مزار ہی نہیں گرانے دیا تم نے اب مسجدیں گرا کر سڑکیں بنانی ہیں

لوگوں نے نماز ادا کرنا چھوڑ دی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید تھے جنکا نام مولوی غلام داؤد تھا لوگ ان کو پکڑ کر حضرت صاحب کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم صحابہ کرام کے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہو؟ تو وہ کہنے لگا میں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برحق جانتا ہوں مگر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے ان کے سلاسل کے پیر ہونے کی وجہ سے زیادہ محبت رکھتا ہوں آپ نے ان کو چھوڑ دیا مگر پھر بھی لوگوں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنی ترک کر دی دیکھو پہلے زمانے کے

لوگ کیسے پکے عقیدے کے ہوتے تھے (مقابیس المجالس ص ۳۰۱)

یہ بات بھی بدمذہبی کی طرف لے جاتی ہے

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ میرے پیر و مرشد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے صرف اس لئے زیادہ محبت کرتا ہے کہ وہ مشائخ کے پیر ہیں یا اس کے جد امجد ہیں یا وہ بہادر ہے اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بھی بہادر تھے تو ایسی باتیں بھی انسان کو بدمذہبی کی لے جاتی ہیں

مقابیس المجالس ص ۳۰۱

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساری مخلوق سے زیادہ بدتر دو گروہ ہیں ایک رافضی اور دوسرے خارجی کیونکہ یہ ساری عمر اس میں گزار دیتے ہیں کہ کون افضل ہے اور کون نہیں راہ خدا میں قدم نہیں رکھتے

مقابیس المجالس ۴۶۷

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا جلال

آپ رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کی گستاخی برداشت نہ کرتے تھے اور اس سے فوراً ہمیشہ کے لئے تعلق ختم کر دیتے تھے

ایک دن آپ ابوالفضل نے کہا حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا

غزالی نامعقول گفتہ است

تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو سن کر جلال آ گیا اور یہ فرما کر چلے گئے اگر تم کو اہل علم سے ملنے کا شوق ہے تو ایسی بے ادبی والی زبان روک کر رکھو

زبدۃ المقامات ص ۳۳۶

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا جلال

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شخص کا نام لیا گیا تو آپ نے نہایت جلال میں فرمایا میرے سامنے اس کا نام نہ لو وہ بدعتی ہے

مقابیس المجالس ص ۱۰۷

گستاخ پر غصہ کی انتہاء

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں ایک بدبخت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بکواس کردی تو مجھے جوش آگیا اور سارا جسم کانپنے لگا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور بینائی بلکل ختم ہوگئی

مقابیس المجالس ص ۷۲۵

یہ ہے غیرت ایمانی اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو عطا فرمائے

مولا علی رضی اللہ عنہ کا گستاخ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا کفر ہے لھذا علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینا بھی کفر ہوا

مقابیس المجالس ص ۹۱۸

صوفی بھی غیرت سے مجبور ہوتا ہے

حضرت مولانا پیر سید احمد شامی رحمۃ اللہ علیہ سندھ میں تھے کسی نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو آپ اس دن سخت جلال میں تھے کسی کو بولنے کی ہمت نہ تھی حتی کہ نماز مغرب کا وقت آگیا آپ اسی حالت میں اٹھے اور وضو کرنے لگے قاضی عزیز اللہ ساتھ کھڑے سوچ رہے ہیں کہ یہ تو درویش ہیں ان کو غصہ اتنا کیوں ہے تو آپ دل کی بات پر مطلع ہوکر فرمانے لگے قاضی

صاحب، ہم رسول اللہ ﷺ کی شام میں گستاخی ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے اس کی وجہ یہ کہ ہم عقیدت وطبیعت سے مجبور ہیں یہ سن کر قاضی صاحب حیرت زدہ رہ گئے اور چپ ہوگئے

تذکرہ شامی ص ۸۱

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جلال

قال ابو المظفر رحمة الله عليه شهدته مرة متوسدافقيل له: ان فلاناوسمى له رجل كان مشهورافى ذلك الوقت بالكرامات والعبادات والخلوات والزهد قدقال انه تجاوز مقام يونس نبى الله ﷺ فتبين الغضب فى وجهه واستوى جالساوتناول الوسادة بيده والقاهابين يديه فوجدناذلك الرجل قد فاضت روحه فى ذلك الوقت وكان سويالاعلة له

شیخ ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ وہ فلاں شخص جو عبادت وکرامت میں اور خلوت وزہد میں بہت مشہور ہے نے کہا کہ میرا درجہ حضرت یونس علیہ السلام سے بھی اونچا ہوگیا ہے

اتنا سننا تھا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو سخت جلال آگیا اور ٹیک چھوڑ کر بیٹھ گئے اور اپنا تکیہ اٹھا کر اپنے سامنے پھینک دیا تو ہم نے اسی وقت اس شخص کو دیکھا تو مر چکا تھا اور اس کو کوئی مرض بھی نہیں تھا

بہجۃ الاسرار ص ۹۷

بدر میں صرف گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم تھا

بدر میں صرف گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم تھا

بدر میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے قتل سے منع فرمایا تھا جنہوں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو ایذا نہیں دی تھی اور ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا جو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیا کرتے تھے اس سے ان لوگوں کا رد ہو جائے گا جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھاتے تھے بھائی اگر چادریں بچھانا تم کو یاد ہے تو یہ بھی یاد رکھو رسول اللہ ﷺ نے انہیں لوگوں کو بہت زیادہ شفقت دی صرف اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں جب ان کا تکبر بہت زیادہ ہو گیا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے تو خود رسول اللہ ﷺ نے ان کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کے قتل ہونے پر سجدہ شکر بھی ادا کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان گستاخوں کے قتل ہونے پر خوشی بھی منائی ہے اور انہیں کافروں کے قتل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے نوافل بھی ادا کئے ہیں یہ بھی لوگوں کو بیان کروتا کہ لوگوں کو پتہ چلے اصل حقیقۃ کیا ہے؟

ابو لبختری کے قتل سے منع فرمایا

پہلی وجہ قتل سے منع کرنے کی

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :وَإِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ لِأَنَّهُ كَانَ أَكَفَّ الْقَوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدر میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ابوالبختر ی کو قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ آپ ﷺ کی قوم کے قریب ترین کف میں سے تھا

دوسری وجہ قتل سے منع کرنے کی

وَهُوَ بِمَكَّةَ. كَانَ لَا يُؤْذِيهِ ولا يبلغه عنه شء يَكْرَهُه

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس نے مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی تکلیف نہیں دی

تھی اور نہ کبھی کوئی ایسا کام کیا جس سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی

تیسری وجہ اس کو قتل نہ کرنے کی

وَكَانَ مِمَّنْ قَامَ فِي نَقْضِ الصَّحِيفه

کفار مکہ نے جو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں ایک معاہدہ کیا ہوا تھا اس کو ختم کرانے میں اس نے اہم کردار کوادا کیا تھا پھر ان کے اس معاہدہ کی بھی مخالفت کی جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے نکالنے لئے کیا تھا

میں تم کو قتل نہیں کرسکتا

فَلَقِيَهُ الْمُجَذَّرُ بْنُ ذِيَادٍ الْبَلَوِيُّ حَلِيفُ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ قَتْلِك وَمَعَ أَبِى الْبُخْتَرِيِّ زَمِيلٌ لَهُ خَرَجَ مَعَهُ مِنْ مَكَّةَ وهو جنادة بن مُلَيْحَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِى لَيْثٍ .قَالَ وَزَمِيلِي؟ فَقَالَ لَهُ الْمُجَذَّرُ)) لَا وَاللَّهِ مَا نَحْنُ بِتَارِكِي زَمِيلِكَ، مَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِكَ وَحْدَكَ، قَالَ لَا وَاللَّهِ إِذًا لَأَمُوتَنَّ أَنَا وَهُوَ جَمِيعًا لَا يَتَحَدَّثُ عَنِّى نِسَاءُ قريش بمكة أَنِّى تَرَكْتُ زَمِيلِي حِرْصًا عَلَى الْحَيَاةِ . وَقَالَ أبو البختري وهو ينازل المجذر: لن يترك ابْنُ حُرَّةٍ زَمِيلَهُ ٭حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَرَى سَبِيلَه قَالَ : فَاقْتَتَلَا فَقَتَلَهُ الْمُجَذَّرُ بْنُ ذِيَادٍ وَقَالَ فِي ذَلِكَ :إِمَّا جَهِلْتَ أَوْ نَسِيتَ نَسَبِي ثم اتى المجذر رسو ل الله ﷺ فقال : والذى بعثک بالحق لقد جهدت عليه ان يستاسر فاتيک به فابى الاان يقاتلنى فقاتلته فقتلته

ابوالبختری جب اپنے حلیف مجذر بن زیاد بکوی رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے تم کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے

مجذر سے یہ سن کر کہا اس نے پوچھا کیا یہ حکم میرے ساتھی کے بارے میں بھی ہے جو اس

وقت میرے ساتھ میرے محافظ کی حیثیت سے میرے ساتھ ہے؟ مجذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حکم صرف تمھارے لئے ہے کہ تم کو قتل نہ کیا جائے اس نے جواب دیا اگر میں ایسا کروں کہ اپنے آپ کو بچالوں اور اپنے ساتھی کو قتل کرنے کے لئے تمھارے حوالے کر دوں تو مکہ کی خواتین یہی کہیں گی کہ میں صرف اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کیا تھا ابوالبختری کا ساتھی جنادہ بن ملیحہ مجذر رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن کر ان پر حملہ آور ہوا اور ابوالبختری بھی ساتھ مل گیا حضرت مجذر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آگے بڑھا تو انہوں نے اور چارہ نہ ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو قتل کر دیا

مجذر رضی اللہ عنہ پر حملہ کے وقت ابوالبختری کی زبان پر یہ اشعار تھا

میں اس وقت تک جنگ کے سے باز نہیں آؤں گا جب تک اپنے ساتھی کو نہ بچالوں یا خود ہی قتل ہو جاؤں ابوالبختری کے جواب حضرت مجذر رضی اللہ عنہ نے عرب کے دستور کے مطابق کچھ رجزیہ اشعار پڑھ کر ان کو قتل کرنا پڑا پھر مجذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یارسول اللہ ﷺ میں نے بہت کوشش کی کہ اسکو قتل نہ کروں مگر وہ مجھ سے لڑ پڑے تھے تو میں نے مجبوراً ان کو قتل کر دیا (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۳۰۲)

ابوالبختری کے قتل پر رسول اللہ ﷺ کا اظہار افسوس

رسول اللہ ﷺ نے ابوالبختری کے قتل پر افسوس کا اظہار فرمایا اور حالات کے پیش نظر مجذر رضی اللہ عنہ کے عمل کو ضروری اور جائز قرار دیتے ہوئے حکم کی خلاف ورزی پر ان کو معاف فرما دیا

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اگر حضرت مجذر رضی اللہ عنہ ان کو قتل نہ کرتے تو خود قتل ہو جاتے اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۹۲

اس سے ثابت ہوا وہ اگر چہ کافر تھا مگر رسول اللہ ﷺ کی حمایت کرتا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کو منع فرمایا اور اسکے قتل ہونے پر افسوس فرمایا

بنی ہاشم کے لوگوں کے قتل سے منع فرمایا

قال النبی ﷺ انی قدعرفت ان رجالامن بنی هاشم وغیرهم قد اخرجوا کرها

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کو جانتا ہوں جن کو مجبور کر کے لایا گیا ہے وہ خود نہیں آئے

سبل الهدی والرشاد جلد۴ ص۴۹

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قتل سے منع فرمایا

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من لقی منکم العباس بن عبدالمطلب فلایقتله فانماخرج مکرها

جو تم میں سے عباس بن عبدالمطلب کو ملے تو اس کو قتل نہ کرنا کیونکہ وہ مجبور الایا گیا ہے

سبل الهدی والرشاد جلد۴ ص۴۹

صرف گستاخوں کے قتل کا حکم تھا

امیہ بن خلف جو رسول اللہ ﷺ کو ایذائیں دیتا تھا اس کو حضرت بلال رضی اللہ نے قتل کر دیا یاد رہے یہی امیہ بن خلف جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکلیفیں دیا کرتا تھا اللہ تعالی نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہی اس کو قتل کرایا

امیہ بن خلف کا قتل

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ وَحَدَّثَنِيهِ أَيْضًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. قَالَ :كَانَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لِي صَدِيقًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ اسْمِي

عَبْدَ عَمْرٍو، فَتَسَمَّيْتُ حِينَ أَسْلَمْتُ عبد الرحمن، فكان يلقاني ونحن بِمَكَّةَ فَيَقُولُ :يَا عَبْدَ عَمْرٍو أَرَغِبْتَ عَنِ اسم سماكه أبوك؟ قَالَ :فَأَقُولُ :نَعَمْ ;قَالَ :فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ، فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَيْئًا أَدْعُوكَ بِهِ، أَمَّا أَنْتَ فَلَا تُجِيبُنِي بِاسْمِكَ الْأَوَّلِ، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَدْعُوكَ بِمَا لَا أَعْرِفُ ;قَالَ :وَكَانَ إِذَا دَعَانِي يَا عَبْدَ عَمْرٍو لَمْ أُجِبْهُ، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَا عَلِيٍّ اجْعَلْ مَا شِئْتَ. قَالَ :فَأَنْتَ عَبْدُ الْإِلَهِ، قَالَ :قُلْتُ: نَعَمْ ;قَالَ :فَكُنْتُ إِذَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ يَا عَبْدَ الْإِلَهِ فَأُجِيبُهُ فَأَتَحَدَّثُ مَعَهُ، حتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، مَرَرْتُ بِهِ وَهُوَ وَاقِفٌ مَعَ ابْنِهِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، قَالَ :وَمَعِي أَدْرَاعٌ لِي قَدِ اسْتَلَبْتُهَا، فَأَنَا أَحْمِلُهَا فَلَمَّا رَآنِي. قَالَ يَا عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقَالَ يَا عَبْدَ الْإِلَهِ فَقُلْتُ :نَعَمْ ;قَالَ هَلْ لَكَ فِيَّ فَأَنَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأَدْرَاعِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ هَا اللَّهِ)، قَالَ :فَطَرَحْتُ الْأَدْرَاعَ مِنْ يَدِي، وَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَبِيَدِ ابْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، أما لكم حاجة فی اللبن 3)) ؟ (قال) : ثُمَّ خَرَجْتُ أَمْشِي بِهِمَا .قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ 4)) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. قَالَ قَالَ لِي أُمَيَّةُ بن خلف وأنا بينه وبين ابنه آخذاً بأيديهما :يَا عَبْدَ الْإِلَهِ مَنِ الرَّجُلُ مِنْكُمُ المعلم بريشة نعامة قَالَ :ذَاكَ الَّذِي فَعَلَ بِنَا الْأَفَاعِيلَ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَقُودُهُمَا إِذْ رَآهُ بِلَالٌ مَعِي - وَكَانَ هُوَ الَّذِي يُعَذِّبُ بلالاً بمكة على (ترک) الْإِسْلَامِ -فَلَمَّا رَآهُ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا، قَالَ :قلت :أی بلال أسيری، قال لا نجوت إن نجا، ثم قال صرخ بأعلا صَوْتِهِ يَا

أَنْصَارَ اللَّهِ ،رَأْسُ الْكُفْرِ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا، فَأَحَاطُوا بِنَا
حَتَّى جَعَلُونَا فِي مِثْلِ الْمَسَكَةِ فَأَنَا أَذُبُّ عَنْهُ، قَالَ :فَأَخْلَفَ رَجُلٌ
السَّيْفَ فَضَرَبَ رِجْلَ ابْنِهِ فَوَقَعَ، وَصَاحَ أُمَيَّةُ صَيْحَةً مَا سَمِعْتُ
بِمِثْلِهَا قَطُّ، قَالَ قُلْتُ انْجُ بِنَفْسِكَ ولا نجاء (بك) فوالله ما أغني
عنك شيئا قال فهبر وهما بِأَسْيَافِهِمْ حَتَّى فَرَغُوا مِنْهُمَا . قَالَ فَكَانَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَقُولُ :يَرْحَمُ اللَّهُ بِلَالًا فَجَعَنِي بِأَدْرَاعِي وَبِأَسِيرَيَّ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیہ بن خلف مکہ میں مجھ سے اکثر ملتا تھا کیونکہ ہم دونوں میں دوستی تھی اس وقت میرا نام عبدوعمرو تھا جب میں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا امیہ بن خلف مجھے کہا کرتا تھا کہ اس کو میرا پہلے والا نام پسند ہے جو میرے باپ نے رکھا تھا اور وہ مجھے یہ بھی کہا کرتا تھا کہ وہ مجھے میرے نئے نام سے نہیں بلائے گا جو اس کو ناپسند تھا مگر میں اس کو کہا کرتا کہ مجھ کو اس کا میرے پرانے نام سے بلانا پسند نہیں ہے تاہم وہ جس نام سے چاہے مجھے بلالے اس پر وہ مجھے کہنے لگا اب تم اللہ کے بندے ہو گئے ہو میں نے کہا کہ ہاں میں اللہ کا بندہ ہو گیا ہوں اس کے بعد اس نے مجھے ایک دن عبدالرحمٰن کہہ کر پکارا تو میں مجھے بہت پسند آیا میں اور وہ بہت دیر تک باتیں کرتے رہے

عبدالرحمٰن بن عوف نے مزید بیان کیا کہ جب غزوہ بدر کے دن وہ مجھے ملا تو میں اہل اسلام کی طرف سے فوجی لباس میں تھا اور میرے ہاتھ میں نیزہ تھا اور وہ اپنے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا مجھے دیکھ کر کہنے لگا اے عبداللہ میں نے کہا کہو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم تو دوست ہیں پھر تم یہ نیزہ میری طرف کیوں کئے ہوئے ہو؟ اس کی بات سن کر میں نے وہ نیزہ نیچے ہٹالیا پچھلی دوستی کی بناء پر اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ بولا آج کے دن جیسا میں نے پہلے نہیں دیکھا پھر ہم ٹہلتے ہوئے ایک طرف کو چلے گئے اس نے مجھ سے پوچھا کہ وہ تم ایک شخص ہے جس کی داڑھی سینے کو بھرے ہوئے ہے اس کو تم جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ تم حمزہ کی بات کررہے

ہو؟ تو وہ بولا کہ ہاں وہی وہ تو ہم دونوں باپ بیٹے کے خون کا پیاسا ہے لیکن اس کو ابھی تک ہم کو قتل کرنے کا موقع نہیں ملا پھر اس نے کہا کیا تم دودھ پیو گے؟ ابھی یہی بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے وہ مجھے امیہ کے ساتھ دیکھ کر سخت ناراض ہوئے کیونکہ یہ امیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر مکہ میں ظلم کیا کرتا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیکھ کر بولے اے کافروں کے سرغنے میں تم کو نہیں چھوڑوں گا میں بلال رضی اللہ عنہ کو کہتا ہی رہا کہ یہ دونوں میرے قیدی ہیں ان کو قتل نہ کرو مگر انہوں نے ان کو قتل کر ہی دیا امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اکثر کہا کرتے اللہ تعالی بلال رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے میرے قیدیوں کو قتل کر دیا تھا

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۰۳

کافر کے قتل ہونے پر رسول اللہ ﷺ کا شکر کرنا

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اللهم اكفني نوفل بن
خويلد، فأسره جبّار بن صخر، ولقيه عليّ فقتله، وقتل عليّ أيضا
العاص بن سعيد، ثم قال :من له علم بنوفل فقال علي :أنا قتلته،
فقال :الحمد الله الذى أجاب دعوتي منه .

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اللہ تعالی کی بارگاہ میں اے اللہ نوفل کے قتل پر میری مدد فرما تو بدر میں ابن صخرہ نے اس کو قیدی بنالیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو ملے تو آپ نے اس کو قتل کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو نوفل کے بارے کوئی علم ہے کہ اس کے ساتھ کیا بنا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو قتل کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے جس نے میری دعا کو قبول فرمایا

أخرجہ البیہقی فی الدلائل 2/ 367.

ابوجہل کو گستاخ ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا

ابوجہل پر نظر رکھنے کا حکم دیا

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :وَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدُوِّهِ، أَمَرَ بأبى جهل أن يلتمس فى القتلى

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ جب صف بندی سے فارغ ہوئے تو ابوجہل پر نظر رکھنے کا حکم دیا

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کا ابوجہل پر حملہ کرنا

قَالَ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ أَخُو بَنِی سَلَمَةَ :سَمِعْتُ الْقَوْمَ وَأَبُو جَهْلٍ فِی مِثْلِ الْحَرَجَةِ وَهُمْ يَقُولُونَ :أَبُو الْحَكَمِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا سَمِعْتُهَا جَعَلْتُهُ مِنْ شَأْنِی فَصَمَدْتُ نَحْوَهُ، فَلَمَّا أَمْكَنَنِی حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً أَطَنَّتْ قَدَمَهُ بِنِصْفِ سَاقِهِ، فَوَاللَّهِ مَا شَبَّهْتُهَا حِينَ طَاحَتْ إِلَّا بِالنَّوَاةِ تَطِيحُ مِنْ تَحْتِ مِرْضَخَةِ النَّوَى) حِينَ يُضْرَبُ بِهَا، قَالَ :وَضَرَبَنِی ابْنُهُ عِكْرِمَةُ عَلَى عَاتِقِی فَطَرَحَ يَدِی فَتَعَلَّقَتْ بِجِلْدَةٍ مِنْ جَنْبِی، وَأَجْهَضَنِی الْقِتَالُ عَنْهُ، فَلَقَدْ قَاتَلْتُ عَامَّةَ يَوْمِی وَإِنِّی لَأَسْحَبُهَا خَلْفِی فَلَمَّا آذَتْنِی وَضَعْتُ عَلَيْهَا قَدَمِی ثُمَّ تَمَطَّيْتُ بِهَا عَلَيْهَا حَتَّى طَرَحْتُهَا.

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابوجہل ایک جھاڑی سے جنگ کا نظارہ کررہا تھا اس ساتھیوں کا خیال تھا کہ کوئی بھی مجاہد اس تک نہیں پہنچ سکے گا لیکن میں کسی نہ کسی طرح اس تک جا پہنچا اور اس پر حملہ آور ہوا مگر نہ جانے میری تلوار اچٹتی ہوئی اس کی پنڈلی پر جا لگی اور اسی وقت اس کا بیٹا عکرمہ آیا اس نے مجھ پر حملہ کر کے میرا بازو کاٹ دیا اس کے دوسے حملہ میں اس کی تلوار میرے پہلو پر لگی جس سے میری جلد اتر گئی اس کے مجھ پر حملہ کرنے

وجہ یہ بنی کہ میں نے اپنے پیچھے خیال نہیں رکھا بہر حال میں اس کے بعد میں جنگ کے قابل نہیں رہا بس اتنا یاد ہے مجھے کہ کچھ مجاہدین مجھے اٹھا کر اپنی صفوں میں لے گئے

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص۳۰۴

دوسرا حملہ ابوجہل پر دو بچوں نے کیا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ .قَالَ إِنِّی لَوَاقِفٌ يَوْمَ بَدْرٍ فِی الصَّفِّ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِی وَشِمَالِی فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حديثة صفاتهما، فتمنيت أن أكون بين أظلع مِنْهُمَا فَغَمَزَنِی أَحَدُهُمَا فَقَالَ :يَا عَمِّ أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِی سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِی الْآخَرُ فَقَالَ لِی أَيْضًا مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِی جَهْلٍ وَهُوَ يَجُولُ فِی النَّاسِ فقلت ألا تريان؟ هذا صاحبكم الّذى تسألان عنه فابتدراه لسيفيهما فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ .قَالَ كُلٌّ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ .قَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا :لَا .قَالَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّيْفَيْنِ فقال: كلاهما قَتَلَهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں اپنے دائیں بائیں دیکھ رہا تھا تو انصار کے دولڑکے دیکھے وہ دونوں اپنے نیزے تانے کھڑے تھے میں یہ دیکھ کر ان کے قریب گیا تو ان میں سے مجھ سے سوال کیا چچا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟ میں نے سوال کیا کہ تم کو کیا کام ہے اس سے؟ وہ بولا میں نے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے میں آج

اس کو قتل کر دوں گا یا خود قتل ہو جاؤں گا اس کے ساتھی نے بھی مجھے یہی کہا اس کے بعد میں نے حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ ان کے قد میرے گھٹنوں بمشکل ہی اونچے ہوں گے پھر ان میں سے ایک چپکے سے بولا چچا آپ اشارہ سے بتا دیں کہ وہ کون ہے؟ دوسرا بھی مجھ سے یہی سوال کر رہا تھا میں نے ان سے سوال کیا کہ تم اس کا کیا کرو گے؟ ہم نے اللہ تعالی سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو قتل کریں گے میں نے ان کی بے صبری کو دیکھ کر ان کو بتا دیا حالانکہ اس کے محافظ بھی اس کے ساتھ کھڑے تھے لیکن وہ دونوں بچے اس پر بجلی کی طرح دوڑے میرے دیکھتے ہی دیکھتے دائیں بائیں جانب سے حملہ کر دیا وہ عفراء کے بیٹے تھے دونوں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں نے ابو جہل کو قتل کیا ہے ہر ایک کا یہی دعوی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اپنی تلواروں کو صاف کر لیا ہے؟ تو دونوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ابھی تک صاف نہیں کیا جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو دونوں کی تلوار کو خون لگا ہوا تھا فرمایا تم دونوں نے قتل کیا ہے

البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۳۰۴

ابو جہل کے قتل پر رسول اللہ ﷺ کا سجدہ شکر کرنا

قال ابن مسعود :ثم حززت رأسه، ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت :يا رسول الله هذا رأس عدوّ الله أبى جهل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الله الذى لا إله إلا هو؟ وفى لفظ :الذى لا إله غيره، فاستحلفنى ثلاث مرات فألقيت رأسه بين يديه، فقال :الحمد لله الذى أعزّ الإسلام وأهله ، ثلاث مرات، وخرّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجدا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جہل کا سر کاٹا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود

نہیں ہے تین بار رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے قسم لی ابو جہل کے قتل کے بارے میں وہ یقینی طور پر قتل ہو گیا ہے پھر میں نے اس کا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اور فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے اسلام اور مسلمانوں کو عزت دی یہ شکر رسول اللہ ﷺ نے تین بار کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ شکر بھی ادا کیا

سبل الهدی والرشاد جلد ۴ ص ۵۱

تیسرا حملہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا

قال ابن مسعود :ثم حززت رأسه، ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت :يا رسول الله هذا رأس عدوّ الله أبى جهل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الله الذى لا إله إلا هو؟ وفى لفظ :الذى لا إله غيره، فاستحلفنى ثلاث مرات فألقيت رأسه بين يديه، فقال :الحمد لله الذى أعزّ الإسلام وأهله ، ثلاث مرات، وخرّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجدا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جہل کا سر کاٹا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تین بار رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے قسم لی ابو جہل کے قتل کے بارے میں وہ یقینی طور پر قتل ہو گیا ہے پھر میں نے اس کا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اور فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے اسلام اور مسلمانوں کو عزت دی یہ شکر رسول اللہ ﷺ نے تین بار کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ شکر بھی ادا کیا

سبل الهدی والرشاد جلد ۴ ص ۵۱

رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کے قتل ہونے پر دو رکعت نفل ادا کئے

وفى رواية :صلى ركعتين.

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی 942 : نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل کے قتل ہونے کی خوشی میں دو نفل ادا کیے (سبل الھدی والرشاد جلد۴ ص ۵۱)

ابن ماجہ کی روایت

وَقَالَ ابْنُ مَاجَهْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حدثنا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي شَعْثَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ بُشِّرَ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نفل ادا کیے جب رسول اللہ ﷺ کو ابوجہل کے قتل ہونے کی خوشخبری ملی

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص ۳۰۷

اس امت کا فرعون ہے

قال رسول الله ﷺ هذا فرعون هذه الامة

رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا یہ اس امت کا فرعون ہے

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص ۳۰۷

یہ فرعون سے بدتر تھا

شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں اگرچہ ابوجہل کو اس امت کا فرعون کہا گیا ہے مگر یہ فرعون سے بدتر تھا کیونکہ وہ تو مرنے کے وقت کہنے لگ گیا تھا کہ میں ایمان لے آیا اور دہائی دینے لگ گیا تھا مگر یہ تو آخری وقت تک ایسا ہی رہا

مدارج النبوۃ جلد۲ ص ۱۲۶

اب بتائیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دشمنوں کے پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی گئی ہیں رسول اللہ ﷺ کا ابوجہل کے قتل ہونے پر خوش ہونا ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ کتنا بڑا خبیث ہوگا جس

کے قتل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نفل ادا فرما رہے ہیں جب تک اللہ تعالی کا حکم تھا تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ مدارت فرماتے رہے جب اللہ تعالی کا حکم آیا ان کے قتل کرنے کا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کر کے اللہ تعالی کا حکم پورا ہونے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا

ابوجہل کا براحال

وَقَالَ ابْنُ أَبِي الدنيا :حدثنا أبي، حدثنا هشام)أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي مَرَرْتُ بِبَدْرٍ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَضْرِبُهُ رَجُلٌ بِمِقْمَعَةٍ مَعَهُ حَتَّى يَغِيبَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ مِرَارًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :ذَاكَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ يُعَذَّبُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں بدر میں سے گزر رہا تھا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ زمین سے نکلتا ہے اور ایک دوسرا شخص اس کے سر پر لوہے کا گرز مارتا ہے پھر وہ غائب ہو جاتا ہے یہی عمل کئی بار ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ابوجہل ہے اس کو اسی طرح عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص ۳۰۷

ابوجہل کی داڑھی کھینچ لی

قَالَ :فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قال فقلت :أنت أبو جهل؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ابوجہل کے پاس پہنچا تو اس کی داڑھی کو پکڑا پھر میں نے کہا کیا تو ابوجہل ہے؟

البدایہ والنہایہ جلد۳ ص ۳۰۷

ابوجہل کی گردن پر پاؤں رکھا

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :فَوَجَدْتُهُ بِآخِرِ رَمَقٍ فَعَرَفْتُهُ.فَوَضَعْتُ رِجْلِی عَلَى عُنُقِهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب ابوجہل کے پاس گیا تو وہ اس کی آخری سانسیں چل رہی تھیں میں اس کو پہچان گیا تو میں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا

البدایہ والنہایہ جلد۳ص ۳۰۷

گستاخ کوقتل کرنے پرکوئی افسوس نہیں

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ -ومرَّ بِهِ- :إِنِّی أَرَاکَ كَأَنَّ فِی نَفْسِکَ شَيْئًا أَرَاکَ تَظُنُّ أَنِّی قَتَلْتُ أَبَاکَ إِنِّی لَوْ قَتَلْتُهُ لَمْ أَعْتَذِرْ إِلَيْکَ مِنْ قَتْلِهِ، وَلَكِنِّی قَتَلْتُ خَالِیَ الْعَاصَ بْنَ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر میں اپنے ماموں کوقتل کرنے کے بعد اپنے ماموں زاد سعید بن عاص کو کہا میں دیکھتا ہوں کہ تیرے دل میں میرے میں کوئی رنجش ہے اس بارے میں کہ میں نے تیرے باپ کوقتل کیا ہے اور میں تم سے معافی مانگوں گا بلکہ میں نے تو اپنے ماموں کوقتل کیا ہے

البدایہ والنہایہ جلد۳ص ۳۰۸

گستاخوں کے قتل ہونے پر مبارکباد

وَلَقِیَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّوْحَاءِ رُءُوسُ النَّاسِ يُهَنِّئُونَهُ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَظْفَرَکَ، وَأَقَرَّ عَيْنَکَ،

رسول اللہ ﷺ جب واپس تشریف لا رہے تھے جب مقام روحا پر پہنچے تو لوگ مبارکباد دینے کے لئے آئے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کیں

اب اس عبارت پر غور کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کو مبارکباد دے رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ بھی خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بھی نہیں فرمایا کہ وہ تھے تو انسان تم کیوں خوش ہو رہے ہو؟ جس طرح لوگ کہتے ہیں دین بعد میں انسانیت پہلے ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرق واضح فرما دیا کہ اللہ تعالی کا حکم پہلے ہے اور باقی سب کچھ بعد میں ہے

البدایہ والنہیہ جلد۳ص ۳۲۴

نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو گستاخی کی وجہ سے قتل کیا

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفْرَاءِ قُتِلَ النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ، قَتَلَهُ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ، كَمَا أَخْبَرَنِی بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعِرْقِ الظُّبْيَةِ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِی مُعَيْطٍ.قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :فَقَالَ عُقْبَةُ حِينَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ :فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ :النَّارُ .وَكَانَ الَّذِی قَتَلَهُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَبِی الْأَقْلَحِ أَخُو بَنِی عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، كَمَا حَدَّثَنِی أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ .وَكَذَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ فِی "مَغَازِيهِ "، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْ مِنَ الْأُسَارَى أَسِيرًا غَيْرَهُ .
قَالَ :وَلَمَّا أَقْبَلَ إِلَيْهِ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، عَلَامَ أُقْتَلُ مِنْ بَيْنِ مَنْ هَاهُنَا؟ قَالَ :عَلَى عَدَاوَتِکَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو مقام صفراء پر پہنچے تو نضر بن حارث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا

جب رسول اللہ ﷺ عرق طیبہ پہنچے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کر دیا

عقبہ کو جس وقت قتل کیا جانے لگا تو اسنے پوچھا کہ اے محمد ﷺ مجھے قتل کر رہے ہو میری اس بیٹی کا کیا بنے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ بھی تیری طرح ہوئی تو جہنم جائے گی

موسی بن عقبہ فرماتے ہیں کہ ان کو یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے قیدوں میں سے کسی قیدی کو قتل نہیں کریں گے لیکن جب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم نے ان کو کیوں قتل کیا تو انہوں نے جواب دیا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتے تھے

عاصم بن ثابت جب اس کو قتل کرنے لگے تو اس نے پوچھا کہ مجھے کیوں قتل کر رہے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم خدا اور رسول ﷺ کے دشمن ہو اس لئے

البدایہ والنہایہ جلد ف ۳ ص ۳۲۴

رسول اللہ ﷺ کے جلال کا بیان

گستاخ سے سختی کرنا اور نفرت کرنا اور سخت کلام کرنا

گستاخ سے سختی کرنا اور نفرت کرنا اور سخت کلام کرنا

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ سے نفرت کیسے کرنی چاہیئے؟

یا آج لوگ بہت زیادہ ترقی یافتہ ہوگئے ہیں دین کو چھوڑنے میں اور کفر کو قبول کرنے میں جب لوگ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں تو اسوقت ان کو تکلیف نہیں ہوتی مگر جب رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے خلاف بولا جائے تو ان کو تہذیب یاد آجاتی ہے بھائی رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سے بڑھ کر کیا بدتمیزی و بدتہذیبی ہوسکتی ہے جس پر تم چپ رہے مگر جب گستاخ کے خلاف دو جملے ہی کیا بولے عقل کے اندھوں نے بولنا شروع کر دیا

رسول اللہ ﷺ کا چچا ابولہب جس کا نام عبدالعزی تھا مگر رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کیوجہ سے اسکا نام ابولھب رکھا اور وہ بھی اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ جو کہ مدعی نبوت تھا کا نام کذاب بہت بڑا جھوٹا رکھا اب وہ ساری دنیا میں کذاب کے نام سے پہچانا جاتا ہے مشہور گستاخ ابوجہل کا نام عمرو بن ہشام تھا اور لوگ اس کو ابولحکم کہتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ابوجھل رکھا اور وہ اسی نام سے پوری دنیا میں جانا جاتا ہے اسکے اصل نام سے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو ناواقف ہے اور غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ نے اسکا نام فرعون رکھا غزوہ احد میں مشرکین میں سے سب سے پہلے جو اہل اسلام کے ساتھ لڑنے کے لئے آیا اس کا نام ابوعامر راہب تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے اسکا نام ابوعامر فاسق رکھا عیینہ بن حسن فزاری جو مدعی نبوت طلیحہ اسیدی کا نائب تھا کا نام احمق مطاع یعنی پاگل سردار اور اسی طرح مدینہ منورہ کا مشہور منافق عبداللہ بن ابی کو رسول اللہ ﷺ نے رئیس المنافقین کا خطاب دیا

مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا قادیانی تک اور قادیانی سے لیکر گوہر شاہی تک اور گوہر شاہی سے لیکر سلمان تاثیر تک ایک لمبی فہرست ہے بدبختوں کی جو رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہیں ان میں مرزا قادیانی کی ذریت سرِ فہرت ہے ایسے لوگوں کا تذکرہ حقارت و نفرت سے کرنا ضروری ہے تاکہ لوگوں کو نفرت ہو اور عبرت بھی ہو اگر شیطان کے لئے رجیم کا لفظ قرآن میں آیا ہے تو گستاخ

کے لئے زنیم کا لفظ بھی قرآن میں آیا ہے رجیم مردود کو اور زنیم حرامی کو کہتے ہیں

اگر پھر بھی کسی کو سکون نہ آئے تو وہ مہربانی کر کے اسی کتاب کا باب صحابہ کا درس غیرت کا مطالعہ کرے ان شاء اللہ طبیعت درست ہوجائے گی

یہ رسول اللہ ﷺ کا ان گستاخوں کے نام بدلنا ان سے نفرت کی دلیل ہے اور اب بھی کوئی شخص ان گستاخوں کے ساتھ نفرت کرنے کو بدتہذیبی کہتا ہے تو وہ خود اندازہ لگالے کہ اس کا ایمان کس درجہ کا ہے کیونکہ گستاخوں کے ساتھ نفرت کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے جیسا کہ اوپر کلام سے ظاہر ہے اور یہی حسن خلق ہے اور اس کو بدخلقی کہنے والا ایمان سے خارج ہے

گستاخ کو کیا کہنا چاہیئے؟

مدینہ منورہ کے عالم استاذ ڈاکٹر خلیل بن ابراھیم ملا خاطر فرماتے ہیں

لقد دلت الآیات القرآنیة ن موذی رسول الله ﷺ ملعون وھو کافر یجب قتله

قرآن کی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گستاخ لعنتی ہے کافر ہے اس کا قتل واجب ہے

واجب الامة نحو نبی الرحمة ﷺ ص ۱۲۸

گستاخ کون ہے؟

مدینہ منورہ کے عالم استاذ ڈاکٹر خلیل بن ابراھیم ملا خاطر فرماتے ہیں

فالمحاد لله ولرسوله ﷺ ذلیل حقیر مبعد فی الدنیا والآخرة شقی ،کافر ،له العذاب المھین ،مخلد فی النار ،لانه متصف بصفات لکفار والمنافقین

اللہ و رسول اللہ ﷺ کا دشمن ذلیل ہے ،کمینہ ہے ، دنیا و آخرت میں دھتکارا ہوا

ہے، بد بخت ہیں، ان کی لئے توہین آمیز عذاب تیار ہے، پکا دوزخی ہے، اس لئے کہ راسمیں یہ کافروں اور منافقوں کی صفات پائی جاتی ہیں

واجب الامۃ نحو نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۲۹

یہ تو مدینہ منورہ کے عالم ہیں کیسے کیسے الفاظ گستاخ کے لئے بول رہے ہیں اور یقینی طور گستاخ اسی بات کے مستحق ہیں اللہ تعالی ہم کو ان کے ساتھ نفرت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

تب تک ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک گستاخوں سے نفرت نہ ہو

علامہ محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی جو دار العلوم کے شیخ الحدیث تھے کے بارے نقل کیا گیا ہے کہ جب بھی کبھی گفتگو میں مرزا قادیانی کا تذکرہ آیا تو طبیعت میں جلال آجاتا کذاب لعین مردود شقی بد بخت ازلی محروم القسمۃ دجال کذاب شیطان کہہ کر مرزا کا نام لیتے تھے اور اس کے بعد بد دعائیہ جملے کہہ کر اسکا قول نقل کرتے تھے کسی خادم نے سوال کیا شیخ آپ جیسا نفیس الطبع شخص جب مرزا کا نام آتا ہے تو اس طرح غضب ناک ہو جاتا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا میاں میرا ایمان ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی فرض ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ نفرت رکھنی بھی فرض ہے اور ایمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن یہ مرزا قادیانی تھا اس لئے اس مردود کو گالی دیکر جتنا اس سے بغض کا اظہار ہوگا اتنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا میں یہ اس لئے کرتا ہوں کہ جب لوگ ماں باپ کے گستاخ کو برداشت نہیں کرتے اور حکومت اپنے باغیوں کو برداشت نہیں کرتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو کیسے برداشت کرلوں

(تحفظ ختم نبوت ص ۳۵۶)

گستاخ سے نفرت کا ثواب اور درود پڑھنے کا ثواب برابر

محمد متین خالد دیوبندی لکھتے ہیں کہ بعض عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ سے بغض وعناد اور نفرت رکھنے کا ثواب درود شریف پڑھنے جتنا ہے

تحفظ ختم نبوت ص ۳۵۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا خارجیوں کو بدترین فرمانا

وکان عبدالله بن عمر رضی الله عنهمایراهم شرار خلق الله وقال :انهم انطلقو االی آیات الله نزلت فی الکفار فجعلوهاعلی المومنین

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ وہ ہوگ بدترین ہیں جوان آیات کو کو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں

بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷

جو آیات کافروں اور ان کے بتوں کے بارے میں نازل ہوئیں خارجی لوگ ان کو ہمیشہ سے اہل اسلام پر چسپاں کرتے آئے انہیں کافروں نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر کہہ دیا تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی کافر کہہ دیا تھا
جب ایسے بڑے لوگ ان کے ان فتوں سے نہ بچ سکے تو ہم کیا شئی ہیں ان کے نزدیک آج خارجی لوگ اہل اسلام کو کافر ومشرک وبدعتی کہہ رہے ہیں اور یہی بات کہہ کر مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں مزارت کو گرا رہے ہیں اور مسلمانوں کے مساجد کو شہید کر رہے ہیں اور آج نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ کعبہ کو گرانے کی بات کر رہے ہیں نعوذ باللہ کیونکہ ان کو کعبہ میں بھی شرک نظر آرہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال کا بیان

میلاد ایسے مناؤ

میلاد ایسے مناؤ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میلاد کیسے منایا؟

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضرت مجلس میلاد کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

تو انہوں نے فرمایا کہ تم عالم ہو پہلے تم بتاؤ کیا کہتے ہو؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میں تو میلاد کی محفل کو مستحب کہتا ہوں تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں تو میلاد شریف کی محفل کو سنت کہتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جب جنگ میں جاتے تو کیا کہتے تھے؟ یہی کہتے تھے نہ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا ہے قرآن ان پر اتارا ہے انکو معجزات عطا کئے ہیں میلاد شریف میں یہی ہوتا ہے نا اور کیا ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفل میں سر بانٹا کرتے اور تم لڈو بانٹتے ہو

حیات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۴۳۵

ہم کب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا میلاد شریف منائیں گے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کیسا میلاد منایا ہوگا کہ ادھر کوئی ابو جھل کا سر کاٹ کر لا رہا ہے تو کوئی کسی کافر کا کوئی کسی کافر کا کوئی اسود عنسی کو قتل کر رہا ہے تو کوئی مسیلمہ کذاب کو تو روم جا کر میلاد پڑھ رہا ہے تو کوئی یمامہ جا کر میلاد سنا رہا ہے لوگوں یہ اس میلاد کی برکت ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منایا تھا اور ہم تک اسلام پہنچ گیا

اس وقت سب سے زیادہ ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والے میلاد منانے کی ہے کیونکہ بریانی کی ایک دیگ پکانے سے اسلام کا تحفظ ہو سکتا ہے اور نہ کافر مر سکتے ہیں لھذا اب اٹھنے کی ضرورت ہے یہودی و نصرانی اور ہندوؤں کو للکارنے کی ضرورت ہے اور ان کے گلے میں ہاتھ ڈالنے کا وقت ہے اور ان سے سارے بدلے کا وقت کب کا آچکا ہے

میں کیسے مسکرا سکتا ہوں؟

سلطان نوارلدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں علماء کا ایک مجمع رہتا تھا اور روزانہ ایک
عالم عمر بن بدر الموسوی رحمۃ اللہ علیہ درس حدیث دیتے تھے ایک انہوں نے حدیث تبسم بیان کی
تو سب نے تبسم فرمایا کیونکہ یہ ایک سلسلہ چلا آ رہا ہے اور ہمیشہ سے جب بھی یہ حدیث بیان کی
جاتی تو سب مسکراتے مگر سلطان نورالدین زنگی یہ سن کر نہ مسکرائے علامہ عمر بن بدر نے فرمایا کہ
جناب آپ بھی مسکرایئے تاکہ یہ روایت برقرار رہے تو سلطان نورالدین نے جواب دیا کہ دمیاط
کا علاقہ انگریز کے قبضہ میں ہے میرے مسلمان بھائی اس کی یلغار میں ہیں میں کیسے مسکرا سکتا ہوں
تو اللہ تعالی نے سلطان نوالدین زنگی کو اٹھارہ دن بعد فتح عطا فرمائی پھر سلطان نے فرمایا کہ آج وہ
حدیث سنائی جائے جب وہ حدیث بیان کی گئی تو سلطان نے تبسم فرمایا

افسوس

کیا غیرت ایمانی تھی ان کے پاس کہ صرف ایک علاقہ اگر کافر انگریز کے قبضہ میں ہے
تو خلیفہ کو ہنسی نہیں آتی اور ایک ہم ہیں کہ ہم نے تو عراق کافر کے قبضہ میں دے دیا پھر بھی ہم خوش
ہیں شام پر امریکہ وروس ملکر بمباری کر رہے ہیں یمن پر امریکہ بم گرا کر مسلمانوں کو شہید کر رہا ہے
تو ہم کو کچھ نہیں ہوا فسلطین اگر یہودی کے قبضہ میں چلا گیا ہے تو ہماری صحت پر کوئی
اثر نہیں پڑا روزانہ ہماری مائیں بہنیں اگر شہید ہوں تو ہم کو کوئی مسئلہ نہیں اگر کشمیر میں پوری وادی
خون سے بھر جائے تو ہم نے بسنت منانی ہی منانی ہے، ہم کو کیا مسئلہ ہے اگر کافر کتا پاکستان کے
اندر سے ہی ہماری بہنوں کو جیسے عافیہ ہوگئی اور اسکے علاوہ پتہ نہیں کتنی ہماری ہمارے ان کافروں کی
بھینٹ چڑھ گئیں ہیں مگر ہم کیا ہے، ہم تو بھائی اسلام آباد کے اندر صرف ایک دھرنے کے اندر ایک
کروڑ کئی لاکھ روپے کے گانے سن لئے ہیں ہم کو کسی سے کیا لگے برما کے اندر ہمارے مسلمانوں
کو آگ لگا دی جائے اور شامی مسلمانوں کی کشتیاں روز الٹتی رہیں اور وہ لوگ پانی میں ڈوب ڈوب
کر مسلمانوں کی بے حسی کا اظہار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائیں مگر ہم کو کیا ہے ؟ ہم

تو آزاد ہیں جشن آزادی منائیں گے دھوم دھام سے ایسی قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جن کے اپنے
مسلمان اس قدر ظلم وستم کا شکار ہوں اور یہ لوگ اس طرح بے حس ہو چکے ہوں کے کان پر جوں بھی
نہ رینگے کتنے ہمارے بدھو لوگ ہیں جو جیسے ہی پاکستان انڈیا کا میچ قریب آتا ہے تو اسی کو جنگ
قرار دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سارے بدلے لیں گے ان سے کیا کمال کی حماقت ہے وہ
تمھاری مائیں بہنیں اور بھائی اور بچے قتل کریں اور تم میچ کے ذریعے بدلہ لو
کیا تمھاری ماں کو کوئی مار دے تو کتنے میچ اس کے ساتھ کھیلوں گے اگر کسی کی بہن کے
ساتھ کوئی زیادتی کر کے ویڈیو نیٹ پر اپ لوڈ کر دے تو اسکے ساتھ کتنے میچ کھیل کر اس کا بدلہ لوگے
اگر کوئی تمھارا پانی بند کر دے اور تمھارے سارے علاقے بنجر ہو جائیں تو کتنے میچ اس کے ساتھ
رکھو گے اگر وہ تمھارے گھر پر فائرنگ کر کے تمھارے گھر کے کئی افراد کو موت کے گھاٹ اتار دے
تو کتنے میچ کھیل کر اس سے خون کا بدلہ لے لوگے جن کافروں سے آزادی کے قت ٹرین پوری
سوائے ایک ڈرائیور کے سب لوگ شہید ہو چکے ہوں اور ٹرین لاہور پہنچی ہو ان کے ساتھ

کتنے میچ کھیلنے بنتے ہیں

جن کافروں نے مسلمان بہنوں کی چھاتیاں کاٹ کاٹ کر ڈھیر لگا دئے ہوں اور ان
پر ڈھول کی تھاپ پر ڈانس کر رہے ہوں ان لوگوں کے ساتھ کتنے کھیلنے سے بدلہ پورا ہو جائے گا
جس میں لاکھوں لاکھ لوگوں کی جانیں لی گئی ہوں اور لاکھوں لوگوں کو دریا میں ڈال دیا گیا ہو کیا ان
سے بدلہ لینے کی صورت صرف میچ ہے ہائے اقبال تیرے شاہین کا بن گئے ہیں تو کوؤں سے گزر
گئے ہیں کیونکہ کوا جہاں پر اپنے مرے ہوئے کوے دیکھ لے وہاں نہیں جاتا اس میں اتنی غیرت ہے
مگر اقبال کے شاہین کوؤں سے بھی گزر چکے ہیں اگر یہ شاہین ہوتے تو عافیہ ابھی تک انگریز کی
قید میں نہ ہوتی اگر یہ شاہین ہوتے تو فلسطین کے اندر بہنوں کو کافر قتل نہ کرتے اگر یہ شاہین ہوتے
تو کشمیر جل نہ رہا ہوتا اور شام کے مسلمانوں کے داڑھیاں نہ نوچی جاتیں اور عراق میں صدام
کو پھانسی پہ نہ لٹکایا جاتا اور افغانستان کی اسلامی حکومت ختم نہ ہوتی مصر میں مرسی کا اسلامی نظام

کے نفاذ کا اعلان اس کے جیل جانے کا سبب نہ بنتا اور ترکی کے طیب اردگان کے خلاف مسلح
کاروائی نہ کی جاتی اگر یہ شاہین ہوتے تو صدام نہیں بلکہ بش پھانسی پہ لٹکا ہوا نظر آتا اگر یہ شاہین
ہوتے تو لیبیا کی گلیوں میں معمر قذافی کی نہیں بلکہ اباما کی لاش گھسیٹی جاتی اور اس کو کتوں کے سامنے
ڈالا جاتا اور اگر یہ شاہین ہوتے تو عافیہ نہیں ہیلری کلنٹن جیل میں پڑی ہوتی

وہ حدیث تبسم یہ ہے

عن ابن مسعود رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال آخر من
یدخل الجنة رجل فهو یمشی مرة ویکبو مرة وتسفعه النار مرة
فاذا جاوزها التفت الیها فقال تبارک الذی نجانی منک لقد
اعطانی الله شیئا ما اعطاه احد من الاولین والآخرین فترفع له
شجرة فیقول ای رب ادننی من هذه الشجرة فلاستظل
بظلها واشرب من مائها فیقول الله یا ابن آدم لعلی ان
اعطیتکها سالتنی غیرها فیقول لا یارب ویعاهده ان لا یساله
غیرها وربه یعذره لانه یری مالا صبر له علیه فیدنیه منها فیستظل
بظلها ویشرب من مائها ثم ترفع له شجرة هی احسن من الاولی
لا اسئلک غیرها فیقول یا ابن آدم الم تعاهدنی ان لا تسئلنی
غیرها فیقول لعلی ان ادنیتک منها تسالنی غیرها فیعاهده ان
الا یساله غیرها وربه یعذره لانه یری مالا صبر له فیدنیه منها فیستظل
ویشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة هی احسن من
الاولیین فیقول ای رب ادننی من هذه فلاستظل بظلها واشرب من
مائها لا اسئلک غیرها فیقول یا ابن آدم الم تعاهدنی ان لا تسئلنی
غیرها قال بلی یارب هذه لا اسئلک غیرها وربه یعذره لانه یری

مالا صبر له فیدنیه منها فاذا منها سمع اصوات اهل الجنة فیقول
فیقول ای رب ادخلنیها فیقول یا ابن آدم مایصرینی منک
ایرضیک ان اعطیک الدنیا ومثلها قال ای رب اتستهزیء وانت
رب العالمین فضحک ابن ابن مسعود رضی الله عنه فقال
الا تسئلونی مم اضحک فقال مم تضحک فقال هکذا ضحک
رسول الله ﷺ فقالوا مم تضحک یارسول الله ﷺ قال من
ضحک رب العالمین حین قال اتستهزیء منی وانت رب
العالمین فیقول انی لا استهزیء منک ولکنی علی ما اشاء قدیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری وہ
شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ شخص ہو جو کبھی چلے گا اور کبھی گرے گا اور کبھی آگ اس کو جھلسائے گی
پھر جب اس سے نکل جائے گا تو جہنم کی طرف دیکھ کہے گا مبارک ہے وہ جس نے مجھے تجھ سے
نجات دی اللہ تعالی نے مجھے وہ چیز دی جو نہ پہلوں کو دی اور نہ پچھلوں کو دی پھر اس کے سامنے
ایک درخت پیش کیا جائے گا وہ کہے گا اے میرے اللہ مجھے اس درخت کے قریب کر دے میں اس
کا سایہ لوں اور اس کا پانی پیوں تو اللہ تعالی فرمائے گا اے ابن آدم ممکن ہے کہ میں تجھے دے دوں
تو پھر تو کوئی اور چیز مانگ لے وہ کہے گا نہیں میرے رب میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا وہ
شخص اللہ تعالی سے وعدہ کرے گا کہ میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالی اس کو معذور
جانے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا کہ اس سے صبر نہیں ہوگا تو اللہ تعالی اسکو اس درخت کے
قریب کر دے گا وہ اسکے سایہ میں بیٹھے گا اور اس کا پانی پئے گا پھر دوسرا درخت اس کے سامنے پیش
کیا جائے گا جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا وہ دیکھ کر عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس
درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ میں بیٹھوں اور اس سے پانی پیئوں میں تجھ سے اور
کچھ نہیں مانگوں گا تو اللہ فرمائے گا کیا تم نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اب کچھ نہ مانگے گا پھر اللہ تعالی

فرماتے گا کہ ممکن ہے میں تجھ کو اس کے قریب کردوں اور تو اور کچھ مانگ لے وہ عرض کرے گا اب وعدہ ہے میں کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالی اس کو معذور جانے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھے گا جس کو دیکھ کر صبر نہ کرسکے گا رب تعالی اس کو اس درخت کے قریب کردے گا وہ اس کا سایہ لے گا اور پانی پئے گا پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے سامنے ایک درخت ظاہر کردیا جائے گا وہ پہلے دو سے اچھا ہوگا تو کہے گا اے میرے رب اگر مجھے اس کے قریب کردے تو میں تجھ سے کچھ بھی مانگوں تو اللہ تعالی فرماتے گا کہ اے ابن آدم کیا تم نے کہا نہیں تھا کہ میں کچھ نہ مانگوں گا عرض کرے گا مولا بس یہ آخری سوال ہے اس کے بعد کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالی اس کو معذور جانے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ چکا ہوگا کہ اس کے لئے صبر مشکل ہوگا تو اللہ تعالی اس کو اس کے قریب کردے گا جب وہ اس کے قریب جائے گا تو اہلِ جنت کی آواز سنے گا تو عرض کرے گا اے میرے اللہ مجھے اس میں داخل کردے تو اللہ تعالی فرمائے گا کیا تجھے یہ بات راضی کرے گی کہ میں تجھے دنیا اور دنیا کی مثل اس کیساتھ دوں عرض کرے گا اے میرے اللہ تو مجھ سے مذاق کرتا ہے تو تو رب العالمین ہے حضرت عبداللہ بن مسعود ہنس پڑے پھر فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھتے کیوں کہ میں کیوں ہنسا ہوں ؟ تو لوگوں نے عرض کی آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو فرمایا میں اس لئے ہنسا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کے ہنسنے کی وجہ سے ہنسا ہوں جب بندہ کہے گا اے میرے رب تو اللہ ہے اور مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی فرمائے گا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا لیکن میں اپنے ہر چاہے پر قادر ہوں

مشکوۃ جلد دوم ص ۵۰۳

اللہ تعالی کے ہنسنے سے مراد اللہ تعالی کا خوش ہونا اور رسول اللہ ﷺ کے ہنسنے سے مراد بھی خوش ہونا ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہنسنے کی وجہ یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہنسے تھے (مراۃ المناجیح جلد ۷ ۳۴۶)

کاش کہ ایسی میلاد کی محفل ایک ہوجائے!

حضرت مجاھد اعظم علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے علامہ مولانا عبدالحق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کی تھی اگر میرے فوت ہونے کے بعد انگریز ہندوستان سے چلا جائے تو میری قبر پر آکر میلاد شریف پڑھنا آپ کے وصال کے بعد جب انگریز ذلیل کا بچہ اپنے گندے قدم یہاں سے لیکر جانے لگا تو لوگ جمع ہو کر حضرت علامہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے اور وہاں جا کر رسول اللہ ﷺ کا میلاد شریف پڑھا

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا محفل میلاد کرنا

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہی مسجد بنائی تو دہلی سے علماء روانہ کیے تا کہ مسجد کے افتتاح کے رسول اللہ ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جائے علماء جمع ہوئے اور بادشاہ خود اس میں شریک ہوا (رسائل اویسیہ ص ۱۴)

میں کافر کے سامنے نہیں جھک سکتا

میں نے اس داڑھی سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ پر صفائی کی ہے یہ کافر کے سامنے نہیں جھک سکتی نواب مظفر خان جو کہ قرآن کے حافظ وقاری تھے ملتان شہر میں کھڑک سنگھ کے ساتھ جنگ شروع ہوگئی دونوں جانب سے بہت نقصان ہوا نواب صاحب کے ساتھ صرف چالیس لوگ رہ گئے اور بعض امراء آپ کو مشورہ دینے لگے کھڑک سنگھ پورے شہر پر قابض ہو چکا ہے اگر آپ اس کا استقبال کرلیں تو ہم سب کی جان بخشی ہوسکتی ہے نواب صاحب نے اپنی داڑھی منہ میں چبا کر کہا کہ تمھاری عقل ناقص ہے اور اس پر مجھ کو افسوس ہے

میں نے اس داڑھی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے روضہ منورہ پر صفائی کی ہے کیا یہ داڑھی میں کسی کافر کے سامنے جھکا دوں تو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں گا

مراۃ العارفین ص ۱۹۸

افسوس آج کے ان حکمرانوں پر جن کے پاس لاکھوں کی تعداد میں فوج بھی ہے پھر بھی کفار سے مار کھا رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں انہوں نے تو مسلمانوں کی ہر چیز کفار کے ہاں گروی رکھ دی ہے اور ایک وہ تھے غیرت والے حکمران کہ چالیس لوگ لیکر بھی کفار سے صلح نہیں کر رہے

زائرین حرم کو وہاں سے کیا لانا چاہیئے؟

کیا آج تک کسی نے جا کر کعبہ سے پوچھا کہ تیرے صحن میں رسول اللہ ﷺ کو دین مبارک کی تبلیغ کی خاطر جو تکلیفیں دی گئیں تو دیکھ رہا تھا تیرے ہی صحن میں رسول اللہ ﷺ کی کمر مبارک پر حالتِ سجدہ میں اوجھڑی رکھ دی گئی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر اتاری کیا کعبہ سے پوچھ کر تیرے اندر دین لوگوں تک پہنچانے کا جذبہ پیدا ہوا رسول اللہ ﷺ تو مار کھا کر بھی اللہ تعالی کا دین لوگوں تک پہنچائیں اور تو پھولوں کا ہار پہن کر بھی دین نہ سنائے اگر کعبہ کو دیکھ کر بھی تیرے اندر دین لوگوں تک پہنچانے کا جذبہ پیدا نہ ہو تو جان لے تو کعبہ کی زیارت کرنے کا حق ادا نہ کر سکا کیا کسی نے کعبہ سے پوچھا کہ اے کعبہ تو ہم کو بتا رسول اللہ ﷺ جب تیرے پاس آنے لگے تھے تو مکہ کے مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو نہ آنے دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کہا تم کعبہ کا طواف کر لو تم کو اجازت ہے مگر تیرا نبی نہیں آ سکتا تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا تھا کہ قسم خدا کی میں اس وقت تک کعبہ کا طواف نہ کروں گا جب تک میرے محبوب ﷺ نہ آ جائیں

کعبہ سے اس منظر کے سوال کر کے تو نے اپنے اندر عشق رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کیا اگر کعبہ کو دیکھ کر بھی رسول اللہ ﷺ کی محبت وعشق کا جذبہ پیدا نہ ہوا تو یقین کر لے کہ تو جیسا گیا تھا ویسا ہی آ گیا جب تو نے کعبہ کے غلاف کو تھاما تو کیا کعبہ کے غلاف سے سوال کیا کہ جب تجھ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک گستاخ ابن خطل آ کر چھپا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا تو وہ قتل کر دیا گیا تھا

کعبہ کی داستان

کعبہ تو آج بھی اپنے زائرین کو بتا رہا ہے کہ میرے اندر رسول اللہ ﷺ ایک دن نماز ادا کرنے لگے تو عقبہ بن ابی معیط نے کمر مبارک پر اوجھڑی لا کر رکھ دی اور کوئی اٹھانے والے نہ تھا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر ہٹائی تو سر مبارک سجدہ سے اٹھایا اے میری زیارت کرنے کے لئے آنے والے تو بھی اندر دین کو لوگوں تک پہنچانے کا جذبہ پیدا کر کعبہ تو آج بھی لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جذبہ عشق کے متعلق جو نظارہ کیا تھا بتا رہا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکین کہہ رہے ہیں اے عثمان یہ کعبہ ہے اور تو جتنا چاہے طواف کر لے ہم تم کو منع نہیں کریں گے مگر عثمان رضی اللہ عنہ کا جواب یہ تھا کہ خدا کی قسم کعبہ کا طواف نہ کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ نہ آ جائیں آج تو کعبہ میں جائے اور کعبہ کا یہ درس سن کر بھی تیرے دل کے اندر رسول اللہ ﷺ کو عشق نہ پیدا ہو تو یقین کر لے تو نے کعبہ مشرفہ کی زیارت نہیں کی غلاف کعبہ بھی لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے لوگوں ایک دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو ایک گستاخ ابن خطل میرے اندر آ کر چھپ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا پھر اس کو قتل کر دیا گیا

غلاف کعبہ نے درس دیا میں گناہ گاروں کو تو اپنے اندر چھپا لیتا ہوں مگر غداروں کو میرے ہاں کوئی پناہ نہیں ملتی اگر تو کعبہ گیا اور تو نے غلاف کعبہ کو بھی پکڑا مگر تیرے اندر رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے بارے میں سختی نہ آئی تو تو یقین کر لے تو نے غلاف کعبہ کو تھامنے کا حق ادا نہیں کیا

مطاف کا درس

مطاف بھی جھنجوڑ جھوڑ کر کہتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو اس وقت کفار مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کے لئے تیار بیٹھے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تم اکڑ کر چلو تا کہ دشمن پر رعب طاری ہو گیا تو کعبہ میں گیا طواف میں اکڑ کر چلا تو سہی مگر خدا اور رسول ﷺ کے دشمن کے سامنے تو بات بھی نہ کر سکا تو سمجھ لے کہ تو مطاف

جانے کا حق ادا نہ کیا آج کعبہ میں نماز تو ادا کر لی مگر کعبہ سے یہ نہ پوچھا کہ اے کعبہ تو یہ بتا کہ تیرے اندر تین سو ساٹھ بت پڑے تھے ان کو رسول اللہ ﷺ نے کیسے نکالا اور ان کو کیسے توڑا یہ کعبہ سے پوچھ کر تو نے اپنے دل سے بتوں کو نہ نکالا جو دنیا کے بت تیرے دل میں سمائے ہوئے ہیں اور جتنے دنیا دار لیڈروں کو دل میں جگہ دی ہوئی ہے جو خدا اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں جیسے گیا ویسے ہی واپس آ گیا

کوہ صفا کی پکار

کوہ صفا سے اس کی تاریخ پوچھنے کی تکلیف کسی نہ کی کہ اس کے پاس جانا کیوں ضروری ہے اگر کوئی سوال کرتا تو وہ صفا و مروہ کی پہاڑیاں ضرور بتاتیں کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کی پریشانی میں پانی ڈھونڈ رہی تھیں اور تیز تیز چل رہی تھیں رب تعالی نے ایک ماں کی پریشانی دیکھ کر وہاں سے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا تو صفا و مروہ پر سعی تو کر آیا مگر ماں کا ادب نہ لے کر آیا تو یقین کر لے تو نے پہاڑیوں سے سبق نہ سیکھا اگر تو ان پہاڑیوں سے یہ سوال کرتا کہ کیا وجہ ہے یہاں تیز چلنا تو عورت کی سنت ہے مگر عورتوں کو تیز چلنا منع ہے اور مردوں کو تیز چلنے کا حکم ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ پہاڑیاں تجھے ضرور بتاتیں کہ ان کو مجبوری تھی اس لئے وہ تیز چلی تھیں مگر رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں مسلمان کی بیٹی وہاں بھی تیز نہیں چل سکتی اگر تو وہاں گیا پھر بھی تجھے یہ مسئلہ سمجھ نہ آیا اور تیری بیٹی میچ کھیلتی رہی تو تو یقین کر لے تو نے صفا و مروہ سے سبق نہ سیکھا

کوہ صفا کا درس

کوہ صفا تو آج لوگوں کو بتا رہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر نماز ادا فرما رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور نماز ادا کرنے سے منع کیا اور ڈانٹا بھی اور ساتھ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں پتھر مار کر خون بہا دیا اتنے میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شکار سے واپس آئے تو اطلاع ملنے پر سیدھے ابو جہل کے پاس جا کر اس کا سر پھاڑ دیا یہاں سے امیر حمزہ سیدھے جا کر رسول اللہ ﷺ

کی بارگاہ میں مسلمان ہو گئے اگر تو کوہ صفا سے سوال کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کی حمایت کرنے کا کتنا اجر ہے تو کوہ صفا تجھے بتاتا کہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے صرف تھوڑی دیر رسول اللہ ﷺ کی حمایت کی تو اللہ تعالی نے ان کو ایمان کی دولت عطا فرما دی اگر تو کوہ صفا پر بھی گیا مگر دل میں رسول اللہ ﷺ کی حمایت کا جذبہ پیدا نہ ہوا تو سمجھ لے کہ تو نے کوہ صفا سے اس کی کہانی نہیں پوچھی

حجر اسود کا پیغام

کاش کہ جب تو حجر اسود کو چومنے لگا تھا اس سے صرف اتنا پوچھ لیتا بتا اے حجر اسود تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آج بھی اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے پہلے مجھ پر درود پڑھتا تھا تو کون سا درود پڑھتا تھا تیرے ساتھ کے دوسرے پتھر جن سے درود حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا وہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے تھے سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۳۲۰

کیا تیرا بھی درود شریف یہی ہے؟

اگر تو یہ بھی سوال کرتا اے حجر اسود تو رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے کیسے جان گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے نبی ہیں کیونکہ پاکستان میں تو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعلان نبوت سے پہلے نہیں جانتے تھے کہ میں نبی ہوں اگر تو نے اس حجر اسود سے یہ عقیدہ نہیں سیکھا تو جان لے کہ تو نے حجر اسود کو نہیں چوما کاش کہ تو حجر اسود سے یہ سوال بھی کرتا جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو لیکر جا رہی تھیں تو تیرے پاس لیکر آئیں تو تو اپنی جگہ سے نکل کر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے آ گیا تھا تو نے حجر اسود کو چوما بھی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت دل میں نہ آئی تو تیرا استلام کرنا کیا معنی رکھتا ہے کیونکہ وہ پتھر ہو کر بھی رسول اللہ ﷺ کا محب ہے اور درود بھی پڑھے اور ایک میں ہوں کہ لوگوں کو درود سے منع کرتا ہوں

جب تو اس حجر اسود سے سوال کرتا کہ تو درود کیوں پڑھتا ہے؟ تو حجر اسود تجھے ضرور

بتا تا کہ میں جنتی ہوں اس لئے درود پڑھتا ہوں تو تجھے سمجھ آجاتی کہ درود پڑھنا جنتیوں والا کام ہے اور دوزخیوں کا کام نہیں ہے کاش کہ تو حجر اسود سے سوال کرتا کہ تو جب جنت سے آیا تو سفید تھا اور تیرا نور چمکتا تھا تجھے کیا ہوا تیرا رنگ کالا ہو گیا تو تجھے حجر اسود بتا تا کہ میں لوگوں کے گناہ چوس چوس کر کالا ہو گیا ہوں بس یہی سوال کر کے اپنے اندر جھانک کر دیکھتا کہ کیا میں بھی لوگوں کے گناہ چھپاتا ہوں؟ تیرا حجر اسود کو چومنا اور پھر لوگوں کے گناہوں سے آنکھ بند نہ کرنا اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ تو نے حجر اسود کو نہیں دیکھا

منیٰ ایک یادگار اور سبق بھی

منیٰ میں تو نے بکرے کی قربانی دی اور تو نے مقام منیٰ سے سوال کرنے کی وقت گوارا نہیں کی کاش کہ تو منیٰ سے سوال کرتا کہ اس مقام پر ہی قربانی کرنا کیوں ضروری ہے؟ تو تجھے مقام منیٰ بتا تا کہ اللہ تعالی کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھ کر اپنے بیٹا اور جو ملا بھی بڑھاپے کی عمر میں تھا اور تھا بھی خوبصورت ترین اس کو قربان کرنے کے لئے ان کے گلے پر چھری رکھ لی تھی تمام عالم کی مخلوق حیران تھی کہ کواب دیکھ کر جس میں مولا تعالی کا حکم پا کر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے آگئے تو تجھے منیٰ کا میدان بتا تا کہ اللہ تعالی کے پیارے یہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالی کا حکم پا کر اپنی اولاد تک کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالی کی طرف سے انعام یہ ملتا ہے وہ جنت سے پھر جانور بھیج دیتا ہے

کاش کہ تو بھی منیٰ سے سبق سیکھ کر آتا اور اللہ تعالی کے حکم پر ہر چیز قربان کرنے والا بن جاتا تو پھر تیرے اوپر اللہ تعالی کی کرام نوازیاں یوں ہی ہوتیں اگر تو مٹی بھی جائے اور رب تعالی کے حکم پر ہر چیز کے قربان کرنے کا جذبہ پیدا نہ ہو تو سمجھ لینا کہ تو نے منیٰ اسے سبق نہیں سیکھا

جبل رحمت کی صدا

جبل رحمت تو آج بھی سدا دے رہا ہے کہ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھو ایک

بار بھولے تو تین سو سال سے زیادہ دیر تک روتے رہے بالآخر جبل رحمت پر دعا مانگتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے مبارک نام کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تعالی نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ایک تم ہو کہ روزانہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے ہو مگر رونا پھر بھی نہیں آتا توبہ کی طرف مائل نہیں ہوتے جبل رحمت پر جا بھی انسان کے اندر اللہ تعالی سے توبہ کا خیال دل میں نہ آئے تو اس کو کیا کہا جا سکتا ہے

کاش کہ تو جبل رحمت پر گیا تھا اس سے یہی سوال کرتا کہ اے جبل رحمت بتا کہ حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال سے زائد عرصہ دعا مانگتے رہے آخر کار کون سی ایسی دعا تھی جو انہوں نے مانگی تو اللہ تعالی قبول فرمالی تو تجھے جبل رحمت ضرور بتا تا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے توسل سے دعا مانگی تھی تو اللہ تعالی نے فورا قبول فرمالی

تیرا جبل رحمت پر جانا اور اس سے سوال نہ کرنا اور اپنا عقیدہ درست نہ کرنا تیرے لئے ایک افسوس ناک بات ہے اس سے ثابت ہوا کہ جبل رحمت پر صرف لوگوں کو دیکھ کر چلا گیا وگرنہ اس سے سبق سیکھ کر آتا اور توسل کے بارے میں تیرا عقیدہ درست ہو جاتا

بارگاہ امام الانبیاء ﷺ میں حاضری

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوہ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

جب تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو نے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا شہر مبارک تو مکہ مکرمہ وہیں پر آپ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو آپ نے اپنا وطن کیوں چھوڑا آپ یہاں تشریف لے آئے مدینہ کو آباد فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس سے تجھے اس کا جواب بھی ملتا دین کے لئے مشکلات کریم آقا ﷺ نے اٹھائی ہیں تجھے معلوم ہو جاتیں جتنی تکالیف رسول اللہ ﷺ کو دی گئیں کسی کو نہ دی گئیں ایک میں ہوں کہ رسول اللہ

ﷺ کے مبارک دین کے خلاف جو کچھ بھی زہر اگلا جائے نہیں بولتے کہیں ہماری عزت میں فرق نہ آجائے میرے کریم آقا ﷺ کو تو پتھر بھی مارے گئے اور کمر مبارک پر اوجھڑی بھی رکھی گئی مگر دین مبارک کو بیان کرنے میں ایک دن بھی کمی نہ آئی میرے کریم محبوب ﷺ کو کعبہ مشرفہ سے باہر کر دیا گیا مگر دین بیان کرنا نہ چھوڑا رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی سازشیں ہوتی رہیں مگر دین کو بیان کرنا ترک نہ فرمایا اسی دین کی خاطر میرے حبیب ﷺ کے دندان مبارک شید ہوئے اسی دین کی خاطر میرے رسول ﷺ کے سگے اور سب سے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا مگر دین بیان کرنے میں کمی نہیں آئی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر بھی ہوا مگر دین کو بیان کرنے اور دین کی خاطر مصائب برداشت کرنے کا حوصلہ نہ آیا تو سمجھ لینا میرے کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت تو نے رب تعالی سے اسکے دین کے علاوہ کچھ اور ہی مانگ لیا تھا

بارگاہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حاضری

جب تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اتنا تو سوال کرتا جناب یہ فرمائیں کہ آپ نے ایک بار ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا تھا کیا وجہ تھی؟ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجھے بتاتے کہ دین کو جب ضرورت پڑی تو صدیق نے پہننے کا لباس بھی دے دیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب یہ بتائیں آپ تو مکہ کے بڑے تاجر تھے تو صدیق اکبر تجھے بتاتے کہ ہاں گھر میں چالیس ہزار پڑے تھے جب دین کو ان کی ضروت پڑی تو گھر والوں کے لئے ان میں ایک پیسہ بھی نہیں رکھا سارے رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا کر رکھ دئے

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب یہ بتائیں آپ نے اپنے والد کو تھپڑ کیوں مارا؟ تو جب تجھے جواب دیتے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کی تو میں نے تھپڑ مار دیا اگر تلوار بھی ہوتی تو اس سے سر بھی قلم کر دیتا

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب یہ فرمائیں کہ آپ تو حلم والے ہیں تو آپ نے ایک شخص کو یہ کہہ دیا تھا جا کر اپنے بت لات کی شرمگاہ چوس تو تجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جواب دیتے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے خلاف کوئی بھی بات برداشت نہیں ہے یہ کوئی بے دین ہی ایسا کر سکتا ہے جو میرے رسول ﷺ کے خلاف بات سنے اور خاموش بیٹھا رہے ہمارا تو دین ہم کو یہ نہیں کہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بولے اور تم چپ بیٹھے رہو

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سول کرتا کہ جناب یہ تو بتائیں آپ نے ایک یہودی عالم کو تھپڑ کیوں مار دیا تھا تو تجھے بارگاہ صدیقی سے جواب ملتا کہ اس نے اللہ تعالی کی بے ادبی کی اور ہم کو وہ برداشت نہ ہوئی ہم نے اس کو تھپڑ مار دیا اور میرے اس تھپڑ مارنے کو میرے اللہ تعالی نے بھی پسند فرمایا میرے حق میں قرآن نازل فرما دیا

اگر تو بارگاہ صدیقی میں سوال کرتا جناب یہ بتائیں کہ آپ نے جب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں آذان سنی تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پڑھا قرۃ عینی بک یارسول اللہ یہ عمل آپ کا کیسا تھا اور کیوں کیا تھا تو تجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بتاتے کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہی ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب یہ تو بتائیں آپ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد فرمایا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجھے بتاتے کہ ہاں میں نے اس وقت کہا تھا کہ اس دنیا میں میں رہ سکتا ہوں یا پھر رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تو میں نے اس کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا کیونکہ گستاخ کا دنیا میں زندہ رہنا بنتا ہی نہیں مجھ صدیق کی غیرت تو گوارا نہیں کرتی کہ گستاخ کو زندہ چھوڑ دوں

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب آپ نے اپنے وصال سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہا تھا کہ تیری تین بہنیں ہیں تیسری تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئی تھی آپ نے کیسے بتا دیا تھا ہمارے تو لوگ رسول اللہ ﷺ کا علم غیب نہیں مانتے تو صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ سے تجھے جواب مل جاتا جو رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں رہتے ہیں اللہ تعالی ان کو کیسے نوازتا ہے

اگر تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جناب یہ بتائیں آپ نے اپنے وصال شریف سے پہلے جو وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ لے جا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں رکھ دینا اور عرض کرنا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا غلام حاضر ہے تو تم کو رسول اللہ ﷺ اجازت دیں تو روضہ منورہ کے اندر و گرنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا تو جب آپ کا جنازہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو انہوں نے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا اور آپ کی گزارش بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردی تو دروازہ خود بخود کھل گیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجھے جواب دیتے کہ میرا تو یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مزار مبارک میں حیات ہیں اور سب کی باتیں سنتے ہیں اور عطا فرماتے ہیں اس لئے میں نے یہ وصیت کی تھی اور اللہ تعالی نے بھی میری مراد پوری فرمادی

کاش تو صدیق اکبر سے سوالات کر کے اپنا عقیدہ درست کر لیتا تا کہ تیری آخرت درست ہو جاتی

بارگاہ فاروقی میں حاضری

جب تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے لگا تو ساتھ یہ بھی عرض کرتا جناب آپ تو رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے آئے تھے تو تجھے جواب ملتا مگر قرآن نے مجھ پر اثر کیا میں رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آگیا

تو یہ بھی سوال کرتا جناب جب بھی کوئی رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کرتا آپ تلوار نکال لیتے تھے کیا وجہ تھی تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تجھے جواب دیتے کہ ہم میں غیرت ایمانی تھی اس لئے ہم کو برداشت نہیں ہوتا تھا اس لئے جب بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے بے ادبی کی تو ہم اس کے قتل کرنے پر تیار ہو جاتے تھے

اگر تو سوال کرتا کہ جناب یہ تو فرمائیں آپ نے اپنے ماموں کو کیوں قتل کیا تھا تو تجھے جواب ملتا کہ میرا ماموں رسول اللہ ﷺ کا منکر تھا تو ہم منکروں کو گوارا نہیں کرتے جتنا بھی قریبی کیوں نہ ہو اگر تو سوال کرتا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہ جناب یہ تو بتائیں آپ صبیغ نامی ایک شخص کو مارا بھی اور لوگوں منع بھی فرمادیا کہ اسکے قریب نہ بیٹھو اس کی کیا وجہ تھی تو تجھے بارگاہ فاروقی سے جواب ملتا میں نے اس کو اس لئے مارا تا کہ اسکا عقیدہ درست ہو جائے اور لوگوں کو اس لئے اس کے قریب بیٹھنے سے منع کیا کہ کسی اور کو خراب نہ کرے

اگر بارگاہ فاروقی میں سوال کرتا کہ جناب آپ کے پاس دو لوگ فیصلہ کرانے آئے تھے مگر آپ ایک کو قتل کر دیا تو تجھے جواب ملتا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک فیصلہ کو قبول نہ کرے میرے فیصلہ کے مطابق تو اس کو قتل ہونا چاہیئے

بارگاہ ذوالنورین میں حاضری

جب تو بارگاہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوا تو تجھے ان سے سوال کرنا چاہیئے تھا کہ جناب آپ کو ذوالنورین کیوں کہتے ہیں تو تجھے جواب ملتا کہ میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں تھیں میرے نکاح میں تو چونکہ رسول اللہ ﷺ نور ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی دو نور نظر جب میرے نکاح میں آئیں تو مجھے ذوالنورین کہا جانے لگا

اگر تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا جب سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اسکے بعد آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا تو تجھے جواب ملتا کہ ہماری نگاہ میں یہ بے ادبی تھی اسلئے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے بعد شرمگاہ کو نہیں لگایا

اگر تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کرتا کہ جناب آپ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن آپ کا حساب نہیں ہوگا اور آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا میرے عثمان کو اسکا کوئی بھی عمل نقصان نہیں دے گا تو اس کے باوجود آپ ساری ساری

رات قیام کرتے اور ساری ساری رات نماز ادا کرتے اور ساری ساری رات قرآن کی تلاوت کرتے تو تجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جواب دیتے کہ ہم یہ فرمان سن کر زیادہ ڈرنے لگ گئے تھے کہ مولا ہم پر راضی ہو گیا کہیں اب ناراض نہ ہو جائے

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ کی حاضری

آپ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بھی تو نے سوال نہ کیا کہ ماں جی رسول اللہ ﷺ کا رویہ بطور خاوند کے کیسا تھا وہ کیسا سلوک کرتے تھے؟ اگر تو سوال کرتا تو ماں جی تجھے ضرور بتاتیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو کیسے دین کی پیروی کرنے کا حکم دیتے تھے اور کیسے ہم کو دین سکھایا کرتے تھے اور دین سکھانے ہی کا نتیجہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک تہائی دین تم عائشہ سے سیکھو تم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضری دیکر بھی تجھے نہ تو خود سیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور نہ ہی اپنے بچوں کو سکھانے کا شعور پیدا ہوا تو بتا تیری حاضری کیسی رہی

اگر کوئی میری بہن حاضر ہوئی اور وہاں کر بھی اس نے ماں جی سے سوال نہ کیا کہ ماں جی یہ تو بتائیں کہ خاوند کے حقوق کیا ہیں؟ اور آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیسے کیا کرتی تھیں؟ اور تو نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال نہ کر کے اور خاوند کے حقوق نہ پوچھ کر اپنے آپ پر کتنا بڑا ظلم کیا اور تیرا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضری بھی دینا اور اپنے رویہ میں تبدیلی نہ لانا اس سے تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ تمھارے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربار میں جانے کا فائدہ کتنا ہوا؟

حضرت سیدہ کائنات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں

تو سیدہ کائنات رضی اللہ عہنا کی بارگاہ میں حاضر ہوا مگر سیدہ سے یہ سوال نہ کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی خاطر کتنی قربانیاں دی ہیں تو سیدہ رضی اللہ عنہا تجھے بتاتیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر اوجھڑی رکھی گئی تو وہ میں نے اتاری تھی غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون میں

صاف کیا تھا

جب خارجی لوگ اہل اسلام کو مشرک کہہ رہے تھے تو ان سے قتال کیلئے میرے سرتاج مولا علی رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے جب اہل اسلام کی آپس کی خانہ جنگی تھی تو میرے ہی شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی تھی اور امن قائم کیا تھا

اور جب یزید کے دور ماں کا نکاح بیٹے سے اور باپ کا نکاح بیٹی سے جائز کہا جا رہا تھا اور جب شراب کو عام کیا جا رہا تھا او جب نمازوں کو ترک کیا جا رہا تھا اور جب بندروں کا کھیل کھیلا جا رہا تھا تو اسوقت چھوٹا سا پوتا علی اصغر میں نے دیا نوجوان علی اکبر میں نے دیا اور اور حسین جیسا جنتی جوانوں کا سردار میں نے دیا اسی دین کی خاطر تو بتاؤ تم نے کیا کیا اس دین کی خاطر تو ہم کیا جواب دیں گے ایک گرو تو آپ کے بیٹے کی قربانیوں کو داغدار کرنے کے لئے امام حسین رضی اللہ عنہا کو باغی کہتا ہے اور ان کی دین کی حمایت کو ہی بغاوت کہتا ہے

اور سر عام کہتا ہے تو ہم نے ان کے خلاف کچھ نہ کیا اور ایک گروہ صرف آپ کے بیٹے کے غم میں مبتلا ہو کر آپ کے نانا حضرت صدیق اکبر اور آپ کے نانا فاروق اعظم اور آپ کی دو بہنوں کے سرتاج عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے مگر ہم نے ان کے خلاف کچھ نہ کیا بلکہ ہر ممکن حد تک ان کے ساتھ تعاون کیا ہے

اگر سیدہ نے تم سے سوال کر لیا کہ میری اولاد کے ساتھ بھی محبت اور میرے نانا ابوبکر صدیق اور میرے نانا فاروق اعظم اور میری دو بہنوں کے سرتاج حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستانہ بھی اور ہمارے ساتھ محبت کا دعوی بھی اور میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہنے والوں کے ساتھ دوستی بھی تو تو خود ہی بتا تیرا کیا جواب ہوگا؟

سیدہ کائنات نے اگر تجھ سے سوال کر دیا کہ میرے بیٹے حسین کی محبت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ تم محرم میں ایک دیگ بنا کر کھالو اور سمجھو کہ تم نے میرے بیٹے کا حق ادا کر دیا ہے تو بتاؤ تمھارے پاس کیا جواب ہے؟

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ عورت کے لئے کیا بہتر ہے؟ تو آپ نے
فرمایا عورت کے لئے بہتر یہ ہے کہ عورت کسی کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کو نہ دیکھے

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر کے ساتھ ایک
امام رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ بیس سال میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر کے ساتھ
رہا ہوں بیس سالوں میں نہ تو میں نے کبھی سیدہ کی آواز سنی ہے اور نہ ہی میں نے ان کی بیٹی کی آواز
سنی ہے کاش کہ ہماری مائیں بہنیں کچھ خیال کرتیں اور سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی سیرت
کو اپنا لیتیں تو آج کفار جس اہل اسلام پر ظلم ڈھا رہے ہیں یہ کیفیت نہ ہوتی

کیا خوب کہا ہے امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کہ

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پے لاکھوں سلام

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی بارگاہ
میں حاضر ہوا تو میرے سے بولا ہی نہ گیا تو فرشتوں نے میری ترجمانی کرتے ہوئے عرض کیا

مجھ کو کیا منہ عرض کیا لیکن فرشتوں نے کہا
شاہزادی حاضر ہے درپے منگتا نور کا

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری

جب تو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو تو نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ
عنہ کی بارگاہ میں عرض نہ کیا کہ جناب یہ تو فرمائیں کہ آپ نے اسلام کیسے قبول کیا تھا؟

جب تو سوال کرتا تو تجھے سارا جواب ملتا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب ابوجہل نے نماز
ادا کرنے سے منع کیا اور تکلیف بھی تو مجھ سے گوارا نہ ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت میں
ابوجہل کو گالی بھی دی اور مارا بھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صرف اتنی حمایت کرنے پر
ایمان کی دولت عطا فرمادی

اگر حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تجھ سے سوال کر لیں کہ میں نے تو اس وقت ابھی
اسلام بھی قبول نہیں کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوئی تو مجھے برداشت نہ ہوا اور تو مسلمان
کہلا کر اور عاشق رسول کہلا کر رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے ساتھ کیسے بیٹھ جاتا ہے اور ان
کے ساتھ کیسے دوستیاں لگا لیتا ہے اور ان کو دیکھ کر کیسے مسکرانا گوارا کر لیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے
دشمنوں کے ساتھ رشتہ داریاں گانٹھ لیتا ہے اور میرے کان دیکھ سلامت نہیں اور آنکھ دیکھ سلامت
نہیں اور ناک دیکھ اور میرا دل و جگر دیکھ رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر قربان کر دیا ہے
سب کچھ تو نے اسلام کے لئے کیا کیا ہے تجھے تو کوئی بات بھی کر دے تو تو دین کی خدمت ختم
کر دیتا ہے کیا تیری عزت میری عزت سے زیادہ ہے میرے کریم آقا ﷺ نے ابوجہل کو بیس
ہزار سے زائد بار دین کی دعوت دی ہے تو نے کیا کیا ہے تو کیا جواب ہے ہمارے پاس ان کے
مزارات پر جانے کا مقصد صرف یہی نہیں کہ ہم جا کر دعا کر کے آ جائیں اور بس
خدا کے لئے اپنی حاضری کو با مقصد بنائیں اور جب بھی جائیں تو سبق سیکھ کر آئیں

جبل احد کی زیارت

کاش کہ تو احد پہاڑ سے ہی محبت کا طریق پوچھ لیتا تو تجھے بتاتا جب رسول اللہ ﷺ
احد پر سوار ہوئے تو اس نے جھومنا شروع کر دیا تو میرے کریم محبوب ﷺ نے فرمایا اے احد سکون کر
تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں تو احد فورا رک گیا وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی آمد پر خوش
ہوتا ہے اور ایک تو ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد پر منہ بنا لیتا ہے کیسا مومن ہے

جب بھی رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو فرماتے کہ یہ احد ہم سے اور ہم اس
سے محبت کرتے ہیں حضرت امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وجہ بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جب
بھی سفر سے تشریف لاتے تو یہی بات فرماتے کہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ ہم سے محبت
کرتا ہے

جب بھی یہ احد پہاڑ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو خوش ہو جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس

کوخوش ہوتا دیکھ کرفرماتے تھے کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے

وہ پہاڑ ہوکر رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے اور تو انسان ہو کر سینے میں دل لیکر بھی رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ کرے تو تیرا دل رکھنے کا کیا فائدہ؟ اس احد پہاڑ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا اجر یہ دیا جائے گا کہ قیامت کے دن جنت جائے گا اور جنت کے دروازے پر نصب کیا جائے گا ارے میرے کریم آقا ﷺ کی تو وہ ذات ہے اگر پہاڑ بھی ان کی محبت کا دم بھرنے لگے تو اسے بھی ساتھ جنت لے جاتے ہیں

حاجی حج سے اور زائر مدینہ سے کیا لاتا ہے؟

کیا خوب کہا اقبال نے

اقبال کوئی پوچھے زائرین حرم سے

کیا حرم کا تحفہ زم زم کے سوا کچھ نہیں

شیخ عبدالحق کو رسول اللہ ﷺ نے وہاں سے ہند روانہ فرمایا تو آپ نے ہند میں دین کی خدمت سر انجام دی اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ ﷺ نے مرزے دجال کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا تو انہوں نے یہاں آکر اسلام کے دشمن مرزا بے غیرت کا پردہ چاک کیا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں نے خلاف آپ نے وہ کام کیا کہ آج تک ان کے کاموں کی وجہ سے لوگوں کے اندر غیرت ایمانی موجود ہے تو کیا لایا ہے وہاں سے سوائے زمزم اور کھجور کے

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں

کچھ بھی پیغام محمد تمھیں پاس نہیں

اب اس زمزم کے پینے کی بھی ضرورت ہے جس کی طرف اشارہ علامہ اقبال نے کیا ہے

پانی نہ ملا زمزم ملت سے جو اسکو

پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز

بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

خرِ عیسی گرش بمکہ رود

چوں بیاید ہنوز خر باشد

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ گدھا جس پر حضرت عیسی علیہ السلام سواری کیا کرتے تھے اگر وہ مکہ مکرمہ چلا جائے تو جب واپس آئے گا تو گدھا ہی ہوگا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں حضرت عیسی علیہ السلام کی سواری کی توہین نہیں کررہے بلکہ وہ ہم کو سمجھا رہے ہیں کہ وہ صرف گدھا ہی ہے جو کعبہ مشرفہ بھی جائے اور اس میں تبدیلی نہ آئے جیسے جائے ویسے ہی اس طرح علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آج زائر حرم کے پاس سوائے زمزم اور کھجور کے اور کچھ نہیں ہے

لوگ مکہ مکرمہ گئے اور جیسے گئے تھے ویسے ہی آگئے

اور یہ سلفی کی لعنت

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس آسمان کے نیچے ایسا مقام ہے کہ عرش سے بھی زیادہ نازک ہے کہ جنید و بایزید جیسے اللہ تعالی کے ولی بھی اپنا سانس روک کر آتے ہیں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ مبارک میں پتھر رکھ لیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اونچی بول کر بے ادبی نہ کر بیٹھوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کے بعد کبھی اپنی شرم گاہ کو نہ دیکھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے دروازہ مبارک پر دستک دیتے تو اپنے ناخنوں کے ساتھ دستک دیتے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنا آہستہ بولتے کہ رسول اللہ

ﷺ دوبارہ پوچھتے کہ عمر پھر بولو کیا کہا ہے تم نے؟ وہ اونچا نہ بولتے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ لکڑی کا اکھیڑ دیا اور کپڑے لگا دیا کہ لکڑی کے دروازے کے کھلنے سے اس کی اواز پیدا ہونے سے کہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے

وہ بارگاہ جس میں ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کی زیارت کرا دیں تو جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف کی زیارت کی تو وہیں فوت ہو گئی

اگر انسان وہاں چلا جائے تو اسکو تو کچھ یاد نہیں رہتا مگر تو جب گیا تو تیری توجہ ہی اس بات کی طرف نہ گئی کہ تو کس بارگاہ میں کھڑا ہے کیا کوئی فوجی اپنے سربراہ کے پاس جا کر اس طرح کرے گا کیا پولیس ملاز وہ اپنے افسر کے سامنے ایسی حرکت کرے تو خدا کے لئے کچھ سوچو کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس لئے گئے تھے ایک تو رسول اللہ ﷺ نے تصویر بازی سے منع فرمایا اور یہ حاجی صاحب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر رہا ہے اس سے بڑا ادب کو چھوڑنے والا کون ہوگا

ایک پولیس والا اگر آپ کو دیکھ رہا ہو تو آپ اشارہ نہیں توڑتے ہو کیا اس مالک دو جہاں امام الانبیا ﷺ کی بارگاہ میں جا کر یہ کام افسوس تجھ پر اے مسلمان تجھے کیا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے اداب بھول گیا ہے

آج نجدی ملاں کو یہ نظر آ جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف منہ کر کے دعا نہ کی جائے یہ ناجائز ہے کیا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تصویر سازی بے ادبی نہیں ہے

اس پر وہ کیوں نہیں بولتے لوگوں کو منع کیوں نہیں کرتے مجھے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ اس لئے منع نہیں کرتے کہ ان کا مقصد بھی بے ادبی ہے اور ہر وہ کام جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی پر مبنی ہو اس پر وہ راضی ہوتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد پورا ہوتا ہے اس لئے وہ منع نہیں کرتے

حج کے موقع پر احرام کی حالت میں تصویر سازی اور طواف کے دوران تصویر سازی کعبہ کے کو ہاتھ لگا کر تصویر بنا بنا کر نیٹ پر ڈاؤن لوڈ کرنا آپ غور کریں کیا یہ ریا کاری نہیں تو کیا ہے کیا اس حرام کام سے منع کیا جاتا ہے؟ ہائے عبادات بھی محفوظ نہیں رہیں حرم شریف میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ سعودی کچھ کھجوریں لاتے ہیں اور سفرہ بچھا کر تصویر بنا کر نیٹ پر ڈال دیتے ہیں کیا ان کو منع کرنے والا کوئی نہیں ہے

اسی تصویر سازی سے ہی بت پرستی کی ابتداء ہوئی تھی مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کر رہا کاش کہ کوئی اس طرف توجہ کرتا اور لوگوں کی اصلاح کرتا اور لوگ اللہ تعالی کی عبادت کو عبادت سمجھتے جو اصل مقصد تھا وہ فوت ہو گیا

ان کو تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا
لا کے کعبہ سے صنم خانے میں آباد کیا

ہمارے علاقہ کا حاجی صاحب جب مکہ مکرمہ گیا تو وہاں کعبہ کو ہاتھ لگا کر پیچھے منہ کر کے تصویر بنوا رہا تھا آپ غور کریں یہ ایسی بدعت ہے کہ اس میں بچے نوجوان اور بوڑھے سب شریک ہو چکے ہیں کوئی سمجھانے والا نہیں

ایک دوست نے عمرہ پر روانہ ہوتے ہوئے مجھے کہا کوئی نصحت کر دیں میں نے کہا جب آپ وہاں جائیں تو نہ کعبہ میں اور نہ مدینہ منورہ میں تصویر بنوانا تو اس نے جواب دیا کہ اگر میں تصویر نہ بنواؤں تو پھر میرے وہاں جانے کا کیا فائدہ؟

وہاں کے علماء کو یہ بدعات نظر نہیں آتیں اس پر وہ نہیں بولتے اس طرح کے مولویوں کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا

خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

اللہ تعالی ہر مسلمان کو ادب کی توفیق نصیب فرمائے

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِى أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِيمَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى العابد سبعين دَرَجَةً اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ

الاربعين العارفية

حافظ ضياء احمد القادری الرضوی

مـديـر جـامـعـه سيـده خديجة الكبرى للبنات فی قرية كوت مظفر فی مضافات ميلسى ملتان پاکستان

مکتبه طلع البدر علينا

جامع مسجد الغوثيه نديم تائون شارع ملتان بلاهور

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علی سيدالانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

زمانہ قدیم سے علماء ومحدثین احادیث جمع کرتے آئے ہیں اور بہت سی تعداد میں اربعین کے نام سے کتب احادیث موجود ہیں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے فقیر نے بھی کوشش کی ہے جہاد کے موضوع پر چالیس احادیث جمع کرنے کی

اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو جہاد کی طرف راغب ہونے کی توفیق عطا فرمائے

میں نے اس کا نام اپنے مخلص دوست جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی حفظہ اللہ تعالی کے نام پر الاربعین العارفیہ رکھا ہے اللہ تعالی دارین کی سعادتیں عطا فرمائے

چالیس حدیثیں جس نے یاد کرنے والا

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِى أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِيمَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى العابد سبعين دَرَجَةً اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں جن کے ساتھ لوگوں کو ان کے دین کے معاملہ میں نفع تو قیامت کے دن علماء میں سے اٹھایا جائے گا اور عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجے زیادہ ہے اور اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ دو درجوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے

الاربعون علی الجہاد ص۳

جس نے چالیس حدیثیں روایت کیں

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْمُظَفَّرِ سَعْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ الْمُفِيدُ، بِأَصْبَهَانَ، أنا أَبُو سَهْلٍ حَمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ عُمَرَ الصَّدَفِيُّ، أنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنُ

حَفْصٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ سُقَيْرٍ، أنا أَبُو صَالِحٍ إِسْحَاقُ بْنُ نَجِيحٍ، ثنا عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَوَى عَنِّي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا جَاءَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری چالیس حدیثیں روایت کیں اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا

الاربعون البلدانیہ لابی طاہر ص ۵

اللہ تعالی ۷۱ صدیق نبیوں کا ثواب عطا فرمائے گا

وَمِنْ أَحْسَنِ مَا نَذْكُرُ هَاهُنَا وَأَغْرَبِهِ، مَا كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْفِتْيَانِ عُمَرُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الدَّهِسْتَانِيُّ، الْحَافِظُ مِنْ خُرَسَانَ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُجَلِيُّ الْحَافِظُ، قَدِمَ عَلَيْنَا دَهِسْتَانَ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَمَّارٍ الزَّرْقِيُّ، الشَّيْخُ الصَّالِحُ بِزَرْقٍ وَهِيَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى مَرْوٍ، ثنا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ مَهْدِيُّ بْنُ عِيسَى، إِمْلَاءً، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ رِزَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الْهَنَّائِيُّ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي حَدِيثًا وَاحِدًا كَانَ لَهُ أَجْرُ أَحَدٍ وَسَبْعِينَ نَبِيًّا صِدِّيقًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک حدیث یاد کی اس کے لئے اکہتر صدیق انبیاء کرام علیہم السلام کا اجر لکھا جائے گا

الاربعون البلدانیہ لابی طاہر ص ۵

۷۲ صدیقوں کا ثواب

قَالَ أَبُو الْفِتْيَانِ: كَتَبَ عَنِّي هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بْنِ مَرْدَوَيْهِ الْحَافِظُ، بِأَصْبَهَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ شُجَاعِ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصْقَلِيُّ، ثنا أَبُو مِسْهَرٍ مَعْرُوفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْرُوفٍ الزَّنْجَانِيُّ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، ثنا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي حَدِيثًا وَاحِدًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ صِدِّيقًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت کے دین کے معاملہ میں رہنمائی کے لئے ایک حدیث کو یاد کیا اللہ تعالی اس کو ۷۲ صدیقوں کا اجر عطا فرمائے گا

الاربعون البلدانیہ لابی طاہر ص ۵

ایک حدیث سنانے والا جنتی ہے

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ شَهْرَيَارَ الْأَصْبَهَانِيُّ، بِهَا، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ هِبَةُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّيْسَابُورِيُّ، إِمْلَاءً، ثنا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ، بِمَرْوٍ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَدَّى إِلَى أُمَّتِي حَدِيثًا وَاحِدًا يُقِيمُ بِهِ سُنَّةً، وَيَرُدُّ بِهِ بِدْعَةً، فَلَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری تک ایک حدیث ایسی پہنچائی جس سے سنت زندہ ہو اور بدعت ختم ہو تو اس کے لئے جنت ہے

الاربعون البلدانیہ لابی طاہر ص ۵

فقہاء وعلماء کے زمرہ میں اٹھایا جائے گا

فقد روى عبد الله بن عباس، عن معاذ بن جبل، عن النبي صلى الله عليه وسلم :من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها بعثه الله يوم القيامة في زمرة الفقهاء العلماء.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دین کے بارے میں چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالی قیامۃ کے دن اس کو فقہاء وعلماء کے زمرہ میں اٹھائے گا

الربعون المويد بن لمحمد طوسی ص ۸

شفیع وشہید لکھا جائے گا

فأخبرنا به أبو حفص عمر بن محمد بن معمر الدارقزي :قدم علينا دمشق، أنا أبو القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد بن الحصين، ببغداد، أنا أبو طالب محمد بن محمد بن إبراهيم بن غيلان، البزاز، أنا أبو بكر محمد بن عبد الله الشافعي، قراءة عليه وأنا أسمع، ثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن الدنيا، ثنا الفضل بن غانم، ثنا عبد الملك بن هارون بن عنترة، عن أبيه،

عن جده، عن أبي الدرداء ، قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم) :-(من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها بعثه الله فقيهاً، وكتبه يوم القيامة شافعاً وشهيداً

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو فقہاء کے اٹھائے گا اور اس کو شافع اور شہید لکھے گا

لااربعون للبکری ص ۲۴

جہاں سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالغازى الْحَافِظ بأصبهان قَالَ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَن بن مُحَمَّد الْمعدل ثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَرْدَوَيْهِ الْحَافِظُ ثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهَا قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ كَذَا

حضرت عبداللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنہوں نے چالیس احادیث یاد کیں اللہ تعالی ان کو نفع عطا فرمائے گا اور اس کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جنت میں جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ

الااربعون البلدانیہ لابن عساکر ص ۲۴

میں شفاعت کروں گا

وسَاق ابن ابی عقیل الحَدِیث بِغَیْرِ إِسْنَاد ثنا أُمُّ الْخَیْرِ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِیِّ بْنِ الْمُظَفَّرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زعبل بِنَیْسَابُورَ قَالَتْ أنبا أَبُو الْحُسَیْنِ عبد الغافر بن مُحَمَّد بن عَبْدُ الْغَافِرِ الْفَارِسِیُّ التَّاجِرُ أنبا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانِ الْحِیرِیُّ ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّیْبَانِیّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَجَرٍ ثَنَا إِسْحَاق بن جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاء بْنِ أَبِی جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاء بْنِ أَبِی رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِی أَرْبَعِینَ حَدِیثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِیعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس احادیث یاد کیں سنت میں سے میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا

الاربعون البلدانیہ لابن عساکر ص ۲۴

اللہ تعالی ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو یاد کرنے والے بن جائیں رسول اللہ ﷺ نے خاص دعا فرمائی ہے ان لوگوں کے حق میں جو احادیث یاد کرتے ہیں پھر لوگوں کو سناتے ہیں اللہ تعالی اس کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو یاد کرے اور پھر اس کو لوگوں تک پہنچا دے

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی مزار مبارک سے نور مبارک نکل نکل کر ان کو لوگوں کے دلوں میں جا رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی خدمت کرتے ہیں

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کتنے

خوش نصیب ہیں یہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے سایہ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو فورا رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہوا فرمایا کریم آقا ﷺ نے جو شخص میری سنت و حدیث کی خدمت کرنے والا ہے چاہے مجھ سے دور ہی کیوں نہ ہو وہ خوش بخت بھی ہے اور میرے قریب بھی تو ہم سب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کروائیں تا کہ بچے بھی رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے واقف ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو

وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک حدیث کے لئے چھ چھ ماہ کا سفر کرتے تھے آج ہم کو ہر چیز گھر میں میسر ہے مگر پھر بھی ہم توجہ نہیں کرتے اللہ تعالی ہم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد کرنے کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے

سب سے افضل عمل

حدیث نمبر ا

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِیدَ بْنَ الْعَیْزَارِ، ذَكَرَ عَنْ أَبِی عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مِیقَاتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون

سا عمل افضل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اگر میں اور سوال کرتا تو رسول اللہ ﷺ مجھے ضرور جواب عطا فرماتے

بخاری جلد ۴ ص ۱۴

جب گھوڑا زمین پر پیر مارے تو اس پر بھی ثواب ہے

حدیث نمبر ۲

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ، أَنَّ ذَكْوَانَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الجِهَادَ؟ قَالَ :لاَ أَجِدُهُ قَالَ :هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ المُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلاَ تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلاَ تُفْطِرَ؟ ، قَالَ :وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِنَّ فَرَسَ المُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ، فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو ایسا عمل نہیں پاتا جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم ایسا کر سکتے ہو جب مجاہد جہاد کے لئے روانہ ہو اور تم مسجد میں آ جاؤ اور قیام کرو اور اس میں سستی نہ کرو اور تم روزے رکھو اور کوئی روزہ نہ چھوڑو؟

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا کون کر سکتا ہے؛ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مجاہد کا گھوڑا بندھا ہوتا ہے اور پاؤں زمین پر مارتا ہے تو اس پر اسکے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہے

بخاری جلد ۴ ص ۱۵

رسول اللہ ﷺ کا شہادت کی تمنا کرنا

حدیث نمبر ۳

حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنَّ رِجَالًا مِنَ المُؤْمِنِينَ لاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر ایسا نہ ہوتا کہ مسلمانوں کے دل آزردہ ہوتے کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد پر چلا جاتا اور مجھے اتنی سواریاں بھی میسر نہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں جہاد پر جانے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میری ضرور یہ تمنا ہے کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

بخاری جلد ۴ ص ۱۷

مجاہد کے زخم کی خوشبو

حدیث نمبر ۴

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ

أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہیااللہ تعالی کی راہ میں جس کو زخمی کیا جاتا ہے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کسی شخص کو زخمی کیا جاتا ہے سو وہ شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی

بخاری جلد۴ ص ۱۸

جہاد مسلمان کا قبول ہے

حدیث نمبر۵

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ :سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالحَدِيدِ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ :أَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ ، فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے لوہے کی خود پہن رکھی تھی اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام لاؤ پھر قتال کرنا پس وہ اسلام لایا اور قتال کرنا شروع کردیا پس وہ شہید ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے عمل کم کیا ہے اور اجر زیادہ حاصل کیا ہے

بخاری جلد۴ ص ۲۰

جہاد کے لئے نیت درست ہونا ضروری ہے

حدیث نمبر۶

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ :يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ :مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ایک شخص مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص اس لئے قتال کرتا ہے کہ اس کی ناموری ہو اور ایک شخص اس لئے قتال کرتا ہے کہ اسکی بہادری کا پتہ چلے تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنیوالا کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس لئے قتال کرتا ہے کہ اللہ تعالی کا دین سربلند ہو وہ اللہ تعالی کی راہ میں ہے (بخاری جلد۴ ص ۲۰)

جہاد کے وقت صبر سے کام لینا

حدیث نمبر۷

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہوجائے تو صبر سے کام لو

مسلم جلد۳ ص ۱۳۶۲

دشمن کی ذلت کی دعا کرنا

حدیث نمبر۸

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ، فَقَالَ :اللهُمَّ، مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللهُمَّ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب میں کافروں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی یا اللہ: اے کتاب کے نازل فرمانے والے، اے بسرعت حساب لینے والے، احزاب کو شکست دے اے اللہ ان کو شکست دے، اوران کو متزلزل کر دے

مسلم جلد۳ ص۱۳۶۳

مجاہد کی موت کی شان

حدیث نمبر۹

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ :وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَجَابِرٍ وَحَدِيثُ فَضَالَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مرنے

والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہونے والے کا عمل قیامت تک زیادہ ہوتا رہتا ہے وہ قبر میں فتنہ سے محفوظ رہتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے

ترمذی جلد۴ ص۱۶۵

جہاد میں خرچ کرنے کا ثواب

حدیث نمبر۱۰

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ :وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ

حضرت خریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کیا اس کے لئے سات سوگنا تک لکھا جاتا ہے

ترمذی جلد۴ ص۱۶۷

اسلام کی سرحد کی حفاظت کا ثواب

حدیث نمبر۱۱

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَبُو شَيْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ :عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ":وَفِي الْبَابِ عَنْ

عُثْمَانَ، وَأَبِي رَيْحَانَةَ .وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ جن کو جھنم کی آگ نہیں چھو نہیں سکتی اللہ کے خوف میں رونے والی اور اللہ تعالی کی راہ میں پہرہ دینے والی

ترمذی جلد۴ص ۱۷۵

کون بندہ سب سے بہتر ہے؟

حدیث نمبر۱۲

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا .أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الوَجْهِ، وَيُرْوَى هَذَا الحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟

فرمایا وہ شخص سب سے بہتر ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام تھامے رکھتا ہے

پھر فرمایا کہ کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ اس کے بعد سب سے کونسا آدمی افضل ہے؟ فرمایا وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ساتھ لوگوں سے جدا رہتا ہے اور ان میں اللہ تعالی کا حق ادا کرتا ہے، پھر

فرمایا کہ کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں لوگوں میں سب سے بدتر کون ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس سے اللہ تعالی کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے

ترمذی جلد۴ص ۱۸۲

شہید کا اعزاز

حدیث نمبر۱۳

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ :يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الوَقَارِ، اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الحُورِ العِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ ":هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کے ہاں شہید کی چھے خصلتیں ہیں

خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے بڑی گھبراہٹ سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا اس کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی

ترمذی جلد۴ص ۱۸۷

جہاد نہ کرنے والے کی مذمت

حدیث نمبر ۱۴

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نہ تو خود جہاد کیا اور نہ مجاہد کو جہاد کا سامان دیا اور نہ مجاہد کے جہاد پر ہونے کی صورت میں اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی تو اللہ تعالی اس کو قیامت سے پہلے قیامت جیسی مصیبت میں ڈالے گا

سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۹۲۳

جہاد نہ کرنے والے کے لئے نقصان ہی نقصان

حدیث نمبر ۱۵

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ أَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ تعالی سے اس حال میں ملے کہ اس کے چہرہ جہاد کا اثر نہ ہو تو اس کے لئے لئے نقصان ہی نقصان ہے

سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۹۲۳

تھوڑی دیر جہاد کرنا بھی جنت واجب کر دیتا ہے

حدیث نمبر ۱۶

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالی کی راہ میں صرف اتنی دیر جہاد کیا جتنی دیر میں ااونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۹۳۳)

شہادت کی اقسام

حدیث نمبر ۱۷

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ :إِنْ كُنَّا لَنَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ -يَعْنِي الْحَامِلَ -، وَالْغَرِقُ، وَالْحَرِقُ وَالْمَجْنُوبُ، -يَعْنِي ذَاتَ الْجَنْبِ -شَهَادَةٌ

حضرت عبداللہ بن جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم ان کی

بیماری کی حالت ان کی عیادت کرنے تشریف لائے گھر والوں میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا تو خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہوں گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تو میری امت کے شہید تھوڑے ہوں گے جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والا بھی شہید ہے اور طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت ہے، پانی میں ڈوب کرنے مرنے والا بھی شہید ہے، آگ میں جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور پسلی کے مرض سے مرنے والا بھی شہید ہے

سنن ابن ماجہ جلد۲ ص ۹۳۷

کافروں کو اب معافی نہیں ہے

حدیث نمبر۱۸

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبِي، قَالَ : أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ، فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً، فَقَالَ :إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ، فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، أَمَرَنَا بِالْقِتَالِ، فَكَفُّوا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ) (النساء 77 :)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ جب ہم مشرک تھے تو غالب تھے جب ایمان لائے ہیں تو ہم کمزور ہو گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس تم ان کے ساتھ نہ لڑو

اب جب ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ تعالی نے ہم کو کافروں کے ساتھ قتال کا حکم دے دیا

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں بعض لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی اور تم پر دھاگے برابر ظلم نہ ہوگا

سنن نسائی جلد۶ ص ۲

جنگی سامان کی تیاری پر اجر

حدیث نمبر۱۹

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :يَا ابْنَ آدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ :أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ، فَيَقُولُ :سَلْ وَتَمَنَّ، فَيَقُولُ :أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک جنتی شخص کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں لایا جائے گا اللہ تعالی اس سے فرمائے گا جنت میں اپنا گھر کیسا پایا؟ تو عرض کرے گا یا اللہ بہترین گھر ہے تو اللہ تعالی فرمائے گا کوئی اور چیز مانگ اور کوئی تمنا ہو تو ظاہر کر تو وہ عرض کرے گا اے اللہ میرا ایک ہی سوال ہے وہ یہ کہ تو مجھے دنیا میں بھیج میں دس بار پھر شہید ہونا چاہتا ہوں یہ سوال اس لئے کرے گا کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہوگا

سنن نسائی جلد۶ ص ۳۶

مجاہد کی گھر والی کی شان

حدیث نمبر۲۰

أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، وَاللَّفْظُ لِحُسَيْنٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فَيَخُونُهُ فِيهَا، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہد کی گھر والی کی حرمت ان پر جو جہاد پر نہیں گئے ان کی ماؤں جیسی ہے اور کوئی بھی شخص کسی مجاہد کی گھر والی کے پاس اس خدمت کے لئے رکے پھر اسکے ساتھ خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو کھڑا کرے گا مجاہد کو فرمائے گا اس کے نامہ اعمال میں جتنی چاہے نیکیاں لے اب تم بتاؤ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟

سنن نسائی جلد۶ ص۵۰

ایک غزوہ دس حج سے افضل ہے

حدیث نمبر۲۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ": لَحَجَّةٌ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ، وَالْغَزْوَةُ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ حَجَّاتٍ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک حج دس غزوات سے افضل ہے اور ایک غزوہ دس حج سے سے افضل ہے

شعب الایمان جلد۶ ص۹۱

تین لوگ اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں

حدیث نمبر۲۲

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ": وَفْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے وفد تین ہیں غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا

سنن نسائی جلد۶ ص۱۶

جس کے دل میں جہاد کا شوق نہ ہو وہ منافق ہے

حدیث نمبر۲۳

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ الْبُخَارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ": مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُو، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ ." أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے دل میں نہ تو اس نے جہاد کیا اور شوق پیدا ہوا تو ایسا شخص نفاق کے ایک شعبہ پر مرا

(شعب الایمان جلد۶ ص۹۱)

اس امت کی سیر کیا ہے؟

حدیث نمبر۲۴

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ، فَقَالَ " :إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ "

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے سیاحت کی اجازت دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے

شعب الایمان جلد ۶ ص ۹۴

جہاد کی صف میں کھڑا ہونے کا اجر

حدیث نمبر۲۵

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :مُقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ عِبَادَةِ رَجُلٍ سِتِّينَ سَنَةً "

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص

کا جہاد کی صف میں کھڑے ہونا اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

شعب الایمان جلد ۶ ص ۹۶

جنت میں مجاہد کا داخلہ بھی شان سے ہوگا

حدیث نمبر۲۶

خَبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِعْقَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي؟ "قُلْنَا :اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ .قَالَ " :فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُونَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ :أَوَ قَدْ حُوسِبْتُمْ؟ قَالُوا :بِأَيِّ شَيْءٍ تُحَاسِبُونَنَا؟ وَإِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى مِتْنَا عَلَى ذَلِكَ ."قَالَ " :فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيلُونَ فِيهَا أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ "

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تم جانتے ہو سب سے پہلے میری امت کے کون لوگ جنت جائیں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فقراء مہاجرین سارے جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوانا چاہیں گے تو خازن جنت ان سے سوال کریں گے کیا تمہارا حساب ہوگیا؟ تو وہ کہیں گے کس چیز کا حساب؟ ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر تھیں جب ہم شہید ہوگئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور یہ مجاہد دوسرے جنتیوں سے چالیس سال پہلے جنت چلے جائیں گے

شعب الایمان جلد ۶ ص ۱۲۰

حجر اسود کے پاس قیام سے افضل کام

حدیث نمبر ۲۷

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ انہ قال :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد میں ایک لمحہ میں کھڑے ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کو قیام کرنے سے افضل ہے

شعب الایمان جلد ۶ ص ۱۴۰

جہاد میں جسم پر لگنے والا غبار

حدیث نمبر ۲۸

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ ثَوْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَارُّ وَجْهُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا أَمَّنَهُ اللَّهُ دُخَانَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کا چہرہ جہاد میں گرد آلود ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جہنم کے دھویں سے امن میں رکھے گا

کتاب الجہاد لابن ابی عاصم ص ۳۲۵

دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں

حدیث نمبر ۲۹

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ

مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبھی بھی کسی مسلمان کے دل میں جہاد کی گرد و غبار اور جھنم کا دھواں جمع نہیں ہوگا

کتاب الجہاد لابن ابی عاصم ص ۳۲۵

شہادت کی دُعا کرنا

حدیث نمبر ۳۰

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالی سے شہادت کا سوال کیا سچے دل کے ساتھ اللہ تعالی اس کو شہداء کے مقام تک پہنچادے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوجائے

سنن دارمی جلد ۳ ص ۱۵۵۹

تیر چلانے کا ثواب

حدیث نمبر ۳۱

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ :حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ

فِيهِ وَهْمٌ وَلَا نِسْيَانٌ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ خَرَجَتْ لَهُ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَتْ لَهُ عِتْقَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

حضرت ابوشیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا عمرو بن عبسہ کو کہ کوئی حدیث سناؤ جس میں نہ کوئی وھم ہو اور نہ کوئی بھول ہو تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا حضور فرما رہے تھے جس شخص کے سفید بال آ جائیں اللہ کی راہ میں تو قیامت کے دن وہ سفید بال اس کے لئے قیامت کے دن نور رہوں گے اور جس نے اللہ تعالی کی راہ میں تیر چلایا چاہے وہ شانے پر لگا یا نہ لگا تو اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا

کتاب الجہاد لا بن ابی عاصم ص ۴۶۱

غازی جہنم نہیں جائے گا

حدیث نمبر ۳۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَجْتَمِعُ فِي النَّارِ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ أَبَدًا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور اس کو قتل کرنے والا غازی کبھی بھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے

سنن ابی داؤد جلد ۳ ص ۷

مشرکین سے جہاد کا حکم جان سے مال سے اور زبان سے

حدیث نمبر ۳۳

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکین کے ساتھ جہاد کرو اپنے مال کے ساتھ اور اپنی جان کے ساتھ اور اپنی زبان کے ساتھ

سنن ابی داؤد جلد ۳ ص ۱۰

اب وہ فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی

حدیث نمبر ۳۴

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَحْمَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَغَدَا الْجَيْشُ، وَأَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ لِيَشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ :يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، أَلَمْ تَكُنْ فِي الْجَيْشِ ؟ قَالَ :بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ مَنْزِلَهُمْ فَأَرُوحُ وَأُدْرِكُهُمْ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے لشکر روانہ ہو گیا حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ رک گئے تا کہ نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھ کر روانہ ہو جاؤں گا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو فرمایا عبداللہ تم تو لشکر میں تھے گئے کیوں نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ

ﷺ میں نے چاہا کہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے روانہ ہو جاؤں گا کیونکہ مجھے ان کے مقام کا علم ہے اور میں ان تک پہنچ جاؤں گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اے عبداللہ اب تم ساری زمین میں جو کچھ ہے اللہ کے نام بانٹ دو پھر ان کی فضیلت کو حاصل نہیں کر سکے جو صبح کو روانہ ہو گئے ہیں

کتاب الجہاد لامام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۴

حدیث نمبر ۳۵

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ رَحْمَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا قَاتَلَ الشُّجَاعُ وَالْجَبَانُ , فَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا الْجَبَانُ ,وَإِذَا تَصَدَّقَ الْبَخِيلُ وَالسَّخِيُّ فَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا الْبَخِيلُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو شخص قتال کریں ان میں ایک بہادر ہو اور دوسرا بزدل تو بزدل کو ثواب زیادہ ہوگا اور دو لوگ سخاوت کریں ایک سخی اور دوسرا بخیل تو بخیل کو ثواب زیادہ ملے گا

کتاب الجہاد لامام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۰

حدیث نمبر ۳۶

عن أبی النضر قال :کتب عبد الله بن أبی أوفى أن النبی صلى الله عليه وسلم قال :لا تمنوا لقاء العدو، وسلوا الله العافية، وإذا لقيتموهم فاصبروا فإن الجنة تحت ظلال السيوف

حضرت ابی النصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے لکھا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو جب تم کسی دشمن سے لڑو تو صبر سے کام لو بے شک جنت تلواروں کے سایہ میں ہے

فضل الجہاد لاحمد بن عبدالواحد المقدسی البخاری رحمہ اللہ ص ۵۶

قاتل و مقتول دونوں جنت میں

حدیث نمبر ۳۷

أبو هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:یضحک الله لرجلين يقتل أحدهما الآخر كلاهما يدخل الجنة قالوا :كيف يا رسول الله؟ قال) :(يقتل هذا فيلج الجنة ثم يتوب الله على الآخر فيهديه إلى الإسلام ثم يجاهد فی سبيل الله فيستشهد

حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی ان دو بندوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے ایک وہ مسلمان جو کافر کے ہاتھوں قتل ہو کر جنت گیا اور پھر کافر کو بھی اللہ تعالی نے توبہ کی توفیق دی تو اس نے بھی اسلام قبول کر لیا پھر اس نے اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا تو شہید ہو گیا

فضل الجہاد لاحمد بن عبدالواحد المقدسی البخاری رحمہ اللہ ص ۱۱۱

حدیث نمبر ۳۸

أَخْبَرَنَا الْحَاجِبُ الْأَجَلُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْبَاقِي بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَلْمَانَ الْمَعْرُوفُ ابْنُ الْبَطِّي إِجَازَةً إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَاعًا، وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ حَمْدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ

مِهْرَانَ الْحَدَّادُ الْأَصْبَهَانِيُّ، أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَبُو نُعَيْمٍ الْحَافِظُ الْأَصْبَهَانِيُّ سِبْطُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ الطَّبَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْجِهَادُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد اسلام کا ستون ہے اور اسلام کی کوہان کی چوٹی ہے

کتاب الاربعین فی الجہاد والمجاہدین لعفیف الدین ابوالفرج، محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی العز الواسطی السَّفَّار المقر ی ء. ص۲۶

چار مقام دعا کی قبولیت کے

حدیث نمبر ۳۹

عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ :عِنْدَ الْتِقَاءِ الصُّفُوفِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ، وَعِنْدَ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار مقام ایسے ہیں کہ آسمان کے دراز ے کھول دئے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے. جس وقت دشمن کی صف سامنے ہو جہاد کے لئے اور جس وقت بارش ہورہی ہو اور جس وقت نماز قائم ہو اور جس وقت کعبہ پر نظر پڑے

کتاب الاربعین فی الجہاد والمجاہدین لعفیف الدین ابوالفرج، محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی

العز الواسطی السَّفَّار المقر ی ء. ص۳۵

جہاد سے غربت ختم

حدیث نمبر ۴۰

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :سَافِرُوا تَصِحُّوا، وَاغْزُوا تَسْتَغْنُوا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر کرو تندرست ہوجاؤ گے اور جہاد کرو مال دار ہو جاؤ گے

کتاب الاربعین فی الجهاد والمجاهدين لعفيف الدين أبو الفرج، محمد بن عبد الرحمن بن أبى العز الواسطى السَّفَّار المقرىء .ص٦٧

اللہ تعالی اس کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے
بجاہ سید المرسلین ﷺ

کافروں اور گستاخوں کی معافی کا حکم منسوخ ہونے کا بیان

آجکل لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گستاخوں کو معاف کیا ہے تو تم گستاخوں کو کیوں مارتے ہو؟ ان کی اس کج فکری کا جواب دینے کے لئے ہم یہاں تھوڑی سی وضاحت کرتے ہیں کہ معافی کا حکم کب تک تھا اللہ تعالی نے سب سے پہلی جو وحی فرمائی اس میں حکم دیا کہ **اقرء بسم ربک الذی خلق**

اس کے بعد اللہ تعالی نے یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر نازل فرمائی تو اس میں تبلیغ کا حکم دیا پھر اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کا حکم دیا اس کے بعد اپنی قوم کو ڈرانے کا حکم دیا اور اس کے بعد عرب کو ڈرانے کا حکم دیا پھر یہ دعوت تمام جنوں اور انسانوں تک پہنچانے کا حکم دیا رسول اللہ ﷺ اپنی قوم کو بغیر جہاد و قتال اور بغیر جزیہ کے نہایت صبر عفو کے ساتھ دین متین کی تبلیغ فرماتے رہے اور مشرکین کی اور یہود و نصاری کی ایذائیں بڑھتی ہی رہیں کون سا ایسا ظلم ہے جو انہوں نے

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر روا نہیں رکھا اتنے سال رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہایت صبر کے ساتھ گزارے ان کا ہر ظلم بحکم خدا برداشت کیا پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے پر تل گئے تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو پھر یہی حال ہوا ظلم و ستم کی نئی داستانیں رقم کی گئیں اس سب کے ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبر کا حکم ہی تھا اور معاف کرنے کا حکم دیا گیا

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی اور ان کے دلوں میں آپس کی محبت بھی اللہ تعالی نے ڈال دی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں سے زیادہ اور گھر والوں سے زیادہ اور اپنی الاد سے زیادہ اور اپنے والدین سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا ظہار کیا اور اپنی جانوں تک کو لٹانے کے لئے تیار ہو گئے

اب ہم پہلے وہ دلائل ذکر کرتے ہیں جس میں اللہ تعالی نے معافی کا حکم دیا اور پھر وہ دلائل ذکر کریں گے جن میں اللہ تعالی نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا

معاف کرنے کا قرآنی حکم

لَتُبْلَوُنَّ فِیٓ اَمْوٰلِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِیْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے

سورۃ آل عمران آیۃ نمبر ۱۸۶

معافی کا حکم

عن كعب بن مالك رضى الله عنه، قال : كان المشركون واليهود من أهل المدينة حين قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤذون رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه أشد الأذى، فأمرهم الله تعالى بالصبر على ذلك والعفو عنهم.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے مشرک و یہودی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو سخت تکلیفیں دیتے اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبر کرنے اور ان کو معاف کرنے کا حکم دیا

أخرجہ البخاری 6207) 84 /8

رسول اللہ ﷺ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاف کرتے رہے

عن أسامة بن زيد رضى الله عنهما قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه يعفون عن المشركين وأهل الكتاب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہودیوں اور مشرکوں کو جو ایذائیں دیتے تھے معاف فرماتے رہے

أخرجہ البخاری 6207) 84 /8

کافروں کو اب معافی نہیں ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کرنا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبِي، قَالَ :أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ، فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً، فَقَالَ :إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ، فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، أَمَرَنَا بِالْقِتَالِ، فَكَفُّوا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ) (النساء 77 :)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ جب ہم مشرک تھے تو غالب تھے جب ایمان لائے ہیں تو ہم کمزور ہو گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس تم ان کے ساتھ نہ لڑو پھر جب ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ تعالی نے ہم کو کافروں کے ساتھ قتال کا حکم دے دیا

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی اور تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا

سن نسائی جلد٦ ص٢

اللہ تعالی نے حکم جہاد کا انتظار کرنے کا حکم دیا

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا

مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

سورۃ بقرہ آیہ نمبر ۱۰۹

اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ کافروں کو ذلیل فرمائے گا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد زیادہ ہوگئی اور شان شوکت بڑھ مسلمانوں کی تو اللہ تعالی نے پھر حکم دیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کا

اللہ تعالی نے کافروں کے قتل کا حکم دیا

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا (تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسہ اور مسجدیں (جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے

سورۃ حج آیۃ نمبر ۳۹۔۴۰

سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

کفارِ مکہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہِ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحابِ کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْمُوْرًا فِي الِابْتِدَاءِ بِالصَّفْحِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى (فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ) (الحجر85 :) وَقَالَ تَعَالَى (وَأَعْرِضْ عَنْ

الْـمُشْرِكِينَ) (الأنعام106 :) ثُـمَّ أَمَـرَ بِـالـدُّعَـاءِ إِلَى الدِّينِ بِالْوَعْظِ
وَالْـمُجَادَلَةِ بِالْأَحْسَنِ فَقَالَ تَعَالَى (اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْـمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ) (النحل125 :) ثُمَّ
أَمَرَ بِالْقِتَالِ إِذَا كَانَتْ الْبِدَايَةُ مِنْهُمْ فَقَالَ تَعَالَى (أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا) (الحج39 :) أَيْ أُذِنَ لَهُـمْ فِي الدَّفْعِ وَقَالَ تَعَالَى (فَإِنْ
قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ) (البقرة191 :) وَقَـالَ تَعَالَى (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا) (الأنفال61 :) ثُـمَّ أَمَـرَ بِـالْبِـدَايَةِ بِـالْقِتَالِ فَقَالَ تَعَالَى
(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ) (البقرة193 :) وَقَـالَ تَعَالَى (فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (التوبة5 :).

وَقَـالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتَّـى يَـقُـولُـوا لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَاسْتَقَرَّ الْأَمْرُ عَلَى فَرْضِيَّةِ
الْجِهَادِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فَرْضٌ قَائِمٌ إِلَى قِيَامِ الساعة

پہلے معاف کرنے کا حکم دیا گیا

رسول اللہ ﷺ کو ابتداء مشرکین سے اعراض کرنے اور ان کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا تھا
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ) (الحجر85 :) آپ حسن وخوبی
کے ساتھ ان سے درگزر کرو

(وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ) (الأنعام106 : اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ مشرکین
سے اعراض فرمائیں

پھر یہ حکم آیا

(اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ) (النحل125 :)
آپ حکمت کے ساتھ نصیحت کر کے لوگوں کو دین کی طرف بلائیں

پھر مدافعانہ جنگ کی اجازت دی گئی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ ابتداء کریں جنگ کی تو تم کو بھی اجازت ہے
(أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا) (الحج39 :)
پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان
کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے
(فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ) (البقرة191 :)
اور اگر کفار تم سے جنگ کریں تو تم بھی کرو
وَقَالَ تَعَالَى (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
اگر کافر تم سے صلح کریں تو تم بھی کرو

پھر ابتداء مشرکین کو قتل کرنے کا حکم آیا

(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ) (البقرة193 :)
مشرکین کو فتنہ ختم ہونے تک قتل کرتے رہو
وَقَالَ تَعَالَى (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (التوبة5 :).
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکین کو قتل کر دو جہاں بھی ملیں

المبسوط السرخسی جلد ۱۰ ص ۲

فرمان مصطفیٰ ﷺ ملاحظہ فرمائیں

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں کو قتل کرتا رہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو اپنے خون اور مال بچا لیں گے البتہ جو ان پر حق ہوگا وہ ان سے وصول کیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہے

المبسوط لسرخسی جلد ۱۰ ص ۲

جہاد قیامت تک کے لئے فرض ہوگیا

فَاسْتَقَرَّ الْأَمْرُ عَلَى فَرْضِيَّةِ الْجِهَادِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فَرْضٌ قَائِمٌ إِلَى قِيَامِ الساعة

امام سرخسی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں اس کے بعد مشرکین سے جہاد کی فرضیت برقرار رہی اور جہاد قیامت تک کے لئے فرض ہوگیا

المبسوط لسرخسی جلد ۱۰ ص ۲

میرا رزق نیزہ کے سایہ کے نیچے ہے

قال النبی ﷺ بعثت بالیسف بین یدی الساعة وجعل رزقی تحت ظل رمحی والذل والصغار علی من خالفنی ومن تشبه بقوم فهو منهم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا قیامت تک کے لئے اور میرا رزق نیزہ کے سایہ میں رکھا گیا اور ہر اس شخص کے لئے ذلت اور غلامی لازم کردی گئی جو بھی میرا مخالف ہوگا اور جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہوگا

المبسوط لسرخسی جلد ۱۰ ص ۲

اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟

اس حدیث کی تفسیر میں حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی

نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار تلواریں بھی بھیجیں

پہلی تلوار

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

بعث اللہ تعالی رسولہ ﷺ باربعة سیوف ،سیف قاتل به بنفسه عبدة الاوثان

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار تلواریں بھی بھیجی گئیں ایک تلوار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے خود بتوں کے پجاریوں کے ساتھ جہاد فرمایا

دوسری تلوار

وسیف قاتل به ابوبکر رضی اللہ عنه اهل الردة قال اللہ تعالی یقاتلونهم او یسلمون الفتح

اور دوسری تلوار کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدوں کے خلاف جہاد کیا اور ختم نبوت کے منکروں کے خلاف جہاد کیا اللہ تعالی نے فرمایا تقاتلوهم او یسلمون تم ان سے اس وقت تک جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ یہ مسلمان ہوجائیں

تیسری تلوار

وسیف قاتل به عمر رضی اللہ عنه المجوس واهل الکتاب قال اللہ تعالی قاتلوا الذین لایومنون باللہ التوبة ۲۹

تیسری تلوار کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا اور یہ جہاد مجوسیوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف تھا

اللہ تعالی نے فرمایا قاتلوا الذین لایومنون باللہ ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے رہو جو اللہ تعالی پر ایمان نہیں لاتے

چوتھی تلوار

وسیف قتل به علی رضی الله عنه المارقین والناکثین والقاسطین

اور چوتھی تلوار کے ساتھ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا وہ خوارج اور معاہدے توڑنے والے اور حق کی مخالفت کرنے والے تھے اللہ تعالی نے فرمایا

فقاتلوا التی تبغیحتی تفی الی امر الله

باغی لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف واپس آجائیں (المبسوط جلد ۱۰ ص ۳)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قال العلماء :ثم فرض علیهم القتال بعد ذلک لمن قاتلهم دون من لم یقاتلهم .قال تعالی :وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلا تَعْتَدُوا (البقرة 190) یعنی فی قتالهم فتقاتلوا غیر الذین یقاتلونکم إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ .ثم فرض علیهم قتال المشرکین کافة حتی یکون الدین کله لله .وقال الله عز وجل : وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً (التوبة 36) أی جمیعا كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً

علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیۃ مبارکہ کے نزول کے بعد جہاد فرض قرار دے دیا صرف ان لوگوں کے ساتھ جو مسلمانوں کے ساتھ لڑیں اور جو نہ لڑیں اور ان کے ساتھ قتال سے منع کیا گیا

اللہ تعالی نے فرمایا

وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو (سورۃ بقرہ آیہ نمبر ۱۹۰)

جس سال میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصد عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سال آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لئے تین روز مکہ مکرمہ خالی کر دیا جائے گا چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضاء کے لئے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفائے عہد نہ کریں گے اور حرم مکہ میں شہر حرام یعنی ماہ ذی القعدہ میں جنگ کریں گے اور مسلمان بحالت احرام ہیں اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہ حرام میں نہ حالت احرام میں تو انہیں تردد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی ابتداء کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اعزاز کے لئے لڑو یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ ابتداء کریں یا نہ کریں یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو اس صورت میں ضعیف بوڑھے بچے مجنون اپاہج اندھے بیمار عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔

جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو یا جن سے تم نے عہد کیا ہو یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقہ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب

کیا جائے اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں

تفسیر خزائین العرفان سورہ بقرہ آیہ نمبر ۱۹۰

کفار کی اقسام

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو کفار کی تین قسمیں بن گئیں ایک تو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح رکھتے تھے اور دوسرا گروہ وہ جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا اور تیسرا گروہ وہ تھا جو نہ دشمنی رکھتا اور نہیں رسول اللہ ﷺ کی حمایت کرتا بلکہ وہ اس انتظار میں تھا کہ دیکھیں کہ کس کا پلڑا بھاری ہوتا ہے ان کے ساتھ مل جائیں گے اور یہ لوگ جو انتظار میں تھے ان میں بھی کچھ لوگ ایسے تھے کہ وہ بظاہر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مگر باطن میں کافروں کے ساتھ وجہ اس کی یہ تھی کہ چاہتے تھے کہ کہ دونوں طرف سے امن میں رہیں ان کا نام منافق رکھا گیا اور جو سرا گروہ تھا جن کے ساتھ مصالحت ہوئی تھی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑ دیا اس طرح ایک گروہ منافق بنا ان کا نفاق ظاہر ہو گیا اور دوسرے معاہدہ توڑ بیٹھے اور تیسرے ویسے دشمن تھے تو اللہ تعالی نے سورۃ توبہ نازل فرمائی

سورۃ توبہ میں سے جہاد کی اقسام کا بیان

ولمّا نزلت سورة براء ة نزلت ببيان هذه الأقسام كلّها، فأمره الله تعالى أن يقاتل عدوّه من أهل الكتاب حتى يعطوا الجزية أو يدخلوا في دين الإسلام، وأمره بجهاد الكفّار والمنافقين والغلظة عليهم، فجاهد الكفار بالسيف والسّنان، والمنافقين بالحجة واللسان

اور جب سورۃ توبہ نازل ہوئی تو اس میں ان تینوں کافروں کا حکم بیان ہوا

اللہ تعالی نے دشمن کافر کو قتل کرنے کا حکم دیا جب تک کہ یہ لوگ اسلام میں نہ داخل ہو جائیں یا پھر جزیہ دیں اور دوسرے کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد اور ان کے ساتھ سختی کا حکم دیا پس تلوار اور نیزوں کے ساتھ جہاد کا حکم کافروں کے ساتھ اور دلائل اور زبان کے ساتھ

منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا

سبل الهدی والرشاد جلد۴ ص۶

کافروں پر جزیہ مقرر فرمایا

وضرب على أهل الذّمة الجزية

رسول اللہ ﷺ نے کافروں جزیہ مقرر فرمایا

سبل الهدی والرشاد جلد۴ ص۶

جہاد کی دو قسمیں

والجهاد على ضربين :جهاد بالسيف، وجهاد بالدعاء ، ومن سنّة الإمام أن يكون من وراء الجند لا يقاتل معهم،

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد کی دو قسمیں ہیں ایک جہاد بالدعا اور ایک جہاد بالسیف اور امام کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ لشکر کے پیچھے رہے ان کے ساتھ قتال نہ کرے

سبل الهدی والرشاد جلد۴ ص۸۱

اس ثابت ہوا کہ جو محاذ پر کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہوں وہ بھی مجاہد ہیں اور وہ بھی مجاہد ہیں جو بیٹھے گھر ہیں مگر ان کے لئے دعائیں کرتے

کفار کی تین اقسام

بعد نزول براء ة على ثلاثة أقسام:محاربين له، وأهل عهد، وأهل ذمّة،

سورۃ براۃ کے نزول کے بعد کفار کی تین قسمیں ہو گئیں ایک وہ لڑنے والے تھے اور دوسرے وہ جنہوں نے معاہدہ کیا ہوا تھا اور تیسرے وہ جو ذمی بن گئے تھے

لوگوں کی دو اقسام بن گئیں

أهل ذمّة آمنون وأهل حرب وهم خائفون منه،

اہل ذمہ جو امن میں تھے اور دوسرے وہ جو اہل حرب تھے مگر رسول اللہ ﷺ سے خائف تھے

لوگوں کی تین قسمیں ہوگئیں

وصار أهل الأرض معه ثلاثة أقسام :مسلم مؤمن به، ومسالم له آمن، وخائف محارب .وأمر فى المنافقين أن يقبل منهم علانيتهم ويكل سرائرهم إلى الله تبارك وتعالى، وأن يجاهدوهم بالعلم والحجّة، وأمره أن يعرض عنهم، ويغلظ عليهم، وأن يبلغ بالقول البليغ إلى نفوسهم، ونهى أن يصلّى عليهم وأن يقوم على قبورهم، وأخبر أنه إن استغفر لهم أو لم يستغفر لهم فلن يغفر الله لهم.

زمین میں بسنے والے لوگوں کی تین قسمیں ہوگئیں ایک مسلم مومن تھے اور دوسرے وہ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح کی ہوئی تھی اور ایک گروہ وہ دشمن تھے حربی مگر وہ رسول اللہ ﷺ سے خائف تھے اور اور تیسرا گروہ منافقین کا تھا اللہ تعالی نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے ظاہری معاملات کو قبول کریں اور جو کچھ چھپاتے ہیں وہ اللہ تعالی کے سپرد کردیں اور ان کے ساتھ جہاد کرتے رہیں علم ودلیل کے ساتھ اور یہ حکم دیا کہ ان سے اعراض فرمائیں اور ان پر سختی فرمائیں اور اور قول بلیغ کے ساتھ تبلیغ فرمائیں اور رسول اللہ ﷺ کو منافقین کا جنازہ پڑھانے سے روک دیا گیا اور اور ان کی قبروں پر جانے سے منع کر دیا گیا اور اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ان کے لئے بخشش کی دعا مانگیں یا نہ مانگیں اللہ تعالی ان کو نہیں بخشے گا

بے دینوں کے اعتراض کا جواب

قال بعض الملحدين :إنما بعث صلى الله عليه وسلم بالسّيف والقتل

بعض نے دینوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت تلوار اور قتل کے ساتھ ہوئی ہے

جواب

والجواب :أنه صلى الله عليه وسلم بعث أولا بالبراهين والمعجزات، فأقام يدعو الناس أكثر من عشر سنين فلم يقبلوا ذلك، وأصروا على الكفر والتكذيب، فأمر بالقتال وهو عوض العذاب الذى عذّب الله تعالى به الأمم السابقة لمّا كذّبت رسلهم.

رسول اللہ ﷺ کی بعثت اولا دلائل وبراہین کے ساتھ ہوئی رسول اللہ ﷺ لوگوں کو عوت دیتے رہے دس سال سے زیادہ عرصہ جب لوگوں نے قبول نہ کیا اور کفر پر مصر رہے تو اللہ تعالی نے ان کافروں کے قتل کرنے کا حکم دیا یہ قتل کرنے کا حکم اس عذاب کا عوض ہے جو اللہ تعالی نے پہلی امتوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کرنے کے سبب آیا

سبل الهدی والرشاد جلد ۴ ص ۷

گستاخوں کو معاف کرنے کی وجہ

آج لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گستاخوں تو معاف کیا ہے تم کیوں ان کو قتل کرتے ہو ان کے اس اعتراض کا جواب اس باب میں نقل کیا ہے اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کی عزت ناموس کے صدقہ میں ہماری کامل بخشش فرمائے اور کج فکر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کا مسئلہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت علامہ قاضی عاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی اعتراض نقل کرنے کے بعد اس کو جواب دیا ہے

فَإِنْ قُلْتَ :فَلِمَ لَمْ يَقْتُلِ النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلم اليهودى الذى لَهُ :السَّامُ عَلَيْكُمْ وَهَذَا دُعَاءٌ عَلَيْهِ؟، وَلَا قَتَلَ الْآخَرَ الَّذِى قَالَ لَهُ :إِنَّ هَـذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ ، وَقَدْ تَأَذَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، وَقَالَ :قَدْ أُوذِىَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ؟ وَلَا قَتَلَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا يُؤْذُونَهُ فِى أَكْثَرِ الْأَحْيَانِ

اب اگر تو یہ سوال کرے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کو السام علیکم کہا کہ آپ پر موت آئے اور یہ رسول اللہ ﷺ کو اس نے بد دعا دی ہے اس کو بھی رسول اللہ ﷺ نے قتل نہیں کرایا اور وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ یہ وہ تقسیم ہے جس کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے ؟ کیونکہ اس نے بھی رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے اس کو بھی رسول اللہ ﷺ نے قتل نہیں کرایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسی علیہ السلام کو بہت زیادہ تکلیف دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان منافقین کو قتل کرایا کو اکثر اوقات رسول اللہ ﷺ کو ایذائیں دیتے رہتے تھے

الجواب

فَاعْلَمْ وَفَّقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ

الْإِسْلَام يَسْتَأْلِفُ عَلَيْهِ النَّاسَ وَيُمِيلُ قلوبهم إليه، ويحبب إليهم الإيمان ويزينه فى قلوبهم ويداريهم ،ويقول لاصحابه انمابعثتم مبشرين ولم تبعثوامنفرين

بخاری جلد ۱ ص ۶۵

ويقول يسروا ولاتعسروا، وسكنوا ولاتنفروا

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۲۳۹

ويقول الايتحدث الناس ان محمد ﷺ يقتل اصحابه

تم کومعلوم ہونا چاہیئے اللہ تعالی ہم کوتوفیق عطافرمائے

نبی کریم ﷺ ابتدائے اسلام میں لوگوں کوتالیف قلوب کرتے تھے اوران کواپنی طرف مائل کرتے تھے اوران کے دلوں میں ایمان جاگزیں کرتے تھے اوراس کی خوبی ظاہر کرتے اوران کے دلوں میں رچاتے تھے اوران کی خاطر مدارت کرتے تھے اوررسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے میں توتمھارے پاس معاملہ آسان کرنے کے لئے بھیجا گیاہوں نفرت دلانے کے لئے نہیں اوررسول اللہ ﷺ یہ بھی فرماتے کہ آسانی اختیارکرومشقت میں پڑواطمینان حاصل کرواورنفرت نہ کرواوررسول اللہ ﷺ گستاخوں کوقتل نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرماتے تھے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے صحابہ کرام کوقتل کررہے ہیں

الشفاء جلد۲ص ۴۹۷

معاف کرناہمارے لئے جائزنہیں

وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَارِى الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَيُجمِلُ صُحْبَتَهُمْ، وَيُغْضِى عَنْهُمْ، وَيَحْتَمِلُ مِنْ أَذَاهُمْ، وَيَصْبِرُ عَلَى جَفَائِهِمْ، مَا لَا يَجُوزُ لَنَا الْيَوْمَ الصَّبْرُ لَهُمْ عَلَيْهِ .وَكَانَ يُرْفِقُهُمْ بِالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ وَبِذَلِكَ أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى. فَقَالَ تَعَالَى :وَلَا تَزَالُ

تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ، فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

رسول اللہ ﷺ کفار کے ساتھ مدارت فرماتے تھے ان سے حسن خلق وحسن سلوک کابرتاؤ کرتے اوران کی اذیتیوں کوبرداشت کرتے تھے اوران کے ظلم پرصبر فرماتے تھے جوکہ آج ہمارے لئے جائزنہیں ہے کہ ہم کسی گستاخ کومعاف کریں یااس سے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی صادرہونے پرصبر کریں مگررسول اللہ ﷺ کوابتداء یہ حکم تھاان کے ساتھ نرمی کابرتاؤ کرنے کااسی وجہ سے اللہ تعالی نے فرمایا

اورتم ہمیشہ ان کے ایک نہ ایک دغاپرمطلع ہوتے رہوگے سواتھوڑوں کے توانہیں معاف کرواوران سے درگزرکرو یہ حالت ابتدائے اسلام میں لوگوں کی تالیف قلب کے لئے روارکھی گئی ضرورت کی بناء پرتاکہ کلمہ اسلام ان کے دلوں میں جم جائے جب اسلام ان کے مستحکم ہوگیااوراللہ تعالی نے سب دینوں پراسلام کوغالب کردیاتب رسول اللہ ﷺ نے حسب قدرت گستاخوں کوقتل کروایااوراللہ تعالی کاحکم مشہورفرمایااوریہویوں کواورابن خطل کوقتل کرایا

الشفاء جلد۲ص ۴۹۸

منافقین کوقتل نہ کرانے کی پہلی وجہ

وَبَوَاطِنُ الْمُنَافِقِينَ مُسْتَتِرَةٌ وَحُكْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّاهِرِ..وأَكْثَرُ تِلْكَ الْكَلِمَاتِ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُهَا الْقَائِلُ مِنْهُمْ خُفْيَةً، وَمَعَ أَمْثَالِهِ وَيَحْلِفُونَ عَلَيْهَا إِذَا نُمِيَتْ وَيُنْكِرُونَهَا، وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ.

منافقین کی حالت چونکہ مخفی تھی اوررسول اللہ ﷺ حکم ظاہر پرہی لگایاکرتے تھے اوران کے بیہودہ کلمات جووہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھیوں کوپوشدہ طور پرکہتے تھے جب وہ آتے توقسمیں کھاتے تھے جوبات انہوں نے کی ہوتی تھی اس کاانکارکردیتے تھے

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بے ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی ہے

الشفاء جلد۲ ص ۴۹۸

منافقین کو قتل نہ کرنے کی دوسری وجہ

وَكَانَ مَعَ هَذَا يَطْمَعُ فِى فَيْأَتِهِمْ ، وَرُجُوعِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَتَوْبَتِهِمْ، فَيَصْبِرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَنَاتِهِمْ وَجَفْوَتِهِمْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ، حَتَّى فَاءَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ بَاطِنًا كَمَا فَاءَ ظَاهِرًا وَأَخْلَصَ سِرًّا كَمَا أَظْهَرَ جَهْرًا، وَنَفَعَ اللَّهُ بَعْدُ بِكَثِيرٍ مِنْهُمْ، وَقَامَ مِنْهُمْ لِلدِّينِ وُزَرَاءُ وَأَعْوَانٌ وحماة وأنصار كما جاء ت به الأخبار.

رسول اللہ ﷺ یہ آرزو رکھتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور اسلام قبول کرلیں اور توبہ کرلیں اسی لئے رسول اللہ ﷺ ان کی اہانتوں اور تکلیفوں پر صبر فرماتے تھے جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا یہاں تک کہ ان میں سے بہت سارے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور دل سے مخلص ہوگئے اور ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوگیا اس کے بعد اللہ تعالی نے ان میں سے بہت سے لوگوں سے نفع پہنچایا کثرت کے ساتھ لوگ دین کے حامی بن گئے اور مددگار بن گئے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے

الشفاء جلد۲ ص ۴۹۸

منافقین کو قتل نہ کرنے کی تیسری وجہ

ولعله لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ مَا رُفِعَ وَإِنَّمَا نَقَلَهُ الْوَاحِدُ ومن لم يصل رتبة الشهادة فى هَذَا الْبَابِ مِنْ صَبِيٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوِ امرأة.والدماء لا تستباح إلا بعد لين،

فرمایا کہ ممکن ہے جب یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچا ہو تو رسول اللہ ﷺ کو ان اقوال کا ثبوت شرعی نہ ملا ہو اور جس نے یہ بات پہنچائی ہو وہ عورت ہو یا غلام ہو یا بچہ ہو کیونکہ خون

کا بہانا جائز ہونا تو دو عادل گواہوں کی گواہی پر منحصر ہے

الشفاء جلد۲ ص ۵۰۰

اب ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو بات بات پر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گستاخوں کی پاؤں کے نیچے چادریں بچھائی ہیں یہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے اوائل میں گستاخوں کو قتل نہیں کرایا ہمارا ان لوگوں سے سوال ہے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوئی گستاخ چھوڑا ہو تو ثبوت دیا جائے

اللہ تعالی ہم کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جانور اور ناموس رسالت کا تحفظ

ہر چیز رسول اللہ ﷺ کو جانتی ہے

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما ان النبی ﷺ قال لیس شئی بین السماء ولارض الایعلم انی رسول الله ﷺ غیر عاصی الجن والانس

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمینوں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے نا جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے

مسند امام احمد بن حنبل جلد۳ ص ۳۱۰

تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ اس کو نہیں جانتے ؟

اس ضمن میں ایک قول نقل کیا جاتا ہے حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار کراچی تشریف لے گئے تو وہاں ایک کتب خانہ کے مالک نے سوال کیا کہ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہر چیز کو جانتے ہیں اس نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ کیا اس کو بھی جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم یہ بتاؤ یہ تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے؟ تو وہ چپ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے زمینوں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے نا جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے

کیا یہ زمین و آسمان میں ہے کہ نہیں؟ اب وہ چپ سادھ گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ کا علم شریف اتنا کم ہے کہ اس کو نہیں جانتے ؟

عن انس بن مالک رضی الله عنه ان امرة یهودیة اتت النبی ﷺ

بشاة مسمومة فاكل منهافجئى بهاالى رسول الله ﷺ فسالهاعن ذلك فقالت اردت لاقتلك قال لاماكان الله ليسلطك على ذلك وجاء فى رواية البزار لهذالحديث عنه رضى الله عنه فلمامديده لياكل قال رسول الله ﷺ ان عضوامن اعضائهايخبرنى انهامسمومة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت یہود یہ زہر ملائی بکری لائی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ میں آپ کو شہید کرنے کا ارادہ رکھتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو اتنی طاقت نہیں دے گا

مسند بزار کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کی طرف بڑھایا کھانے کے لئے تو فرمایا اس کے ایک عضو نے بول کر کہا کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے

بخاری کتاب الھبہ باب قبول ھبۃ المشرک وصحیح مسلم کتاب السلام باب السم رقم الحدیث ۴۵

اس سے ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت کا مسئلہ ہو تو مری ہوئی پکی ہوئی اور بھنی ہوئی بکری بھی بول پڑتی ہے اس نے زبان حال سے بتادیا کہ تم تو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہو تم کسی حال میں ہو جب بھی رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی بات آئے تو یہ نہ دیکھنا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا مجھے دیکھو میں کس حال میں ہوں مگر پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے بول رہی ہوں

بچھڑے کا رسول اللہ ﷺ کو تکلیف سے بچانا

عن عائشه رضى الله عنهاكان لآل النبى ﷺ وحش فاذاخرج رسول الله ﷺ لعب واشتد واقبل وادبر فاذاحس برسول الله ﷺ قدخل ربض فلم يترمرم مادام رسول الله ﷺ فى البيت كرهية ان يوذيه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایک بچھڑا تھا جب

رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو کھیلتا کودتا اور آگے پیچھے ہوتا تھا پس جب وہ محسوس کرتا کہ اب رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں تو چپ کر جاتا نہ ہلتا اور نہ کھیلتا جب تک رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوتے تو اس ڈر سے کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہو

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۱۱۲

ایک بچھڑا اتنا خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہو تو ہم تو پھر انسان ہیں اور مسلمان ہیں ہم کو زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے

رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کرنے والے کو بکرے نے مار دیا

عن نافع بن عاصم رضى الله عنه قال الذى دمى وجه رسول الله ﷺ عبدالله بن قمئه رجل من هذيل فسلط الله عليه تيسافنطحه حتى قتله

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو ھذیل کا ایک شخص عبداللہ بن قمئہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس ایک بکرا مسلط فرما دیا اسنے اس کو سینگ مار مار اس کو مار دیا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۷۶

عن ابى امامه رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ رماه عبدالله من قمئه بحجر يوم احد فشجه فى وجهه وكسر رباعيته وقال خذهاوانابن قمئه فقال رسول الله ﷺ وهويمسح الدم عن وجهه مالك اقماك الله فسلط الله تيس جبل فلم يزل ينطحه حتى قطعه قطعة قطعة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن قمئہ

نے ایک پتھر مارا جس سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے دندان
مبارک شہید ہوئے تو وہ کہنے لگا کہ اسکو پکڑیں میں ابن قمئہ ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے
تمھیں کیا ہے؟ اللہ تعالی تم کو ذلیل کرے

پس رسول اللہ ﷺ کی دعا اللہ تعالی نے قبول فرمائی اور اس پر پہاڑی بکرا مسلط فرما دیا
اس بکرے نے اس کو مار مار کر سینگ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے

المعجم الکبیر جلد ۸ ص ۱۵۴

رسول اللہ ﷺ کی عزت کے مسئلہ پر بکریاں بھی اختلاف نہیں کرتیں

قال الواقدی بسندله كانت عصماء تحرض على المسلمين
وتوذيهم فلماقتلهاعمير قال النبي ﷺ لاينتطح فيهاعنزان

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں عصماء جو مسلمانوں کے
خلاف لوگوں کو ابھارتی تھی اور مسلمانوں کو تکلیف دیتی تھی جب اس کو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ
نے اس کو قتل کر دیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں تو دو بکریاں بھی اختلاف
نہیں کرتیں

الاصابہ ص ۱۰۱۱

بکری کا رسول اللہ ﷺ کے آرام کا خیال کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی
جب تک رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوتے تو وہ خاموش بیٹھی رہتی نہ ہلتی جلتی نہ آتی جاتی
اور جب کریم آقا ﷺ تشریف لے جاتے تو وہ اچھلنا شروع کر دیتی

بھجۃ المحافل جلد ۲ ص ۲۲۴

شیر کا رسول اللہ ﷺ کا نام سن کر غلام بن جانا

عن سفينة مولى رسول الله ﷺ ورضی الله عنه قال ركبت البحر
فانكسرت سفينتي التي كنت فيهافركبت لوحامن الواحهافطرحني
اللوح في اجمة فيهاالاسد فاقبل الي يريدني فقلت ياابالحارث
انامولى رسول الله ﷺ كان من امري كيت وكيت فاقبل الاسد
فطاطاراسه واقبل الي فدفعني بمنكبه حتى اخرجني من الاجمة
ووقفني على الطريق ثم همهم فظننت انه يودعني

حضرت سفینہ رسول اللہ ﷺ کے غلام فرماتے ہیں کہ میں ایک بار سمند
ر کا سفر کر رہا تھا میری کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا تو سمندر نے اس تختے
کو شیروں کی کچھار میں پھینک دیا ایک شیر میری طرف آیا وہ مجھے کھانا چاہتا تھا تو میں نے کہا اے
ابو حارث میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں اور میرا یہ یہ معاملہ ہوا ہے بس شیر نے اپنے
سر کو جھکا دیا اور میری طرف آیا اور مجھے راستہ بتاتا ہوا ساتھ چل پڑا مجھے اس کچھار سے باہر لے
آیا اور بولا اپنی زبان میں میرا خیال ہے کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا تھا

ایک پرندہ نے اپنا پر بیٹ سے بھرا ہوا ڈال دیا

مصنف عبدالرزاق جلد ۱۱ ص ۲۸۱

ثابت ہوا کہ ایک شیر جب رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک سن لے تو وہ کچھ نہیں کہتا وہ لوگ
اپنا گریبان چیک کریں جنہوں نے غازی ملک ممتاز قادری کو شہید کر دیا یہ کس طبقہ کے لوگ ہیں؟

شیر نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو مار دیا

عن ابی عقرب رضی الله عنه قال كان لهب بن ابی لهب يسب
رسول الله ﷺ فقال النبي ﷺ اللهم سلط عليه كلبك فخرج
في قافلة يريد الشام فنزل منزلافقال اني اخاف محمدا ﷺ قالوا
له كلافحطوامتاعهم حوله وقعدوا يحرسونه فجاء الاسد فانتزعه

فذهب به

حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ابولھب کا بیٹا گالیاں دیتا تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما دے تو وہ شام کی طرف ایک قافلہ جار ہا تھا ان کے ساتھ روانہ ہوا رات کو ایک جگہ رکے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے محمد ﷺ سے ڈر لگ رہا ہے تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ہرگز فکر نہ کرو انہوں نے اپنا سارا سامان اس کے گرد ڈھیر کر دیا اور اس کی حفاظت کرنے لگے اتنے میں ایک شیر آیا اور اس نے اس گستاخ کو سب کے درمیان سے کھینچا اور ساتھ لے گیا اور اس کو مار دیا

المستدرک جلد۲ص ۵۳۹

ایک شیر جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو زندہ نہیں رہنا چاہیئے اور دوسری طرف یہ انسان ہیں جوان جانوروں سے بھی بدتر ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا

کتے نے پادری مار دیا

قال ابن حجر رحمة الله عليه ان بعض الامراء المغل تنصر فحضر عنده جماعة من كبار النصارى والمغل فجعل واحدمنهم يتقص النبي ﷺ وهناك كلب صيد مربوط فلمااكثر من ذلك وثب عليه الكلب فخشمه فخلصوه منه وقال بعض من حضر هذا بكلامك في محمد ﷺ فقال كلا بل هذاالكلب عزيز النفس رانى اشير بيدى فظن انى اريد ان اضربه ثم عاد الى كان فيه فاطال فوثب الكلب مرة اخرى فقبض على ذردمته فقلعهافمات حينه فاسلم بسبب ذلک نحوا اربعين الفا من المغل

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منگولیوں کے لوگ عیسائی ہو گئے اس وجہ سے لوگ

جمع ہوئے تو اس تقریب میں ایک گستاخ پادری نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو وہاں پر ایک شکاری کتا موجود تھا اور وہ بندھا ہوا تھا مگر اس کتے نے جھپٹ کر اس پر حملہ کر دیا جب اس کو چھڑایا گیا تو وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ اس وجہ سے ہوا جو تم نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی ہے تو کہنے لگا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے دوراں گفتگو اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے خیال کیا کہ میں اسکو مارنے لگا ہوں تو اسلیئے اس نے مجھ پر حملہ کر دیا تھوڑی دیر بعد اس نے پھر رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کر دی اور باتیں بہت زیادہ کرنی شروع کر دیں تو کتا پھر شیر کی طرح جھپٹا اور اسکی گردن دبوچ لی اور اسکو چھوڑا تب جب وہ جہنم پہنچ گیا کتے کی اس غیرت کی وجہ سے وہاں پر موجود چالیس ہزار لوگوں نے اسلام قبول کر لیا

الدرر الکامنہ ص ۱۴۴

اس کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ اس وقت کا اینکر تھا کیونکہ وہ بھی انہیں کی طرح باتیں کر رہا تھا

وہ کتا جو بندھا ہوا تھا اس نے یہ نہیں دیکھا کہ میں کیسے رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کروں اپنا سنگل توڑ کر حملہ کر دیا آج لوگ جو حکومت کی نوکری کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کیسے رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی بات کریں کیونکہ ہم تو حکومت کے بندھے ہوئے نوکر ہیں تو بھائی اس کتے ہی سے سبق سیکھ لو

وہ کتا عیسائیوں کا تھا مگر اصلی کتا تھا آج بھی لوگ بہت سے عیسائیوں کے کتے ہوگئے ہیں اصلی و نسلی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے مالکوں کے وفادار ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے غدار ہو چکے ہیں

ایک بات قابل غور ہے وہ یہ کہ اس نے کہا کتا بڑا غیرت والا ہے اس نے سمجھا کہ میں اس کو مارنے لگا ہوں تو اس لئے اس نے مجھ پر حملہ کر دیا بھائی قابل غور بات یہ ہے اگر کتے کو اپنی عزت کی ہوتی تو کتا کبھی بندھا نہ رہتا اپنے آپ کو آزاد کرالیتا اس نے اپنی عزت کی پروا نہیں کی

اگراپنی عزت کی پرواہ کرتا تو کبھی بھی عیسائیوں کے قبضہ میں نہ رہتا ثابت ہوا وہ اصلی ونسلی کتا تھا اس لئے اپنی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے لئے لڑ پڑا اور گستاخ کو ماردیا

آخری بات یہ ہے کتا جب رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لئے لڑ پڑے تو اسلام اتنا مضبوط ہوجاتا ہے کہ ایک دن میں چالیس ہزار لوگ اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں اگر ایک انسان اور پھر مسلمان رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لئے کفار سے لڑ پڑے تو اسلام کتنا مضبوط ہوجائے گا

محمود ہاتھی کا رسول اللہ ﷺ کے نور کا ادب کرنا

جب ابرہۃ کعبہ پر حملہ کرنے آیا تو حضرت عبدلمطلب رضی اللہ عنہ محمود ہاتھی کے سامنے آئے تو اس نے آپ کو سجدہ کیا

ثم ان الفيل لمانظر الى وجه عبدالمطلب رضى الله عنه برك كمايبرك البعير وخرساجدا وانطق الله تعالى الفيل فقال السلام على النور الذى فى ظهرك ياعبدالمطلب

پھر ہاتھی نے جب دیکھا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف تو اونٹ کی طرح بیٹھ گیا اور سجدہ کیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے اس کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی اس نے عرض کیا اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے

سیرت حلبیہ جلد اول ص ۸۸

قابل غور بات

رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک اس ہاتھی کو نظر آگیا مگر وہ جو کافر تھے ان کو نظر نہ آیا اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے تعظیم بھی کی اور جن کو نظر نہ آیا انہوں نے تعظیم نہ کی اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے سلام بھی پڑھا جن کو نہ نظر آیا انہوں نے سلام نہیں پڑھا یہ بھی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں سمجھ آجائے تو جانوروں کو آجائے نہ آئے تو کافروں کو نہ آئے جو اپنے آپ کو دانا جانتے ہیں

کتا بھی رسول اللہ ﷺ کے نام کا حیا کرتا ہے

روى ابن عدى عن محمد بن كعب القرظىّ رحمه الله تعالى قال: عدا كلب أسود على رجل من أهل الذّمّة فدخل البحر، فمكث الكلب قائما عليه ينتظره، فلما أبطأ عليه، قال :يا كلب، إني فى ذمّة محمد صلى الله عليه وسلم فولّى الكلب يعدو.

امام محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک ذمی پر کالے کتے نے حملہ کردیا تو وہ دریا میں داخل ہوگیا کتا انتظار کرنے لگا بہت دیر کھڑا رہا تو اس نے کہا اے کتے میں محمد عربی ﷺ کی پناہ میں ہوں تو کتا واپس بھاگتا ہوا واپس چلا گیا

سبل الھدی والرشاد جلد۹ ص ۵۲۲

رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے صحابہ کی بکریوں کا بھیڑیئے حیا کرتے

عن مطلب بن عبدالله حنطب قال بينارسول الله ﷺ جالس بالمدينه فى اصحابه اذاقبل ذئب فوقف بيب يدى رسول الله ﷺ فعوى فقال رسول الله ﷺ هذاوافد السباع عليكم فااحببتم ان تفرضواله شيئالايعدوه الى غيره وان احببتم تركتموه وتحذرتم منه فمااخذفهورزقه قالوايارسول الله ﷺ ماتطيب انفسناله بشئى فاومى اليه النبى ﷺ باصابعه الثلاث اى خالسهم فوالى وله عسلان

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے

کہ ایک بھیڑیا حاضر ہوا اپنے بازو پھیلا کر بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھیڑیو ں کا نمائندہ ہے اگر چاہو تو ان کا حصہ مقرر کردو وہ زیادتی نہ کریں گے اگر چاہو تو ایسے ہی رہنے دو تم

اپنے مال کی حفاظت کرنا جو وہ چھین جائیں وہ ان کا حصہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم ان کا حصہ مقرر نہیں کرنا چاہتے رسول اللہ ﷺ نے بھیڑیے کی طرف اپنے مبارک انگلیوں کی اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ تم خود ہی چھین لینا وہ دھارتا ہوا چلا گیا

الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۴

سو بھیڑیوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

عن جهينه قال صلى رسول الله ﷺ الفجر فاذاهو قريب من مائة ذئب قد اقعين وفود الذئاب فقال لهم رسول الله ﷺ ترتضحون لهم شيئامن طعامكم وتامنون على ماسوى ذلك فشكوا الحاجة قال فآذنونهن وهن عوى

جھینہ کا بیان ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھائی نماز کے بعد تقریباً سو بھیڑیوں کا وفد آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم سے اپنا حصہ مانگنے آیا ہے وہ مقررہ حصہ ہی لیں گے اس سے باقی بکریاں تمھاری محفوظ رہیں گی جب کچھ طے نہ ہوا تو تو وہ دھارتے ہوئے چلے گئے

الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۴

مکھیوں کا رسول اللہ ﷺ کا ادب کرنا

امام حسین بن محمد حسن الدیار بکری لکھتے ہیں

ولايقع الذباب على جسده ولا ثيابه

مکھیاں رسول اللہ ﷺ کے مبارک جسم پر نہ بیٹھتی تھیں اور نہ ہی کپڑوں بیٹھتی تھیں

تاریخ الخمیس جلد اول ص ۳۸۶

اونٹنی کی غیرت

قال رسول الله ﷺ ضللت عن جدى عبدالمطلب وانا صبى ضائع كاد الجوع يقتلني فهداني الله حتى اتاه ابو جهل على ناقة وبين يديه وهويقول لاندرى ماذا نرى من ابنك فقال عبدلمطلب ولم ؟ قال انخت الناقة واركبته من خلفي فابت الناقة ان تقوم فلما اركبته امامي قامت الناقة تقول يا احمق هوالامام فكيف خلف المقتدى

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے دادا عبدالمطلب سے دور چلا گیا تھا اور میں اسوقت بچہ تھا اور مجھے بھوک لگ رہی تھی لوگ مجھے ڈھونڈ رہے تھے یہاں تک کہ ابو جہل میرے پاس آیا اور مجھے لیکر کعبہ میں آیا تو حضرت عبدالمطلب کو کہا کہ آپ کے اس بیٹے کیا شان ہے ؟ انہوں نے فرمایا کیا ہوا؟ تو ابو جہل نے کہا کہ میں نے ان کو اپنے پیچھے بٹھایا تو اونٹنی نے اٹھنے سے انکار کردیا تو میں نے آگے بٹھایا تو فوراً چل پڑی تو اونٹنی بولی کہ اے پاگل امام آگے ہوتا ہے مقتدی پیچھے ہوتا ہے

تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص ۱۹۸

ایک جن کا دوسرے گستاخ جن کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال هتف هاتف من الجن على ابى قبيس فقال قبح الله رايكم آل فهر ماادق العقول والافهام الى آخره قال عبدالله ابن عباس رضى الله عنهما فاصبح هذاالشعر حديثالاهل مكه يتناشدون بينهم فقال رسول الله ﷺ هذاشيطان يكلم الناس فى الاوثان يقال له مسعر والله مخزيه فمكثوثلاثة ايام فذاهاتف يهتف على الجبل يقولنحن

قتلنافى ثلاث مسعرا اذسفه الجن وسن المنكرا

قنعته سیفاحساماشهرا بشتمه نبیناالمطهرا

فقال رسول الله ﷺ هذاعفریت من الجن اسمه سمحج آمن بی سمیته عبدالله اخبرنی انه فی طلبه ثلاثة ایام فقال علی رضی الله عنه جزاه الله خیرایارسول الله ﷺ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک غیبی آواز آئی جن کی جو جبل ابی قبیس سے بول رہا تھا اپنے اشعار میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کر رہا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ شعر کفار مکہ اپنی مجلس میں پڑھا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان ہے اور لوگوں کے ساتھ بتوں میں بیٹھ کر کلام کرتا ہے اس کا نام مسعر ہے اللہ تعالی اس کو ذلیل فرمائے تین دن میں ایک اور غیبی اواز آئی پہاڑ سے

ہم نے مسعر کو قتل کیا کیونکہ اس نے بوقوفی کی اور گندا طریقہ ایجاد کر رہا تھا میں نے اس پر تیز کاٹنے والی تلوار چلادی اس کو قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے پاک رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جن ہے اس کا نام سمج تھا میں نے اسکا نام عبداللہ رکھا ہے اور اس نے بتایا کہ میں اسکو تین دن سے تلاش کر رہا تھا

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی اس جن کو جزائے خیر عطا فرمائے

السیف المسلول ص ۳۶۱

سو بھیڑیوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

عن جهینه قال صلی رسول الله ﷺ الفجر فاذاهو قریب من مائة ذئب قد اقعین وفود الذئاب فقال لهم رسول الله ﷺ ترتضحون لهم شیئامن طعامکم وتامنون علی ماسوی ذلک فشکواالحاجة قال فآذنوهن فآذنونهن وهن عوی

جھینہ کا بیان ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھائی نماز کے بعد تقریبا سو بھیڑیوں کا وفد آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم سے اپنا حصہ مانگنے آیا ہے وہ مقررہ حصہ ہی لیں گے اس سے باقی بکریاں تمہاری محفوظ رہیں گی جب کچھ طے نہ ہوا تو وہ دھارتے ہوئے چلے گئے

الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۴ غ

محمود ہاتھی کا رسول اللہ ﷺ کے نور کا ادب کرنا

جب ابرہۃ کعبہ پرحملہ کرنے آیا تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ محمود ہاتھی کے سامنے آئے تو اس نے آپ کو سجدہ کیا

ثم ان الفیل لمانظر الی وجه عبدالمطلب رضی الله عنه برک کمایبرک البعیر وخرساجداوانطق الله تعالی الفیل فقال السلام علی النور الذی فی ظهرک یاعبدالمطلب

پھر ہاتھی نے جب دیکھا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف تو اونٹ کی طرح بیٹھ گیا اور سجدہ کیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے اس کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی اس نے عرض کیا اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے

سیرت حلبیہ جلد اول ص ۸۸

قابل غور بات

رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک اس ہاتھی کو نظر آ گیا مگر وہ جو کافر تھے ان کو نظر نہ آیا اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے تعظیم بھی کی اور جن کو نظر نہ آیا انہوں نے تعظیم نہ کی اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے سلام بھی پڑھا جن کو نہ نظر آیا انہوں نے سلام نہیں پڑھا یہ بھی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں سمجھ آ جائے تو جانوروں کو آ جائے نہ آئے تو کافروں کو نہ آئے جو اپنے آپ کو دانا جانتے ہیں

مکڑی نے رسول اللہ ﷺ کے لئے جالا بن دیا

عن ابن عباس رضی الله عنهمافی قوله تعالی واذیمکربک الذین کفروا لیثبتوک قال تشاورت قریش لیلة بمکة فقال بعضهم اذااصبح فاثبتوه بالوثاق یریدون النبی ﷺ وقال بعضهم اقتلوه وقال بعضهم بل اخرجوه فاطلع الله عزوجل نبیه علی ذلک وبات علی رضی الله عنه علی فراش النبی ﷺ تلک اللیلة وخرج النبی ﷺ حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیایحسبون النبی ﷺ فلمااصبحوا ثاروا الیه فلماراو فاقتصوا اثره فلمابلغوا الجبل خلط علیهم فصعدوا فی الجبل فمروابالغار فرائواعلی بابه نسج العنکبوت فقالوا لودخل ههنالم یکن نسج العنکبوت علی بابه فمکث ثلاث لیال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں (واذیمکربک الذین کفروا لیثبتوک) کہ کفارِ قریش نے مشورہ کیا رات کو بعض کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا جائے اور بعض کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے نکال دیا جائے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دے دی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بستر آرام کیا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہو کر غار میں تشریف لے آئے کافر ساری رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رکھوالی کرتے رہے یہ گمان کر کے کہ یہ رسول اللہ ﷺ سو رہے ہیں جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا یہ تو علی رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگ گئے یہاں تک کہ پہاڑ تک جب پہنچے تو ان کو نشانوں کو دیکھنے میں مغالطہ لگ گیا جب پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا بنا دیا ہے وہ کہنے لگے کہ اگر یہاں داخل ہوئے ہوتے تو یہ کیسے سالم رہ سکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ اس غار میں تین راتیں

تشریف فرما رہے (مسند امام احمد بن حنبل جلد اول ص ۱۰۸)

بندر نے قیام کیا

امام اہل احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر محفل میلاد شریف تھی کہ ایک بندر چپ کر کے ساتی محفل شریف سنتا رہا جب سلام پڑھنے لگے تو وہ بھی کھڑا ہو گیا ادب کے ساتھ کھڑا رہا وہ بندر تھا کوئی گستاخ نہ تھا

ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۴۷۸

سانپ نے میلاد شریف کی محفل میں شرکت کی

مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مرزا ذاکر نے بتایا کہ ان کے ہاں مجلس میلاد شریف تھی کہ ایک سانپ تیزی سے آیا اور میلاد شریف سنتا رہا منبر کے نیچے بیٹھ کر جب محفل ختم ہوئی تو وہ چلا گیا آتے کسی کو تکلیف دی اور نہ جاتے ہوئے لوگوں بہت چاہا کہ اس کو ماردیں مگر مرزا صاحب نے منع کر دیا میں نے کہا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے آیا ہے اس لئے اسکو کوئی تکلیف نہ دے

حاشیہ ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۴۷۸

رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے صحابہ کی بکریوں کا بھیڑیئے حیا کرتے

عن مطلب بن عبدالله حنطب قال بینارسول الله ﷺ جالس بالمدینه فی اصحابه اذاقبل ذئب فوقف بیب یدی رسول الله ﷺ فعوی فقال رسول الله ﷺ هذاوافد السباع علیکم فااحببتم ان تفرضواله شیئالایعدوه الی غیره وان احببتم ترکتموه وتحذرتم منه فمااخذفهورزقه قالوایارسول الله ﷺ ماتطیب انفسناله بشئی فاومی الیه النبی ﷺ باصابعه الثلاث ای خالسهم فوالی وله عسلان

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک بھیڑیا حاضر ہوا اپنے بازو پھیلا کر بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھیڑیوں کا نمائندہ ہے اگر چاہو تو ان کا حصہ مقرر کردو وہ زیادتی نہ کریں گے اگر چاہو تو ایسے ہی رہنے دو تم اپنے مال کی حفاظت کرنا جو وہ چھین جائیں وہ ان کا حصہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم ان کا حصہ مقرر نہیں کرنا چاہتے رسول اللہ ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اپنے مبارک انگلیوں کی اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ تم خود ہی چھین لینا وہ دھارتا ہوا چلا گیا

الخصائص الکبری جلد۲ ص۱۰۴

کبوتر نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت سرانجام دی

عن ابی مصعب المکی رحمة الله علیه قال ادرکت زید بن الارقم والمغیرة بن شعبة وانس بن مالک رضی الله عنهم یتحدثون ان النبی ﷺ لماکان لیلة بات فی الغار امرالله تعالی شجرة فنبتت فی وجه الغار فسترت وجه النبی ﷺ وامر تبارک وتعالی العنکبوت فنسجت علی وجه الغار وامرتبارک وتعالی حمامتین وحشتین فوقعتابفم الغار و اتی المشرکون من کل فج حتی کانوا من النبی ﷺ علی قدر اربعین ذراعامعهم قسیهم وعصیهم وقدم رجل منهم فرای الحمامتین علی فم الغار فرجع فقال لاصحابه لیس فی الغار شئی ،رایت حمامتین علی فم الغار فعرفت ان لیس فیه احد فسمع النبی ﷺ قوله فعلم ان الله تعالی قددراء بهماعنه فسمت علیهماوفرض جزاء هماواتخذ فی حرم الله تعالی فرخین فاصل کل حمام الحرم من فراخهما

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ، انس بن

مالک، زید بن ارقم سے ملاقاتیں کی ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی غار میں تشرف لے گئے تو اللہ تعالی نے حکم دیا ایک درخت غار کے درازے پر اگ آیا پھر اللہ تعالی نے حکم دیا ایک مکڑی نے جالا بنادیا اور دو کبوتروں کو حکم دیا وہ جالے پر آ کر بیٹھ گئے کافر جب آئے تو ان میں سے ایک آگے آیا تو اس نے دیکھا کہ غار کے دروازے پر جالا بنا ہوا ہے اور اس پر کبوتر بیٹھے ہوئے ہیں جب وہ نیچے گیا تو ان کو بتایا کہ یہاں تو کوئی نہیں ہے اگر کوئی ہوتا تو غار کے دروازے پر جو جالا بنا ہوا ہے وہ ٹوٹ جاتا وہ رسول اللہ ﷺ سے صرف چالیس ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی ساری باتیں سن رہے تھے رسول اللہ ﷺ کو یقین ہوگیا کہ اللہ تعالی نے ان کو ناکام واپس کردیا ہے اللہ تعالی نے ان کبوتروں یہ جزادی جو آج کبوتر حرم میں ہیں ان دو کی اولاد ہیں

معجم الکبیر للطبرانی جلد۲۰ ص۴۴۳

مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا

وَأخرج عبد الرَّزَّاق فِي المُصَنّف أخبرنَا معمر عَن قَتَادَة عَن بَعضهم عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :كَانَت الضفدع تُطفِء النَّار عَن إِبْرَاهِيم وَكَانَت الوزغ تنفخ عَلَيْهِ وَنهى عَن قتل هَذَا وَأمر بقتل هَذَا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا مینڈک ابراہیم علیہ السلام جس آگ میں تھے اس کو بجھاتا رہا اور گرگٹ پھونکیں مارتا رہا مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم فرمایا

تفسیر درمنثور جلد۵ ص۵۶۱

مینڈک کو گالی نہ دو

وَأخرجه ابْن الْمُنْذر فَقَالَ :أخبرنَا أَبُو سعيد الشَّامي عَن أبان عَن أنس قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :لَا تسبوا الضفدع

فَإِنَّـهُ صَوته تَسْبِيح وتقديس وتكبير إِن الْبَهَائِم اسْتَأْذَنت رَبهَا فِي أَن تـُطْفِىء النَّار عَن إِبْرَاهِيم فَأذن للضفادع فتراكبت عَلَيْهِ فأبدلها الله بَحر النَّار برد المَاء

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مینڈک کو گالی نہ دو بے شک اس کی آواز تسبیح وتقدیس وتکبیر ہے بے شک سارے جانوروں نے اللہ تعالی سے اجازت مانگی تھی آگ کو بجھانے کی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے تو اللہ تعالی نے مینڈک کو اجازت عطا فرمائی تو اللہ تعالی نے آگ کے سمندر کو ٹھنڈک کا سمندر بنادیا

تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۵۶۱

ایک کتیا کا گستاخوں کو کاٹنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے ایک شخص آیا اس کی ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہوا؟ تو وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ فلاں منافق کی کتیا کے پاس سے میرا گزر ہوا تو اس نے مجھے کاٹ لیا ہے فرمایا بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اس کا بھی یہی حال تھا اس سے رسول اللہ ﷺ نے سوال فرمایا تو اس نے بھی یہی جواب دیا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تا کہ اس کو قتل کریں صحابہ میں سے ہر ایک نے ایک ایک تلوار تھام لی جب اس کو مارنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ گئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ مجھے قتل نہ کریں میں اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کو ماننے والی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو تم نے ان کو کیوں کاٹا ہے تو وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میں جنات میں سے ہوں اور مجھے یہ حکم ہے کہ جب بھی کوئی حضرت ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے خلاف بکواس کرے تو میں اس کو کاٹ کھاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا کیا سن رہے ہو؟ وہ یا رسول اللہ ﷺ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ تعالی کی بارگاہ میں

عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق ص ۱۵۹

گرگٹ کا تعارف

اس کو عربی میں وزغ کہتے ہیں اور گرگٹ اور کرلا اردو میں کہا جاتا ہے یہ چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے لیکن دم زیادہ لمبی ہوتی ہے جنگل میں گھاس میں پھرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسکے قتل کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق یعنی موذی رکھا اور اس کی طبیعت میں شر ہے یہ پانی کے اندر اپنی رال ٹپکاتا ہے جس سے انسان کو ضرر عظیم لاحق ہوجاتا ہے اور اگر اس کو کہیں پر نمک مل جائے تو اس میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جس کی وجہ سے نمک خراب ہوجاتا ہے اس نمک کھانے والے کو برص کی بیماری لاحق ہوجاتی ہیاور یہاں رک لکھا ہے کہ اگر نمک تک نہ پہنچ سکے تو یہ اس جگہ چھت پر چڑھ کر اس نمک کے مقابل میں آکر بیٹ کردیتا ہے

الدرلمنضود جلد ٦ ص ٦٥٦

گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم کیوں؟

وَأخرج أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَأَبُو يعلى وَابْن أبي حَاتِم عَن عَائِشَة أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِن إِبْرَاهِيم حِين ألقِي فِي النَّار لم تكن فِي الأَرْض دَابَّة إِلَّا تُطْفِىء عَنهُ النَّار غير الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ على إِبْرَاهِيم فَأمر رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بقتله

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو سارے جانور آگ بجھانے کے لئے آگئے تھے سوائے گرگٹ کے یہ آگ میں پھونکیں مارتا تھا تا کہ آگ زیادہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا (تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۵۶۱)

رسول اللہ ﷺ نے اس گستاخ کا نام فاسق رکھا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا

مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام فاسق رکھا

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۷۴

جلدی مارنے والے کو زیادہ ثواب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ، كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، أَدْنَى مِنَ الْأُولَى، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارا تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور پہلے سے کم ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم ہیں

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۷۴

ستر نیکیاں پہلی ضرب میں مارنے والے کے لئے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ :فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ

کو پہلی ضرب میں مارے گا اس کے لئے ستر نیکیاں ہیں

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۷۴

سوال

کی وجہ ہے کہ پہلی بار مارنے والے کو زیادہ ثواب ہے اور دوسری بار مارنے والے کو کم اور تیسری بار میں مارنے والے کو ثواب اس سے بھی کم؟

الجواب الاول

قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّينِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فِي أَمَالِيهِ الضَّرْبَةُ الْأُولَى مُعَلَّلٌ إِمَّا لِأَنَّهُ حِينَ قَتَلَ أَحْسَنَ فَيَنْدَرِجُ تَحْتَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ

امام شیخ عزالدین بن عبدالسلام امالیہ میں فرماتے ہیں پہلی بار میں مارنے پر زیادہ ثواب کہ وجہ ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنا فرض کر دیا ہے جب تم قتل کرو تو اچھے طریقہ کے ساتھ کرو

عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد جلد ۱۴ ص ۱۱۶

الجواب الثانی

أَوْ يَكُونُ مُعَلَّلًا بِالْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرِ فَيَنْدَرِجُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فاستبقوا الخيرات وَعَلَى كِلَا التَّعْلِيلَيْنِ يَكُونُ الْحَيَّةُ أَوْلَى بِذَلِكَ وَالْعَقْرَبُ لِعِظَمِ مَفْسَدَتِهِمَا انْتَهَى

امام شیخ عزالدین بن عبدالسلام امالیہ میں فرماتے ہیں پہلی بار میں مارنے پر زیادہ ثواب کہ وجہ ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا نیکی کے کام میں سبقت کرو ان دونوں علتوں پر نظر کرتے ہوئے سانپ زیادہ نقصان دہ ہے اور جلدی قتل کا زیادہ مستحق ہے اور بچھو بھی اپنے فساد کے اعتبار

سے جلد قتل کئے جانے کا مستحق ہے

عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴ ص ۱۱۶

الجواب الثالث

وَقِيلَ إِنَّ الْوَزَغَةَ كَانَتْ يَوْمَ رُمِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّارِ تُضْرِمُ النَّارَ عَلَيْهِ بِنَفْخِهَا وَالْحَيَوَانَاتُ كُلُّهَا تَتَسَبَّبُ فِي طَفْئِهَا كَذَا فِي مِرْقَاةِ الصُّعُودِ (فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَسَبَبُ تَكْثِيرِ الثَّوَابِ فِي قَتْلِهِ أَوَّلَ ضَرْبَةٍ الْحَثُّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِقَتْلِهِ وَالِاعْتِنَاءُ بِهِ وَالْحِرْصُ عَلَيْهِ

امام شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اس نے پھونک ماری تھی تا کہ آگ زیادہ ہو اسوجہ سے اسکو پہلی ضرب میں قتل کرنے کا ثواب زیادہ رکھا گیا تا کہ جلدی اس کو قتل کیا جائے اور لوگوں کے اندر اس کے قتل کا حرص پیدا ہو

عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴ ص ۱۱۶

الجواب الرابع

حضرت امام اہل سنت سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پہلی بار میں مارنے کا ثواب زیادہ ہے اور دوسری ضرب میں مارنے کا ثواب کم ہے؟

تو غزلی زماں رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ دوسری اور تیسری ضرب مارنے کا ثواب اس لئے کم ہے کہ اس نے اللہ تعالی کے نبی علیہ السلام کے گستاخ کو دیکھا اور مارنے میں دیر کیوں کی؟

سوال

ہونا تو چاہیئے تھا کہ دوسری اور تیسری بار مارنے والے کو زیادہ ثواب ملتا کیونکہ اس

نے زور زیادہ لگایا ہے حالانکہ مشقت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ثواب زیادہ ہو گا مگر یہاں جو زیادہ زور لگا رہا ہے اس کو ثواب کم ہے؟

الجواب علماء نے لکھا ہے کہ یہ صورت اس قاعدہ سے مستثنی ہے

الدر المنضود جلد ۶ ص ۶۵۶

سانپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو مار دیا

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھا پانی بھرنے گیا چشمہ پر وہیں پر اس کو سانپ نے ڈس لیا اور وہیں مر گیا

فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ ص ۱۰

بندر نے قیام کیا

مرزے کی نبوت کے دلائل پر پرندے نے بیٹ کردی

مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا کمرہ بند اور ائیر کنڈیشند ہے ایک پنکھے سے ایک پرندہ کا پر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا وہ مرزا ناصر کے ان دلائل پر آپڑا جو مرزے کے حق میں دے رہا تھا تو فوراً بولا آئی ایم ڈسٹرپڈ فوراً تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں تھک گیا ہوں

ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴

جانور کی بے ادبی بھی گوارا نہیں

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو ایک شخص دیہات کا رہنے والا آیا اس کو پتہ نہیں تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی کو اٹھانے کے لئے پاؤں مار دیا اتنے میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی تو اس کو سخت جلال میں کہا اگر تجھے پتہ ہوتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے پھر تو اس کو لات مارتا تو میں تجھے قتل کر دیتا

عشق رسول ﷺ ص ۷۷

رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کا جانور حیا کرتے ہیں

حضرت خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عجیب بات جو میں نے مکہ مکرمہ میں دیکھی گلی کوچوں میں کثرت کے ساتھ جانور رہوتے ہیں گدھے اور انٹ مگر کسی نے کسی کو لات تک نہیں ماری حالانکہ لاگ ان کے جسموں کے ساتھ اپنا جسم رگڑتے ہوئے گزر جاتے تھے

یہاں تک کہ ایک کتا سویا ہوا تھا ایک آدمی کا پاؤں اس کے پاؤں پر آ گیا اس نے آنکھ کھول کر دیکھا پھر سو گیا اگر پاکستان کا کتا ہوتا تو اس نے کاٹ لینا تھا

مقابیس المجالس ص ۴۴۰

مدینہ منورہ کے کتے بھونکتے کیوں نہیں؟

ایک پاکستانی نے مدینہ منورہ کے ایک شخص سے سوال کیا کہ یہ کتے مدینہ منورہ کی گلی پڑتے رہتے ہیں ان کو کبھی بھونکتے نہیں دیکھا گیا کیا وجہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ

من حياء رسول الله ﷺ رسول اللہ ﷺ کے حیا کی وجہ سے

قصہ ایک گدھی غیرت مند کا

وَكَانَتْ قِصَّتُهُ -عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالسُّدِّيُّ وَغَيْرُهُم أَنْ مُوسَى لَمَّا قَصَدَ حَرْبَ الْجَبَّارِينَ وَنَزَلَ أَرْضَ بَنِي كَنْعَانَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ أَتَى قَوْمُ بَلْعَمَ إِلَى بَلْعَمَ -وَكَانَ عِنْدَهُ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ -فَقَالُوا :إِنَّ مُوسَى رَجُلٌ حَدِيدٌ وَمَعَهُ جُنْدٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّهُ جَاءَ يُخْرِجُنَا مِنْ بِلَادِنَا وَيَقْتُلُنَا وَيُحِلُّهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَأَنْتَ رَجُلٌ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، فَاخْرُجْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّهُمْ عَنَّا، فَقَالَ :وَيْلَكُمْ نَبِيُّ اللَّهِ وَمَعَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ كَيْفَ أَدْعُو عَلَيْهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ مِنَ

اللَّهِ مَا أَعْلَمُ، وَإِنِّي إِنْ فَعَلْتُ هَذَا ذَهَبَتْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَرَاجَعُوهُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ :حَتَّى أُؤَامِرَ رَبِّي، وَكَانَ لَا يَدْعُوهُ حَتَّى يَنْظُرَ مَا يُؤْمَرُ بِهِ فِي الْمَنَامِ فَآمَرَ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ، فَقِيلَ لَهُ فِي الْمَنَامِ لَا تَدْعُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ :إِنِّي قَدْ آمَرْتُ رَبِّي وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ فَأَهْدَوْا إِلَيْهِ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا، ثُمَّ رَاجَعُوهُ فَقَالَ :حَتَّى أُؤَامِرَ، فَآمَرَ، فَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ :قَدْ آمَرْتُ فَلَمْ يُجِزْ إِلَيَّ شَيْءٌ، فَقَالُوا :لَوْ كَرِهَ رَبُّكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَيْهِمْ لَنَهَاكَ كَمَا نَهَاكَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى، فَلَمْ يَزَالُوا يَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى فَتَنُوهُ فَافْتُتِنَ فَرَكِبَ أَتَانًا لَهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جَبَلٍ يُطْلِعُهُ عَلَى عَسْكَرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ حُسْبَانُ، فلما سار /140ب عَلَيْهَا غَيْرَ كَثِيرٍ رَبَضَتْ بِهِ، فَنَزَلَ عَنْهَا فَضَرَبَهَا حَتَّى إِذَا أَذْلَقَهَا قَامَتْ فَرَكِبَهَا، فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَامَتْ، فَرَكِبَهَا فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَضَرَبَهَا حَتَّى أَذْلَقَهَا، أَذِنَ اللَّهُ لَهَا بِالْكَلَامِ فَكَلَّمَتْهُ حُجَّةً عَلَيْهِ، فَقَالَتْ :وَيْحَكَ يَا بَلْعَمُ أَيْنَ تَذْهَبُ بِي؟ أَلَا تَرَى الْمَلَائِكَةَ أَمَامِي تَرُدُّنِي عَنْ وَجْهِي هَذَا؟ أَتَذْهَبُ بِي إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنِينَ تَدْعُو عَلَيْهِمْ؟ فَلَمْ يَنْزِعْ، فَخَلَّى اللَّهُ سَبِيلَهَا فَانْطَلَقَتْ حَتَّى إِذَا أَشْرَفَتْ بِهِ عَلَى جَبَلِ حُسْبَانَ جَعَلَ يَدْعُو عَلَيْهِمْ وَلَا يَدْعُو عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى قَوْمِهِ، وَلَا يَدْعُو لِقَوْمِهِ بِخَيْرٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ .فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ :يَا بَلْعَمُ أَتَدْرِي مَاذَا تَصْنَعُ إِنَّمَا تَدْعُو لَهُمْ عَلَيْنَا؟ !فَقَالَ :هَذَا مَا لَا أَمْلِكُهُ، هَذَا شَيْءٌ قَدْ غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَانْدَلَعَ لِسَانُهُ فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ لَهُمْ :قَدْ ذَهَبَتِ

الْـآنَ مِنّی الدُّنیَا وَالْآخِرَةُ فَلَمْ یَبْقَ إِلَّا الْمَکْرُ وَالْحِیلَةُ، فَسَأَمْکُرُ لَکُمْ وَأَحْتَالُ، جَمِّلُوا النِّسَاء َ وَزَیِّنُوهُنَّ وَأَعْطُوهُنَّ

لسِّـلَـعَ، ثُـمَّ أَرْسِـلُـوهُنَّ إِلَی الْعَسْکَرِ یَبِعْنَهَا فِیهِ، وَمُرُوهُنَّ فَلَا تَمْنَعُ امْـرَأَـةٌ نَـفْسَهَـا مِـنْ رَجُـلٍ أَرَادَهَـا، فَإِنَّهُمْ إِنْ زِنَا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ کُـفِیتُـمُـوهُـمْ، فَـفَـعَلُوا فَلَمَّا دَخَلَ النِّسَاء ُ الْعَسْکَرَ مَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْـکَـنْـعَـانِیِّـینَ، اسْـمُهَـا کَسْتَـی بِنْتُ صُورَ، بِرَجُلٍ مِنْ عُظَمَاء ِ بَنِی إِسْـرَائِیـلَ یُـقَالُ لَهُ زَمْرِیُّ بْنُ شَلُومَ رَأْسُ سِبْطِ شَمْعُونَ بْنِ یَعْقُوبَ، فَـقَامَ إِلَیْهَا فَأَخَذَ بِیَدِهَا حِینَ (أَعْجَبَهُ جَمَالُهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا حَتَّی وَقَفَ بِهَـا عَـلَی مُوسَی، فَقَالَ :إِنِّـی أَظُـنُّـکَ سَتَقُولُ هَذِهِ حَرَامٌ عَلَیْکَ؟ قَالَ :أَجَلْ هِیَ حَرَامٌ عَلَیْکَ لَا تَقْرَبْهَا، قَالَ :فَوَاللَّهِ لَا أُطِیعُکَ فِی هَـذَا، ثُـمَّ دَخَـلَ بِهَـا قُبَّتَهُ فَوَقَعَ عَلَیْهَا فَأَرْسَلَ اللَّهُ الطَّاعُونَ عَلَی بَنِی إِسْرَائِیلَ فِی الْوَقْتِ، وَکَانَ فِنْحَاصُ بْنُ

الْـعَیْـزَارِ بْـنِ هَـارُونَ صَـاحِـبَ أَمْـرِ مُوسَی، وَکَانَ رَجُلًا قَدْ أُعْطِیَ بَسْطَةً فِی الْخَلْقِ وَقُوَّةً فِی الْبَطْشِ، وَکَانَ غَائِبًا حِینَ صَنَعَ زَمْرِیُّ بْنُ شَـلُـومَ مَـا صَـنَـعَ، فَـجَـاء َ وَالـطَّاعُونُ یَجُوسُ بَنِی إِسْرَائِیلَ، فَأُخْبِرَ الْـخَبَـرَ، فَـأَخَـذَ حَـرْبَتَـهُ وَکَـانَتْ مِنْ حَدِیدٍ کُلِّهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَیْهِمَا الْقُبَّةَ، وَهُمَا مُتَضَاجِعَانِ فَانْتَظَمَهُمَا بِحَرْبَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِمَا رَافِعَهُمَا إِلَـی السَّـمَـاء ِ، وَالْـحَـرْبَةُ قَـدْ أَخَذَهَا بِذِرَاعِهِ وَاعْتَمَدَ بِمِرْفَقِهِ عَلَی خَـاصِـرَتِـهِ، وَأَسْـنَـدَ الْـحَرْبَةَ إِلَی لِحْیَتِهِ وَکَانَ بِکْرَ الْعَیْزَارِ، وَجَعَلَ یَقُولُ :الـلَّهُمَّ هَکَذَا نَفْعَلُ بِمَنْ یَعْصِیکَ، وَرُفِعَ الطَّاعُونُ، فَحُسِبَ مَنْ هَلَکَ مِنْ بَنِی إِسْرَائِیلَ فِی الطَّاعُونِ فِیمَا بَیْنَ أَنْ أَصَابَ زَمْرِیُّ

الْـمَـرْأَـةَ إِلَی أَنْ قَتَلَهُ فِنْحَاصُ، فَوَجَدُوا قَدْ هَلَکَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِی سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسی علیہ السلام نے جب جبارین سے جنگ کا ارادہ فرمایا اور سرزمین شام میں تشریف لائے تو بلعم بن باروآء کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی حضرت موسی علیہ السلام بہت ہی تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے وہ یہاں ہمارے ساتھ جنگ کرنے اور ہم کو یہاں نکالنے اور اپنی قوم کو آباد کرنے آئے ہیں اور تیرے پاس اسم اعظم ہے تیری ہر دعا قبول ہوتی ہے تم نکلو اور دعا کرو اللہ تعالی سے اللہ تعالی ان کو یہاں سے نکال دے قوم کی بات سن کر بلعم نے کہا: تم پر افسوس ہے حضرت موسی علیہ السلام اللہ تعالی کے نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے اور مومن لوگ ہیں میں ان کے خلاف کیسے بددعا کرسکتا ہوں مجھے اللہ تعالی کی طرف جو علم ملا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ اگر میں نے حضرت موسی علیہ السلام کے خلاف دعا کی تو میری دنیا وآ کرت تباہ ہوجائے گی قوم نے جب گریہ زاری کے ساتھ مسلسل اصرار کیا تو بلعم نے کہا اچھا اللہ تعالی کی مرضی معلوم کرلوں اور بلعم کا طریقہ ہی یہی تھا جب بھی کوئی دعا کرتا تو پہلے اللہ تعالی کی فرضی معلوم کرتا تو اللہ تعالی کی طرف سے اس کو جواب مل جاتا چنانچہ اس بار بھی اس نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس نے رجوع کیا تو اللہ تعالی نے اس کو منع فرمادیا کہ حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے خلاف دعا نہ کرنا تو اس نے اپنی قوم کو کہہ دیا کہ اللہ تعالی نے مجھے اجازت نہیں دی پھر اس قوم نے اس کو تحفے دیئے جن کو اس نے قبول کرلیا اسکی قوم نے دوبارہ دعا کرنے کی درخواست کی تو اس نے پھر اجازت لینے کا کہا کہ میں اللہ تعالی سے اجازت مانگتا ہوں پھر بتاتا ہوں اس نے پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی تاا اللہ تعالی نے کوئی جواب نہ دیا اس نے اپنی قوم کو کہا کہ مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو میں دعا نہیں کرسکتا تو لوگوں نے اس کو کہا اگر اللہ تعالی کو منظور نہ ہوتا تو اللہ تعالی تم کو منع فرمادیتا لوگوں کے بار بار کے اصرار پر وہ فتنہ میں مبتلا ہوگیا بلعم اپنی گدھی پر بیٹھ کر پہاڑ کی جانب روانہ ہو گدھی نے اس کو گرایا اور وہ پھر سوار

ہوجا تاحتی کہ اللہ تعالی کے حکم سے گدھی نے اس کے ساتھ کلام کیا
اس نے کہا مجھے کہاں لے کر جارہے ہوتم کہتے ہو کہ چلومگر فرشتے مارتے ہیں وہ آگے جانے نہیں دیتے شرم کروتم اللہ تعالی کے نبی اور مومنین کے خلاف دعا کرنے جارہے ہوبلعم پھر بھی باز نہیں آیا وہ اپنی قوم کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا اب بلعم جو بھی بد دعا کرتا اللہ تعالی اس کی زبان پھسلا دیتا یہ حضرت موسی علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے اپنی قوم کا نام لے دیتا اور جب رحمت کی دعا کرنے لگتا اپنی قوم کے لئے تو اللہ تعالی اس کی زبان پر حضرت موسی علیہ السلام کا نام جاری فرمادیتا
تو لوگ چیخ اٹھے کہ یہ کیا کررہے ہو ہمارے لئے بد دعا اوران
لئے دعا یہ کیا طریقہ؟ تو اس نے کہا میرا بس نہیں چل رہا اور مجھے سمجھ نہیں آرہی اصل میں مجھے پر اللہ تعالی کی قدرت غالب آگئی ہے اتنا کہنے کے ساتھ اس کی زبان لٹک کر اس کے سینے تک آگئی اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا اور آخرت دونوں خراب ہوگئیں ہیں میں تم کو ایک طریقہ بتاتا ہوں تم حسین وجمیل عورتوں کو تیار کر کے ان کے لشکر میں بھیج دو کسی ایک شخص نے بھی زنا کرلیا تو تمھارا کام ہوجائے گا کیونکہ جس قوم میں زنا ہو اس قوم سے اللہ تعالی ناراض ہوجاتا ہے اور ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتا بلعم کی قوم نے خواتین کو تیار کر کے روانہ کردیا اور وہ لشکر میں داخل ہوگئیں ایک کنعانی عورت ایک سردار کے پاس سے گزری تو اس کو حضرت موسی علیہ السلام نے اس کو منع بھی فرمایا مگر اس نے اس کے ساتھ بدکاری کرلی اس پر اللہ تعالی نے طاعون میں مبتلا کردیا تو ستر ہزار لوگ فوت ہوگئے حضرت موسی علیہ السلام کا مشیر اس وقت کسی کام کو گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو اس نے ان دونوں کو قتل کردیا تب طاعون ختم ہوا

تفسیر بغوی جلد ۳ ص ۳۰۲

مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات

کافروں کے مذہبی رہنماؤں کوقتل کرنے سے منع فرمایا

قال رسول الله ﷺ لاتقتلوا اصحاب الصوامع

رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرجے کے پادریوں کوقتل نہ کرو

مسند امام احمد ابن حنبل رقم الحدیث ۲۷۲۸

کافروں کے تاجروں کے قتل سے منع فرمایا

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال کانو الایقتلون تجار المشر کین

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مشرکین کے تاجروں کوقتل نہیں کرتے

مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۳۱۲۹

کافروں کے کسانوں کوقتل سے منع فرمایا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ کوخط لکھا کہ

لاتغلوا ولاتقتلوا ولیداوا تقوالله فی الفلاحین

مال غنیمت کی تقسیم میں دھوکہ نہ کرو نہ غداری کرو نہ بچوں کوقتل کرو اور کسانوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈوو

مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۳۱۲۰

کافر غلام کو بھی قتل کرنے سے منع فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ان العبدمحقون الدم فاشبه النساء و الصبیان

لڑائی نہ کرنے والے کافر غلام بھی قتل نہیں کئے جائیں گے جو گھروں میں کام کاج کرتے ہیں ان بچوں اور عورتوں کی طرح محفوظ الدم ہیں

احکام اہل الذمۃ جلد ۱ ص ۱۷۲

قتال نہ کرنے والے کافر کے قتل کرنے سے منع فرمایا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من دخل دار ابی سفیان فهو آمن ومن لقی السلاح فهو آمن ومن اغلق بابه فهو آمن

جو آج ابوسفیان کے گھر داخل ہوجائے وہ بھی امن میں آجائے گا اور جو ہتھیار پھینک دے گا وہ بھی امن میں آجائے گا اور جو اپنا دروازہ بند کرلے گا وہ بھی امن میں آجائے گا

مسلم رقم الحدیث ۱۷۸۰

زخمی کافر کے قتل سے منع فرمایا

کان یقول علی بن ابی طالب رضی الله عنه لایذفف علی جریص ولایقتل اسیر ولایتبع مدبر

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ زخمی کافر کو فوراً قتل نہ کیا جائے اور قیدی کوقتل نہ کیا جائے اور بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے

مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث ۱۸۵۹۰

قیدی کے قتل سے منع فرمایا

کان یقول علی بن ابی طالب رضی الله عنه لایذفف علی جریص ولایقتل اسیر ولایتبع مدبر

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ زخمی کافر کو فوراً قتل نہ کیا جائے اور قیدی کوقتل نہ کیا جائے اور بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے

مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث ۱۸۵۹۰

جنگ سے بھاگنے والے کے قتل سے منع فرمایا

کان یقول علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لایذفف علی جریص ولایقتل اسیرولایتبع مدبر

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ زخمی کافرکوفوراً قتل نہ کیاجائے اور قیدی کوقتل نہ کیاجائے اور بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیاجائے

مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث ۱۸۵۹۰

کافروں کورات کے وقت قتل کرنے سے منع فرمایا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اتی خیبر لیلاوکان اذااتی قومابلیل لم یغربھم حتی یصبح

رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر میں تشریف لائے توصبح ہونے تک ان پرحملہ نہیں کیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ رات کے وقت حملہ نہیں کرتے تھے

بخاری رقم الحدیث ۱۳۶۵

کافروں کوآگ میں جلانے سے منع فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ انہ لاینبغی ان یعذب بالنار الارب النار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ کے ساتھ عذاب دینا اللہ تعالی کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں (ابوداؤد رقم الحدیث ۲۶۷۵)

کافروں کے گھروں میں لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ ان من ضیق منزلا اوقطع طریقا فلاجھادلہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص لوگوں کے گھروں میں داخل ہوکرلوٹ مارکرے یاراستوں میں لوٹ مارکرے اس کا کوئی جہاد نہیں

ابوداؤد رقم الحدیث ۲۶۲۹

کافروں کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا

ونھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان یقطع شجرامثمراا ویخرب عامراوعمل بذلک المسلمون بعدہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوران جنگ کافروں کے پھل دار درختوں کوکاٹنے سے منع فرمایااورعمارتوں کوتباہ کرنے سے منع فرمایا سارے مسلمان اسی پرعمل کرتے ہوئے کسی کوچیزکونقصان نہ پہنچاتے تھے

ترمذی رقم الحدیث ۱۵۵۲

کافرشہریوں کے مال تحفظ

عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قال حرم رسول اللہ ﷺ یوخیبر اموال المعاھدین

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کافرشہریوں کا مال لوٹناحرام فرمادیا

دارقطنی رقم الحدیث ۶۳

کافروجواب دو

اتنی احادیث سے ثابت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگی قوانین بنائے وگرنہ پہلے توکوئی قانون ہی نہ تھاجسکی لاٹھی اس کی بھینس وہ لوگ اسی طرح لوگوں کوقتل کردیتے جیسے گاجرمولی کاٹ دی جائے توکوئی مسئلہ نہیں ہوتا یہ سارے جنگی قوانین رسول اللہ ﷺ نے ترتیب دیئے کہ دشمن سے لڑوبھی توطریقے کے ساتھ بچے عورتیں بوڑھے نہ مارو وگرنہ آج کافروں کی دیکھ لیں وہ کس طرح امت مسلمہ کے ساتھ کررہے ہیں

آج شام کے اندرکیاہورہاہے کسی کومعلوم نہیں اگرمیڈیااندھاہوگیاہے توکیاہوالوگوں کو

نظر کچھ نہیں آتا اگر فرانس کے اندر چند کتے مارے جائیں تو سارے ملکوں کے سربراہ دین وایمان وغیرت سے عاری لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں کہ ہم کو بہت دکھ ہوا ہے کیا ان اندھوں کو یہ نظر نہیں آتا شام کے اندر شام کے اندر ایک مسجد میں کافر کتے ایک نوجوان لڑکی کو مسجد میں سپیکر چلا کر مسجد میں ہی اس کی زیادتی کرتے ہیں اور سپیکر میں ہی اس کی آواز لوگوں کو سناتے ہیں کیا مر گئے حکمران ہمارے یا غیرت سے عاری ہو گئے عافیہ صدیقی کو پکڑ کر ان کتوں نے امریکہ کو دیا آج تک اس کی رہائی عمل میں نہ آسکی اگر ہمارے اندر سے غیرت گئی نہ ہوتی تو عافیہ کو کون لے جاسکتا تھا پاکستان سے کیوبا کے جیلوں میں کیا ہوا کسی کو معلوم نہیں؟ آج برما میں کیا ہو رہا ہے سب کی آنکھیں بند ہیں مسلمانوں پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی جاتی ہے کسی کو کوئی افسوس نہیں ہوتا جب بھی کو انگریز کتا مر جائے تو ہمارا میڈیا بولنا شروع کر دیتا ہے کہ انسانیت پر ظلم ہو رہا ہے کیا صرف کافر ہی انسان ہیں اور کوئی انسان نہیں آج فلسطین کی بہنیں اور ان کے ساتھ زیادتی کسی کو نظر نہیں آ رہی ہے؟ آج کشمیر میں جو مودی قصائی نے ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے یہ کسی کو نظر نہیں آتا کشمیر میں مسلمان بہنوں کے ساتھ وہ بھارتی کتے زیادتی کر کے ویڈیو نیٹ پر اپ لوڈ کر دیتے ہیں اس پر بھی کسی شخص کی غیرت میں بھونچال نہیں آتا آج امریکہ کی پالتو داعش والے کفار کعبہ مشرفہ کو گرانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں عراق وشام کے مقبوضہ علاقوں میں عید کی نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی مسلمان بہنوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ کسی کی نظر میں نہیں کاش کہ آنکھ کھل جاتی اور ہم کو عراق وشام میں مسلمان بہنوں کو جو لونڈیاں بنا کر فروخت کر کے اسلحہ خرید رہے ہیں آج شام کے اندر امریکہ اور اروس مل کر اور بشار کی فوجیں جو کچھ اہل اسلام کے ساتھ کر رہے ہیں علماء کرام کی داڑھیاں نوچ رہے ہیں اور ان کی داڑھیوں کے ساتھ لٹک جاتے ہیں یہ کسی کو نظر نہیں آ رہا اگر یہی کچھ کسی پادری کی داڑھی کیا جائے تو ہمارے میڈیا والوں کی غیرت جاگ جائے گی کون سے گا آج مسلمانوں کا درد کتنے مسلمان جو ترک وطن کر کے کفار کے ملک میں گئے اور انکی خواتین کے ساتھ کیا ہوا کسی کو کیا لگے کیونکہ ہماری بہنیں تو گھروں میں محفوظ ہیں ہم کو کیا لگے کسی کے ساتھ پچھلے

دنوں اخبار میں ایک رپوٹ شائع ہوئی ہے جس میں کہا کہ تیس فی صد خواتین کے زیادتی کی گئی جو کہ حاملہ ہیں اس وقت کیا یہی مہمان نوازی ہوتی ہے کیا یہی بے گھر لوگوں کے ساتھ رویہ کو رکھا جاتا ہے

افسوس اے امت مسلمہ کی ماؤں بہنوں تمھارے نام نہاد بھائیوں میں کوئی غیرت والا بھائی نہیں رہا جو تم کو کافروں کے ظلم وستم سے آزاد کراتا

رسول اللہ ﷺ پر کفار کے مظالم

آج کفار کو رسول اللہ ﷺ کی تلوار تو نظر آتی ہے مگر جو ظلم وستم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہوئے اس سے آنکھیں کیوں بند کر لیتے ہیں وہ نظر کیوں نہیں آتے ہم اس باب میں رسول اللہ ﷺ پر ہونے والے ظلم وستم کا مختصر ذکر کرتے ہیں تا کہ اندازہ ہو جائے کہ تلوار اٹھانے کا جو خدائی حکم ہے اس کی اصل وجہ کیا ہے آج نام نہاد مسلمان ابوجہل کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے بن گئے ہیں ۲۰۱۶ کے رمضان المبارک میں سترہ تاریخ کو اسلام آباد میں ابوجہل کے نام کی موم بتیاں روشن کی گئیں اور اس کو شہید تک کہا گیا اور یہ کہا گیا کہ وہ بھی اپنی قوم کی خاطر لڑتا ہوا شہید ہوا خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو ذلیل کرے جو اس طرح سے اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہیں آپ کو یہ باب پڑھ کر علم ہو جائے گا کہ ابوجہل کس طرح کا لعنتی تھا

جب قریش نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ مبارکہ کا کام دن بدن تیز ہو رہا ہے تو انہوں نے آپ پر ظلم کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے

رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑانا

والإستهزاء والتكذيب والتضحيك، قصدوا بها تخذيل المسلمين، وتوهين قواهم المعنوية، فرموا النبي صلى الله عليه وسلم بتهم هازلة، وشتائم سفيهة، فكانوا ينادونه بالمجنون وَقالُوا يا أَيُّها الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ

ہنسی، ٹھٹا، تحقیر، استہزاء اور تکذیب اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو بد دل کر کے ان کے حوصلے توڑ دئے جائیں اسم مقصد کو پورا کرنے کے لئے کفار ومشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو ناروا تہمتوں اور گالیوں کا نشانہ بنایا کبھی وہ رسول اللہ ﷺ کو مجنوں کہتے اور کبھی وہ رسول اللہ ﷺ کو جادوگر کہتے اور کبھی رسول اللہ ﷺ کاہن کہتے

رسول اللہ ﷺ پر ظلم وجور

وقد ورد في بعض الروايات أنه -حينما كان على الصفا- أخذ حجرا ليضرب به النبي صلى الله عليه وسلم

کوہ صفا پر جب رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ کو دین متین کی دعوت دی تو ابولہب رسول اللہ ﷺ کو مارنے کے لئے پتھر اٹھالیا تھا

روی ذلک الترمذی.

رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دیے دی

وكان أبو لهب قد زوج ولديه عتبة وعتيبة ببنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم رقية وأم كلثوم قبل البعثة، فلما كانت البعثة أمرهما بتطليقهما بعنف وشدة، حتى طلقاهما

رسول اللہ ﷺ کیا اعلان نبوت سے پہلے ابولہب نے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے اپنے بیٹوں کا نکاح کیا تھا مگر اعلان نبوت کے بعد نہایت سختی کے ساتھ ان کو طلاق دلوادی

اطفال حول الرسول ﷺ ص ۹۵

ابولہب کی بیوی کا رسول اللہ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھادیتی

وكانت امرأة أبي لهب -أم جميل أروى بنت حرب بن أمية أخت أبي سفيان- لا تقل عن زوجها في عداوة النبي صلى الله عليه وسلم، فقد كانت تحمل الشوك وتضعه في طريق النبي صلى الله عليه وسلم وعلى بابه ليلا، وكانت امرأة سليطة تبسط فيه لسانها، وتطيل عليه الإفتراء والدس، وتؤجج نار الفتنة، وتثير حربا شعواء على النبي صلى الله عليه وسلم، ولذلك وصفها

القرآن بحمالة الحطب .ولما سمعت ما نزل فيه وفي زوجها من القرآن أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس في المسجد عند الكعبه ومعه ابوبكر الصديق وفي يدهافهر من حجارة فلما وقفت عليهما اخذالله ببصرها عن رسول الله ﷺ فلاترى الاابابكر ،فقالت اين صاحبک ؟ قدبلغني انه يهجوني ،والله لووجدته لضربت بهذالفهر فاه اماوالله اني لشاعرة ثم قالت

مذمماعصينا وامره ابينا ودينه قلينا

ثم انصرفت، فقال أبو بكر :يا رسول الله أما تراها رأتك؟ فقال: ما رأتني، لقد أخذ الله ببصرها عني

ابولہب کی بیوی ام جمیل جس کا نام اروی تھا اور یہ حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں اپنے خاوند سے کم نہ تھی یہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے اور راستے پر رات کے کانٹے بچھا دیتی تھی خاص بدزبان اور فسادی عورت تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف بدزبانی کرنا اور لمبی چوڑی دسیسہ کاری پھیلانا تہمتیں لگانا فتنے کی آگ بھڑ کانا اور جنگ برپا رکھنا اس کا طریقہ تھا اسی لئے اللہ تعالی نے اس کو حمالۃ الحطب کا لقب عطا فرمایا

جب اس کو علم ہوا کہ میرے بارے میں حی آئی ہے تو رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتی ہوئی کعبہ میں آ گئی تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں ہی تھے یہ مٹھی بھر پتھر لئے ہوئے تھی سامنے کھڑی ہوئی تو اللہ تعالی نے اس کو اندھا کر دیا یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی تھی مگر رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھ رہی تھی اس نے آتے ہی یہی سوال کیا کہ تمھارے صاحب کہاں ہیں؟ مجھے علم ہوا ہے کہ وہ میری ہجو کرتا ہے قسم خدا کی اگر مجھے مل گیا تو میں یہ پتھر اس کے منہ پر ماروں گی دیکھو خدا کی قسم میں شاعرہ ہوں پھر اس نے یہ شعر کہا

ہم نے مذمم کی نافرمانی کی

اس کے امر کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے دین کو نفرت وحقارت سے چھوڑ دیا ہے اس کے بعد وہ واپس چلی گئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس نے آپ کو دیکھا نہیں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب یہ میرے سامنے آئی تو اللہ تعالی نے اس کو اندھا کر دیا

انظر سیرۃ ابن ہشام 335 /1، 336.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال پر ابولہب کا خوشی منانا

ولما مات عبد الله -الابن الثانى لرسول الله صلى الله عليه وسلم- استبشر أبو لهب، وهرول إلى رفقائه يبشرهم بأن محمدا صار أبتر

جب رسول اللہ ﷺ کے دوسرے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ابولہب کو اتنی خوشی ہوئی کہ یہ بھاگتا ہوا اپنے دوستوں کے پاس پہنچا ان کو یہ خوشخبری سنائی کہ محمد ﷺ ابتر ہوگئے ہیں (تفسیر مدارک سورۃ کوثر)

ابولہب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لگا رہتا تھا

والذى تولى كبر ذلك هو أبو لهب، فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الناس إذا وافى الموسم فى منازلهم وفى عكاظ ومجنة وذى المجاز، يدعوهم إلى الله، وأبو لهب وراءه يقول :لا تطيعوه فإنه صابىء كذاب

جب بھی رسول اللہ ﷺ لوگوں کو دین کی تبلیغ فرماتے تو یہ ابولہب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لگا رہتا تھا بازاروں میں اجتماعات میں کہیں جا پہنچتا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اللہ کی طرف آنے کی دعوت دیتے تو یہ پیچھے سے کہتا کہ اس کی بات نہ ماننا یہ اپنے دین سے پھرا ہوا ہے اور یہ جھوٹا ہے

الرحیق المختوم بحوالہ ترمذی ص ۱۱۱

تبلیغ کے وقت پتھر مارا کرتا

أن أبا لهب كان يجول خلف النبى صلى الله عليه وسلم فى موسم الحج والأسواق لتكذيبه، وقد روى طارق بن عبد الله المحاربى ما يفيد أنه كان لا يقتصر على التكذيب، بل كان يضربه بالحجر حتى يدمى عقباه

ابولہب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لگا رہتا تھا جب موسم حج میں اور بازاروں میں جا کر لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے تھے طارق بن عبداللہ نے فرمایا کہ وہ صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں کرتا تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو پتھر بھی مارتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی ایڑیاں خون آلود ہو جاتی تھیں

ابولہب بطور پڑوسی

كان أبو لهب يفعل كل ذلك وهو عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاره، كان بيته ملصقا ببيته، كما كان غيره من جيران رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤذونه وهو فى بيته.

ابولہب رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی بھی اور چچا بھی تھا مگر اس کے باوجود دوسرے پڑوسیوں کے ساتھ ملکر رسول اللہ ﷺ کو ہر طرح کی ایذا دیتا تھا

ابن ہشام 416 /1.

رسول اللہ ﷺ کو گھر میں ہی تکلیف دینے والے

قال ابن إسحاق :كان النفر الذين يؤذون رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيته أبا لهب، والحكم ابن أبى العاص بن أمية، وعقبة بن أبى معيط، وعدى بن حمراء الثقفى، وابن الأصداء

الهذلی -وکانوا جیرانه -لم یسلم منهم أحد إلا الحکم بن أبی العاص [2]، فکان أحدهم یطرح علیه صلی الله علیه وسلم رحم الشاة وهو یصلی، وکان أحدهم یطرحها فی برمته إذا نصبت له، حتی اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم حجرا لیستتر به منهم إذا صلی، فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا طرحوا علیه ذلک الأذی یخرج به علی العود، فیقف به علی بابه، ثم یقول :یا بنی عبد مناف :أی جوار هذا؟ ثم یلقیه فی الطریق

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ وہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو گھر میں ہی ایذا دیتا تھا ان میں ایک ابولھب تھا اور حکم بن ابی العاص، عقبہ بن ابی معیط، عدی بن حمراء، ابن الاصداء الھذ لی، یہ سارے رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی تھے ان میں حکم بن ابی العاص کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا ان کے رسول اللہ ﷺ کو ستانے کا طریقہ یہ تھا جب دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ادا کررہے ہیں کہ بکری کی بچہ دانی اس انداز میں پھینکتے کہ وہ سیدھی رسول اللہ ﷺ پر آ کر گرتی چولھے پر ہنڈیا چڑھائی جاتی تو یہ سیدھی ہنڈیا میں پھینک دیتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجبور ہوکر ایک حجرہ بنایا نماز ادا کرنے کے لئے تاکہ ان کی ان حرکتوں سے بچ سکیں

جب بھی رسول اللہ ﷺ پر گندگی ڈالی جاتی تو رسول اللہ ﷺ اس کو لکڑی کے ساتھ اٹھاتے اور دروازے پر کھڑے ہوکر فرماتے اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟ پھر اس کو راستہ میں پھینک دیتے

ابن ہشام .416 /1

اونٹ کی اوجھڑی رسول اللہ ﷺ پر ڈال دیتے

حَدَّثنَا عَبْدَانُ، قَالَ :أَخْبَرَنِی أَبِی، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ :بَیْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ :ح وحَدَّثَنِی أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ یُوسُفَ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، قَالَ :حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مَیْمُونٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی عِنْدَ البَیْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَیُّکُمْ یَجِیءُ بِسَلَی جَزُورِ بَنِی فُلاَنٍ، فَیَضَعُهُ عَلَی ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَی القَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّی سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَضَعَهُ عَلَی ظَهْرِهِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ لاَ أُغْنِی شَیْئًا، لَوْ کَانَ لِی مَنَعَةٌ، قَالَ :فَجَعَلُوا یَضْحَکُونَ وَیُحِیلُ بَعْضُهُمْ عَلَی بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لاَ یَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّی جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ .ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَیْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَیْهِمْ، قَالَ :وَکَانُوا یَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِی ذَلِکَ البَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمَّی :اللَّهُمَّ عَلَیْکَ بِأَبِی جَهْلٍ، وَعَلَیْکَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِیعَةَ، وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیعَةَ، وَالوَلِیدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِی مُعَیْطٍ -وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ یَحْفَظْ -، قَالَ :فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ، لَقَدْ رَأَیْتُ الَّذِینَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَی، فِی القَلِیبِ قَلِیبِ بَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے کو کہنے لگے تم میں سے کون آج اونٹ کی اوجھڑی لاکر محمد ﷺ پر ڈالے گا جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوں؟

تو لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت عقبہ بن ابی معیط کھڑا ہوا اور اوجھڑی لے آیا اور انتظار کرنے لگا جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا مگر کر کچھ نہیں سکتا تھا وہ سارے مشرکین ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے سر مبارک نہیں اٹھایا اتنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما آئیں تو انہوں نے اس اوجھڑی کو ہٹایا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو تین بار رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی یا اللہ تو قریش کو پکڑ لے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تو ان کو بہت تکلیف ہوئی اس وجہ یہ تھی کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اس شہر میں جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام لیکر دعا کی اے ابوجہل کو پکڑ، عتبہ، شیبہ، ولید، عقبہ کو پکڑ لے راوی کہتے کہ ساتویں کا نام بھی لیا تھا مگر مجھے بھول گیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جن جن کا نام لیکر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی میں نے خود دیکھا کہ وہ سارے بدر کے کنویں میں پڑے ہوئے تھے

بخاری جلد ۱ ص ۵۷

امیہ بن خلف گالیاں دیتا تھا

وكان أمية بن خلف إذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم همزه ولمزه .وفيه نزل :وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ قال ابن هشام:

الهمزة :الذى يشتم الرجل علانية، ويكسر عينيه، ويغمز به.

واللمزة :الذى يعيب الناس سرا ويؤذيهم

امیہ بن خلف کا طریقہ تھا جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا گالیں دینا شروع کر دیتا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرمائی ہر لعن طعن اور برائیاں کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے

امام ابن ہشام کہتے ہیں جو علانیہ گالیاں بکے اس کو ھمزہ کہتے ہیں اور جو پیٹھ کے پیچھے گالیاں بکے اس کو لمزہ کہتے ہیں

سیرۃ ابن ہشام جلد ۱ ص ۳۵۶

ابی بن خلف کا تھوکنا

أبىّ بن خلف فكان هو وعقبة بن أبى معيط متصافيين .وجلس عقبة مرة إلى النبى صلى الله عليه وسلم وسمع منه، فلما بلغ ذلك أبيا أنّبه وعاتبه وطلب منه أن يتفل فى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ففعل .وأبىّ بن خلف فت عظاما رميما ثم نفخه فى الريح نحو رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط دونوں دوست تھے ایک بار عقبہ نے ابی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ لیا یہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کا کلام سن رہا تھا تو عقبہ نے ابی کو سخت سست کہا اور اس سے مطالبہ کیا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ پر تھوک آئے بالآخر عقبہ نے ایسا ہی کیا خود ابی نے ایک ایک بوسیدہ ہڈی لاکر توڑی اور ہوا میں پھونک کر رسول اللہ ﷺ کی طرف اڑا دی (ابن ہشام 356 /1، 357)

ابوجہل کا رسول اللہ ﷺ کو نماز سے نہ پڑھنے دینا

وكان أبو جهل يجىء أحيانا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع منه القرآن، ثم يذهب عنه فلا يؤمن ولا يطيع، ولا يتأدب ولا يخشى، ويؤذى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقول، ويصد عن سبيل الله، ثم يذهب مختالا بما يفعل، فخورا بما ارتكب من الشر، كأنما فعل شيئا يذكر، وفيه نزل :فَلا صَدَّقَ وَلا صَلَّى إلخ 4 وكان يمنع النبى صلى الله عليه وسلم عن الصلاة منذ

أول يوم رآه يصلي في الحرم، ومرة مر به وهو يصلي عند المقام
فقال :يا محمد ألم أنهك عن هذاوتوعده ، فاغلظ له رسول الله
ﷺ وانتهره فقال يامحمد باى شئى تهددنى ؟اماوالله انى لاكثر
هذاالوادى ناديافانزل الله تعالى فَلْيَدْعُ نَادِيَه سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ وفي
رواية ان النبى ﷺ اخذ بخناقه وهزه وهويقول له اَوْلٰى لَکَ
فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَکَ فَاَوْلٰى فقال عدوالله : يامحمد اتوعدنى ؟
والله لاتستطيع انت ولاربک شيئاانى لاعز من مشى بين جبليها

ابوجہل کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر قرآن سنتا مگر مانتا نہ تھا اور ایمان کی طرف راغب نہ ہوتا تھا یہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی باتوں سے اذیت دیتا تھا اور اللہ تعالی کی راہ سے روکتا تھا پھر اپنی ان حرکتوں پر فخر کرتا تھا جیسے اس نے کوئی قابل فخر کام کیا ہو قرآن میں یہ آیہ مبارکہ اسی کے بارے میں نازل ہوئی تو اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر وہ اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا

تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی

اس نے پہلے دن جب رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھا تو تو اسی دن سے رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا کرنے سے منع کرنے لگا

ایک دن رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم پر نماز ادا کر رہے تھے اس کا گزر ہوا تو کہنے لگا اے محمد کیا میں نے تم کو منع نہ کیا تھا؟ ساتھ ہی اس نے دھمکی دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کو ڈانٹ کر سختی سے جواب دیا اس پر وہ کہنے لگا اے محمد ﷺ مجھے کسی چیز کی دھمکی دے رہے ہو؟ خدا کی قسم مکہ شہر میں میری محفل تم سے بڑی ہے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

فَلْيَدْعُ نَادِيَه سَنَدْعُ الزَّبَانِيَة

اب پکارے اپنی مجلس کو ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسکا گریبان پکڑ لیا اور اس کو جھنجوڑ کر فرمایا تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی

اس پر وہ اللہ تعالی کا دشمن کہنے لگا اے محمد ﷺ مجھے کس چیز کی دھمکی دے رہے ہو؟ خدا کی قسم تم اور تمھارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے میں مکہ کے سارے لوگوں میں معزز ہوں

فی ظلال القرآن 212/ 29

ابوجہل کا رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کے لئے جانا

أخرج مسلم عن أبي هريرة قال :قال أبو جهل :يعفر محمد وجهه
بين أظهركم؟ فقيل :نعم !فقال :واللات والعزى، لئن رأيته لأطأن
على رقبته ولأعفرن وجهه، فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يصلي، زعم ليطأ رقبته، فما فجأهم إلا وهو ينكص على
عقبية ويتقي بيديه، فقالوا :ما لک يا أبا الحكم؟ قال :إن بيني
وبينه لخندقا من نار وهولا، وأجنحة، فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم :لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوا عضوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے ایک بار کہا اپنے ساتھیوں کو کیا محمد ﷺ تمھارے سامنے بھی اپنا چہرہ خاک آلود کرتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں وہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے

تو ابوجہل نے کہا مجھے لات وعزی کی قسم اگر میں نے اس کو اس حال میں دیکھ لیا تو اس کی گردن روند دوں گا اور اسکا چہرہ مٹی پر رگڑ دوں گا اس کے بعد نے رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ لیا اور اپنے زعم میں چلتا ہوا آیا کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن روند دے گا لیکن لوگوں نے دیکھا کہ وہ بھاگتا ہوا آیا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا بچاؤ کر رہا ہے لوگوں نے کہا کیا ہوا؟ تو ابوجہل

بولا میرے اور محمد ﷺ کے درمیان کے خندقیں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضوا چک لیتے (مسلم جلد۴ص ۲۱۵۴)

عقبہ بن ابی معیط کی کمینی حرکت

عن عروة بن الزبير قال :سألت ابن عمرو بن العاص أخبرني بأشد شيء صنعه المشركون بالنبي صلّى الله عليه وسلم، قال :بينا النبي صلّى الله عليه وسلم يصلي في حجر الكعبة إذ أقبل عقبة بن أبي معيط، فوضع ثوبه في عنقه، فخنقه خنقا شديدا، فأقبل أبو بكر حتى أخذ بمنكبيه، ودفعه عن النبي، وقال :أتقتلون رجلا أن يقول ربي الله؟

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا حضرت ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ مجھے بتائیں کہ کون سی ایسی سخت تکلیف تھی جو مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کو دی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار کعبہ میں نماز ادا کر رہے تھے عقبہ آ گیا اس نے کپڑا رسول اللہ ﷺ کے مبارک گلے ڈال کر اس کو کھینچا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کو دفع کیا اور فرمایا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو تم یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالی ہے؟

صحيح البخاري .باب ذكر ما لقي النبي صلّى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة 544 /1

یہ ہیں مظالم کفار مکہ کے ایسے ظلم کیے ان ناہنجاروں نے رسول اللہ ﷺ پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تو اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو جہاد کا حکم دیا اس کے بعد کفار سارے جو دشمن تھے مارے گئے

عرب لوگ بڑی اچھی بات کہتے ہیں فالقافلة تسير والكلاب تنبح .

قافلہ چلتا رہتا ہے مگر کتے بھونکتے رہتے ہیں

جہاد پر اعتراض کرنے
والے کافرو! یہ بھی دیکھو

کفار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم

کفار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم

ابوجہل کے مسلمانوں پر مظالم

كان أبو جهل إذا سمع برجل قد أسلم له شرف ومنعة أنبه وأخزاه، وأوعده بإبلاغ الخسارة الفادحة فى المال، والجاه، وإن كان ضعيفا ضربه وأغرى به

ابوجہل جب بھی سنتا تو کہ کوئی معزز اور امیر آدمی مسلمان ہوگیا ہے تو اس کو تو اس کو برا بھلا کہتا اور ذلیل کرتا اور مال جاہ کو سخت خسارے سے دوچار کر دیتا اور اگر کوئی کمزور آدمی مسلمان ہوتا تو اس کو مارتا اور دوسروں کو بھی مارنے کا کہتا تھا

ابن ہشام .320 /1

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کی انتہاء

وكان عم عثمان بن عفان يلفه فى حصير من أوراق النخيل ثم يدخنه من تحته

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کا چچا ان کو کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر نیچے سے ان کو دھواں دیتا تھا

رحمۃ للعالمین .57 /1)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا کھانا بند کر دیا گیا

ولما علمت أم مصعب بن عمير بإسلامه أجاعته وأخرجته من بيته، وكان من أنعم الناس عيشا، فتخشف جلده تخشف الحية

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کی ماں نے ان کا کھانا پینا بند کر دیا اور ان کو گھر سے نکال دیا۔ بڑے ناز و نعم میں پلے تھے حالات کی سختیوں کی وجہ سے ان کی جسم کی کھال اس طرح اتر گئی جیسے سانپ کی کھال اتر جاتی ہے

تلقیح فہوم أہل الأثر ص.60

حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ظلم کی انتہاء

وكان بلال مولى أمية بن خلف الجمحي، فكان أمية يضع فى عنقه حبلا، ثم يسلمه إلى الصبيان، يطوفون به فى جبال مكة، حتى كان يظهر أثر الحبل فى عنقه

حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ کے غلام تھے جب آپ نے اسلام قبول کیا تو امیہ ان کی گردن میں رسی ڈال کر بچوں کو دے دیتا اور ان کو مکہ کے پہاڑوں میں گھماتے رہتے تھے یہاں تک کہ گردن میں نشان پڑ جاتے تھے اور خود امیہ ان کو باندھ کر ڈنڈے سے مارتا تھا سخت دھوپ میں آپ کو بٹھائے رکھتا کھانا پینا بند کر کے بھوکا رکھتا اور جب گرمی شدید ہوتی تو آپ کو مکہ کے پتھروں پر لٹا دیتا اور سینہ پر بھی پتھر رکھتا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت بھی احد احد پکارتے تھے ایک دن یہی کاروائی ہو رہی تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بدلہ میں یا ایک روایت یہ بھی ہے دو سو درھم کے بدلہ میں آپ کو آزاد کرا دیا

سیرۃ ابن ہشام جلد ا ص ۳۱۸

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ظلم وستم

وكان عمار بن ياسر رضي الله عنه مولى لبني مخزوم، أسلم هو وأبوه وأمه، فكان المشركون -وعلى رأسهم أبو جهل- يخرجونهم إلى الأبطح إذا حميت الرمضاء، فيعذبونهم بحرها. ومر بهم النبي صلى الله عليه وسلم وهم يعذبون فقال :صبرا آل ياسر !فإن موعدكم الجنة، فمات ياسر فى العذاب، وطعن أبو جهل سمية -أم عمار- فى قبلها بحربة فماتت، وهي أول شهيدة

فی الإسلام، وشددوا العذاب علی عمار بالحر تارة، وبوضع الصخر أحمر علی صدره أخری، وبالتغریق أخری .وقالوا :لا نترکک حتی تسب محمدا، أو تقول :فی اللات والعزی خیرا، فوافقهم علی ذلک مکرها، وجاء باکیا معتذرا إلی النبی صلی الله علیه وسلم، فأنزل الله مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ الآية :(النحل:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بنو مخزوم کے غلام تھے انھوں نے اور ان کے والدین نے اسلام کو قبول کیا تو ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے مشرکین میں ابو جہل پیش پیش تھا سخت دھوپ کے وقت ان کو پتھریلی زمین پر لٹا دیا جاتا تھا اسی طرح ان کو سزا دی جا رہی تھی کہ وہاں سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے آل یاسر تم صبر کرنا تمھارا ٹھکانا جنت ہے آخر کار حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ظلم کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں ان کی شرمگاہ میں ابو جہل نے تیر مارا جس سے یہ بھی شہید ہو گئیں اور یہ اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہیں

حضرت عمار رضی اللہ عنہ پہ ظلم کا سلسلہ جاری رہا کبھی دھوپ میں ان کو تپایا جاتا تو کبھی ان کے سینہ پر پتھر رکھ دئے جاتے اور کبھی ان کو پانی ڈبویا جاتا ان کو مشرکین کہتے کہ جب تک تم محمد ﷺ کو گالی اور ہمارے بتوں کے بارے میں کلمہ خیر نہیں کہو گے تم کو نہیں چھوڑیں گے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے مجبورا ان کی بات مان لی پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں روتے ہوئے اور معافی مانگتے ہوئے تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

اور جس نے اللہ تعالی پر ایمان لانے کے کفر کیا اس پر اللہ تعالی کا غضب اور عذاب عظیم ہے لیکن جس کو مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہے

ابن ہشام 319 /1، 320، فقہ السیرۃ لمحمد الغزالی ص 82 وروی بعض ذلک العوفی عن ابن عباس

حضرت افلح رضی اللہ عنہ پر ظلم

وکان أبو فکیهة -واسمه أفلح -مولی لبنی عبد الدار، فکانوا یشدون برجله الحبل، ثم یجرونه علی الأرض

حضرت ابو فکیہ رضی اللہ عنہ جن کا نام افلح تھا بنی عبد الدار کے غلام تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو یہ لوگ آپ رضی اللہ کے پاؤں میں رسی باندھ کر زمین پر گھسیٹتے تھے

اعجاز التنزیل ص.53

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ پر ظلم

وکان خباب بن الأرت مولی لأم أنمار بنت سباع الخزاعیة، فکان المشرکون یذیقونه أنواعا من التنکیل، یأخذون بشعر رأسه فیجذبونه جذبا، ویلوون عنقه تلویة عنیفة وأضجعوه مرات عدیدة علی فحام ملتهبة، ثم وضعوا علیه حجرا؛ حتی لا یستطیع أن یقوم

حضرت خباب رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک عورت ام انمار کے غلام تھے مشرک ان کو طرح طرح کی سزائیں دیتے تھے ان کے سر کے بال نوچتے تھے اور سختی کے ساتھ گردن مروڑتے تھے اور ان کو آگ جلا کر انگاروں پر لٹا دیتے تھے اور اوپر پتھر رکھ دیتے تھے تا کہ یہ اٹھ نہ سکیں

تلقیح فہوم أہل الأثر ص.60

ایسے ایسے مظالم الامان الحفیظ

وکان المشرکون یلفون بعض الصحابة فی إهاب الإبل والبقر، ثم یلقونه فی حر الرمضاء، ویلبسون بعضا آخر درعا من الحدید

ثم یلقونه علی صخرة ملتهبة

مشرکوں نے سزا کی ایک شکل یہ بھی اختیار کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اونٹ اور گائے کی کچی کھال میں لپیٹ کر دھوپ میں ڈال دیتے تھے

رحمۃ للعالمین.58 /1

یہ مظالم دیکھیں جن میں رسول اللہ ﷺ کو تنگ کیا جاتا رہا اور ایک صحابی کو تنگ کیا جاتا رہا حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شہادت اور حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گلے میں رسہ ڈال کر مکہ کے پہاڑوں میں پھرانا اور صحابہ کرام کو کھال میں بند کر کے دھوپ میں ڈال دینا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چٹائی میں باندھ کر دھواں دینا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مار مار کر بے ہوش کر دینا اور دوسری طرف اہل اسلام کی طرف سے کافروں کا کتنا خون بہایا گیا وہ اس روایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے

ان مظالم کے بدلہ میں کافروں کا کتنا خون بہایا گیا؟

و ذلک أن أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کانوا یجتمعون فی الشعاب، فیصلون فیها سرا، فرآهم نفر من کفار قریش، فسبوهم وقاتلوهم، فضرب سعد بن أبی وقاص رجلا فسال دمه، وکان أول دم أهریق فی الإسلام

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھاٹیوں میں جمع ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے ایک بار کفار قریش کے کچھ لوگوں نے دیکھ لیا تو گالیاں دینے لگے اور لڑائی پر اتر آئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایسی ضرب لگائی کہ اس کا خون بہہ پڑا اور یہ پہلا خون تھا جو اسلام میں بہایا گیا

ابن ہشام 263 /1،

یہ ہے پہلا خون جو دس سالوں میں پہلی بر بہایا گیا کسی کافر کا اتنے مظالم کے جواب میں

کچھ بھی نہ کہنا یہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صبر و تحمل کا پتہ دیتا ہے پھر بھی کفار اور کفار ساتھی کہیں کہ اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے تو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے بھائی ہر انسان علم شعور رکھتا ہے کوئی انسان ایسا ہے دنیا میں جو دس سال کا عرصہ اپنے دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی ہر مصیبت کو برداشت کرے ایک بار دو بار تین بار برداشت کرے گا کسی نہ کسی دن بڑے حوصلہ والا بھی لڑ پڑے گا اب بھی کسی کو ابو جہل کے مرنے کا غم ہو تو وہ شخص اپنے آپ کو انہیں میں سے ہونے کا یقین کرلے

غزوات وسرایا کی درجہ بندی

رسول اللہ ﷺ نے ایک سپہ سالار کی حیثیت سے بھی بھرپور زندگی گزاری رسول اللہ ﷺ اپنی بعثت کے مقاصد کو اپنی زندگی کا محور سمجھتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زندگی امتحان وابتلاء کے مراحل سے گزر کر قدم قدم پر کامیابیوں کا پیغام لائی اور نتیجہ خیز ثابت ہوئی کہ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے راہِ حق تک پہنچنے کا ذریعہ بنی

غزوات وسرایا میں اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنے دیا جنگ کی ضرورت کے باوجود صحابہ کرام جنگی جنون یا دہشت گردی میں ملوث نہیں ہوئے مختلف مہمات مختلف مقاصد کیلئے روانہ کی جاتی تھیں اولین سیرت نگاروں نے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے وہ مہمات جن میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس خود تشریف لے گئے ان کو غزوات کا نام دیتے ہیں اور دوسری وہ مہمات جن میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا ان کو سرایا کہا جاتا ہے اب کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے

پہلا مقصد ڈاکوؤں اور لٹیروں کا تعاقب اوران کی تادیب

اس مقصد کے لئے غزوہ سفوان، سریہ قطن، غزوہ قردہ یا غزوہ غابہ، سریہ عبداللہ بن حذافہ، سریہ ام خرفرقہ، اور سریہ عرینین جیسی مہمات روانہ کی گئیں

دوسرا مقصد دشمنوں کا تعاقب

اس مقصد کے لئے غزوہ سویق، حمراء الاسد، غزوہ طائف کو شمار کیا جاتا ہے

تیسرا مقصد تبلیغ اسلام

غزوہ ودان، غزوہ بواط، غزوہ ذو لعشیرہ، سریہ دومۃ الجندل، صلح حدیبیہ اسی قبیل سے ہیں

چوتھا مقصد مقامی وشخصی واقعات

اس میں سریہ عمیر، سریہ محمد بن مسلمہ، سریہ عبداللہ انیس اور سریہ ابن عتیک شامل ہیں

پانچواں مقصد دشمن کو مرعوب کرنا

دشمن کواپنی سیاسی وعسکری قوت سے مرعوب کرنا بھی سرایا کے مقاصد میں شامل تھا تا کہ دشمن کی جنگی تیاریوں کی حوصلہ شکنی ہواور امن وامان کوتباہ کرنے سے باز آجائیں اس ضمن میں غزوہ قرقرۃ الکدر، سریہ قرقرۃ الکدر، غزوہ ذی امر، غزوہ بدر اخری، غزوہ دومۃ الجندل، سریہ قریظہ، غزوہ بنولحیان، سریہ عمر، سریہ بنوثعلبہ، سریہ بنوجموم، سریہ طرف، سریہ وادی القری، سریہ فدک، غزوہ وادی القری، سریہ ذات الرقاع، سریہ عیص، سریہ کدید، سریہ غالب بن عبداللہ، سریہ تربہ، سریہ بنوکلب، سریہ میفعہ، سریہ سریہ بنومرہ، سریہ بشیر، سریہ ابن العوجاء، سریہ ابوقتادہ، سریہ عینہ، سریہ قطبہ، غزوہ تبوک، سریہ دومۃ الجندل

چھٹا مقصد دفع خطرات

کچھ مہمات بغاوت کے خطرات دیکھ کران خطرات کو کچلنے کے لئے روانہ کی گئیں جن کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے اور زر پسندوں کو سر اٹھانے کی مہلت نہ ملی

ان میں غزوہ بنوقینقاع، سریہ رجیع، بئر معونہ، غزوہ بنونضیر، سریہ بنومصطلق، غزوہ بنوقریظہ، سریہ ذی القصہ اور سریہ بنوطئی شامل ہیں

ساتواں مقصد بت شکنی

جب اسلامی حکومت عرب معاشرے میں سیاسی وعسکری قوت بن کرابھری تو اس کو اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کی قوت حاصل ہوگئی تو عرب کے بت پرست لوگوں کو بت پرستی کی لعنت سے پاس کرنے کا وقت آگیا توبتوں کوختم کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں مختلف مہمات روانہ کی گئیں اس مقصد کے لئے جومہمات روانہ کی گئیں ان میں سریہ خالد رضی اللہ عنہ اور سریہ عمر وبن العاص رضی اللہ عنہ، سریہ سعد بن زید رضی اللہ عنہ، سریہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں

آٹھواں مقصد دشمنوں کی سرگرمیوں سے آگاہی

یہ اس لئے روانہ کی جاتیں تا کہ دشمن کی سرگرمیوں سے آگاہی حاصل ہواوران کے ناپاک منصوبوں کوخاک میں ملایا جاسکے

اس میں سریہ سیف البحر، سریہ رابغ، سریہ خرار، سریہ نخلہ، سریہ قردہ، سریہ ابوقتادہ، شامل ہیں

نواں مقصد حفظ ماتقدم

اگر دشمن کے حملہ آور ہونے کا امکان بھی ہوتواس کے حملہ کو ناکام بنایا جاسکے رسول اللہ ﷺ اس حوالے سے سریہ عمرو بن امیہ، سریہ عبداللہ بن رواحہ، سریہ قربہ، سریہ خالد بن ولید، سریہ ضحاک بن سفیان کو روانہ فرمایا

دسواں مقصد دشمن سے کھلی جنگ

بعض مہمات دشمن کے ساتھ ٹکر لینے کے لئے روانہ کی گئیں ان مہمات کی تعداد بہت کم ہے مگران مہمات، بہت اہم کردار ادا کیا ان میں غزوہ بدر، غذوہ احد، غزوہ احزاب، اور غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین، اور سریہ موتہ شامل ہیں

گیارہواں مقصد گستاخوں کے قتل کے لئے

ایک غیر خونی انقلاب

یہ تفصیل دینے کا مقصد یہ ہے کہ تا کہ وہ لوگ جو مستشرقین کے نام سے جانے جاتے ہیں اور اہل اسلام ورسول اللہ ﷺ پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں ان کو معلوم ہو کہ جن وجوہات کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ غزوات میں تشریف لے گئے اور سرایا روانہ فرمائے اس طرح تو کسی کے ملک میں بھی ہوگا تو وہ مہم جوئی کریں گے اور آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے اگر اہل اسلام کریں تو دہشت گرد اور یہ خود کریں تو انصاف یہ کہاں کا انصاف ہے؟ آج تو ہمارے ملک میں امن کے دنوں میں ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں اور وہ بھی صرف ایک سال میں

کتنے لوگ شہید ہوئے؟

رسول اللہ ﷺ کے غزوات وسرایا میں ۲۵۹ مسلمان شہید ہوئے

کتنے کافر مارے گئے؟

اور کافر لوگ جو فسادی تھے اور ان میں چور ڈاکو اور دین کے خلاف مکاریاں کرنے والے شامل ہیں مارے گئے جن کی کل تعداد ۹۰۰ سو ہے

کتنا علاقہ فتح ہوا؟

۱۰ لاکھ مربع میل علاقہ فتح ہوا رسول اللہ ﷺ کی زمانہ مبارکہ میں

صرف امریکہ و برطانیہ کا حال دیکھیں

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کے امن کا داعی کہتے ہیں ان کی بدمعاشی دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ ظلم کس طرف سے ہے

جنگ عظیم اوّل

جنگ عظیم اول میں ۲ کروڑ لوگوں کا قتل ہوا

جنگ عظیم دوم

جنگ عظیم دوم میں ٦ کروڑ لوگوں کا قتل ہوا

امریکی انقلاب

امریکہ نے اپنے قیام میں ۱۷۷٦ عیسوی سے لیکر اب تک ایک عرب ۲۰ کروڑ لوگوں کو قتل کیا ہے

برطانوی بدمعاشی

برطانیہ نے بنگلہ دیش میں مصنوعی قحط پیدا کر کے ۷۰ بنگالی لوگ ہلاک کئے ہیں

دجال کے سپاہی

دجال کے سپاہی

امریکہ کی پاکستان کے خلاف سازشیں

امریکہ نے پاکستان میں نینسی جے پال کو تین اہم کام سپرد کر کے بھیجا

پہلا   پاکستان کے نظام تعلیم میں تبدیلی

مرکزی کردار نینسی جے پال کو اس مشن میں کامیابی ملنا شروع ہوگئی حکومت نے ۲۰۰۳ میں نصاب تعلیم میں تبدیلی شروع کر دی جو کہ ۲۰۰۴ میں مکمل ہوگیا ذرائع کے مطابق اس کی خدمت کے عوض پاکستان کو تین ارب اور نوے کروڑ دئے گئے بعد میں پرویز مشرف نے انڈیا ٹوڈے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا پاکستان اور بھارت کا نصاب تعلیم ایک ہونا چاہئے

اسی طرح اس مئی ۲۰۰۴ میں قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے کہا کہ بیالوجی کی کتاب میں قرآنی آیات کا کیا کام ہے؟

اور یہ بھی کہا کہ مقدس مضامین کے سامنے کتے کی تصویر آجائے تو کیا مضائقہ ہے؟

اس سازش کے تحت پاکستان کے نصاب تعلیم میں سے سیرت رسول ﷺ اور غزوات وجہاد کی آیات شہادت کا فلسفہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات، مسلم فاتحین کے حالات، امہات المومنین رضی اللہ عنہم کا تذکرہ اور ہر ایسی بات کو نکال دیا گیا جس سے انسان ایک نظریاتی مسلمان بن سکتا ہو

صدر بش کا اظہار فخر

نصاب تعلیم میں تبدیلی کے بعد صدر بش نے ۵ فروری ۲۰۰۵ میں بطور فخر کہا کہ پاکستان کا نظام تعلیم میرے کہنے پر تبدیل کیا گیا

[۲۰۱۶ میں تو انہوں نے حد کر دی ہے بیانات کی

بعض جاہل وزیروں کے بیانات آتے رہتے ہیں کہ ہم کو مولویوں کی ضرورت نہیں

ہم مولوی ازم کو پسند نہیں کرتے ایک نون کا وزیر پرویز رشید نے بیان دیا کہ مدرسے

جہالت کی فیکٹریاں ہیں

اب تو خیر مدارس میں بھی نظام تعلیم تبدیل کر دیا گیا ہے مولوی بھی جدت پسند ہونا شروع ہوگئے]

دوسرا   ۱۹۷۹ والے حدود آرڈیننس کی تبدیلی

ایجنڈا جو نینسی جے پال کو سونپا گیا وہ ۱۹۷۹ والے حدود آرڈیننس کو تبدیل کرنا تھا تا کہ پاکستان کے اسلامی کلچر کو مادر پدر آزاد معاشرے میں تبدیل کیا جا سکے اس پر ۲۰۰۵ میں کام شروع کیا گیا اس کا نام حقوق نسواں کا نام دیا گیا ۲۰۰۶ میں یہ بل پاس کیا گیا اور حدود آرڈیننس ختم کر دیا گیا اس مشن کو کامیاب کرنے کیلئے ابتدائی طور پر ۲۵، ۲۵ کروڑ خرچ کئے گئے تا کہ اس ملک میں بے حیائی وفحاشی کو عروج دیا جا سکے اس وقت پرویز مشرف نے اس کو روشن خیالی کا نام دیا اور اسی کے دور میں مخلوط میراتھن ریس کا انعقاد کیا گیا اس مشن پر عمل کرنے کے لئے میڈیا پر مباحثے کرائے گئے جن کے موضوعات زنا بالجبر اور زنا بالرضا تھے جس میں حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا

تیسرا   ناموس رسالت قانون اور امتناع قادیانیت میں تبدیلی

اس کا ایجنڈ کو پورا کرنے کے لئے ۲۰۰۷ میں کام شروع ہونا تھا صدر مشرف کی حکومت سنگین حالات کا شکار ہوگئی جس کی وجہ سے یہ منصوبہ اس وقت پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا

اس کے حق میں اس وقت سلمان تاثیر قتیل کے اور عاصمہ جہانگیر اور الطاف کے بیانات سامنے آئے

دجال کا لشکر ص ۵۸ تا ۸۸

بعد میں سلمان تاثیر اسی وجہ سے قتل ہوا اسی قانون کے خلاف باتیں کرتا تھا اللہ تعالی نے ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کو یہ ہمت عطا فرمائی سلمان تاثیر کی لڑکیوں کے بھی بیان آنے شروع ہوگئے کہ ہم بھی باپ کے مشن پر عمل کریں گے پھر شہباز بھٹی عیسائی کو یہی بکواس کرنے پر

قتل کیا گیا

اس وقت شیری جو پیپلز پارٹی کی ہے اس نے بھی یہ بیان دیا

تحریک انصاف کا چیرمین عمران خان بھی اسی طرح کی باتیں کرتا رہتا ہے

یہ سارے لوگ جونیئسی جے پال کا مشن پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں حقیقت میں سارے شیطان کے بھائی ہیں

عراق میں امریکی مظالم

۶۰ سے زائد مساجد شہید ایک ہی رات میں

عراق کے ایک شہر فلوجہ میں ۱۲۰ مساجد میں سے ۶۰ سے زائد مساجد ایک ہی رات میں بمباری کر کے شہید کردی گئیں اور اپنے مکینوں کے سمیت کھنڈر بن گیا

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ازواج مطہرات کو گالیاں دینے پر مجبور کیا جاتا

عراق میں لوگوں کو مجبور کیا جاتا کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کوئی لطیفہ سناؤ ایک شخص کو حضرت ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے لطیفہ سنانے کا کہا تو اس نے انکار کیا تو اس کے منہ پر تھوک دیا گیا

بوڑھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی پر مجبور کیا جاتا اور جیلوں میں موجود ہزاروں خواتین کے ساتھ زیادتی کی گئی اور ان کے بچے پیدا ہوئے اور بوڑھے لوگوں آپس میں بدفعلی کرنے پر مجبور کیا جاتا جوانوں کی ان کہ منہ پر ہی جلائی جاتیں

یہ کہاں کی تہذیب ہے؟

فرنگی عورتیں مسلمانوں کے منہ پر اپنے انڈر ویئر پہنا دیتیں تھیں

کتے چھوڑے جاتے

لوگوں کو ننگا کر کے کتے چھوڑے جاتے اور کتوں سے ان کی شرمگاہوں کو نچوایا جاتا

تصاویر فروخت کی گئیں

امریکی کتوں نے اہل اسلام پر مظالم کی تصاویر جن میں مسلمان خواتین کی ساتھ جو زیادتیاں کی گئیں اور مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے گئے تھے کو بیچ کر خوب ڈالر کمائے یہ سارا عراق کی ابوغریب جیل میں ہوا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جلال

امر عمر رضی الله عنه بصلب النصرانی الذی اراد الزنا بالمسلمة

ایک عیسائی نے ایک مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سولی چڑھانے کا حکم دیا

واجب الامۃ نحو نبی الرحمۃ ﷺ ص ۲۳۰

آج ہماری ماؤں بہنوں کے ساتھ کفار کیا کیا کر رہے ہیں مگر ہم تو آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں ان بدکردار کفار کو اس وقت تک سیدھا نہیں کیا جا سکتا جب تک ہم اپنے اندر غیرت نہ پیدا کر لیں

مصادر و مراجع

کتب تفسیر

نمبر شمار	نام کتاب
1	کنز الایمان
2	تفسیر عبد اللہ بن عباس
3	تفسیر مجاہد
4	تفسیر نیشاپوری
5	تفسیر یحی بن سلام
6	تفسیر تستری
7	تفسیر طبری
8	ابن ابی حاتم
9	تفسیر سمرقندی
10	تفسیر القرآن العزیز لابن ابی زمنین
11	التفسیر الوسیط للاواحدی
12	التفسیر الوجیز للواحدی
13	تفسیر سمعانی
14	تفسیر بغوی
15	تفسیر کشاف
16	تفسیر ابن عطیہ
17	تفسیر کبیر للرازی

نمبر شمار	نام کتاب
18	تفسیر العزیز لابن عبد السلام
19	تفسیر قرطبی
20	تفسیر بیضاوی
21	تفسیر مدارک
22	تفسیر ابن جزی
23	تفسیر خازن
24	التفسیر القیم لابن قیم
25	تفسیر ابن کثیر
26	الدر المنثور
27	روح البیان
28	تفسیر صاوی
29	تفسیر مظہری
30	روح المعانی
31	تفسیر شعراوی
32	خزائن العرفان
33	تبیان القرآن
34	فی ظلال القرآن

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب
1	صحیح بخاری
2	صحیح مسلم

3	سنن ترمذی
4	سنن ابن ماجہ
5	سنن نسائی
6	سنن ابوداؤد
7	موطاامام مالک
8	موطاامام محمد
9	مصنف عبدالرزاق
10	مصنف ابن ابی شیبہ
11	السنن الکبریٰ
12	الادب المفرد
13	سنن دارمی
14	سنن دارقطنی
15	طحاری
16	الجامع الصغیر
17	عمل الیوم واللیلۃ
18	المستدرک
19	شعب الایمان
20	الاربعین للنووی
21	الاربعون لابی البرکات
22	الاربعون البلدانیہ لابن عساکر
23	الاربعون البلدانیہ لابن ابی طاہر

24	الاربعون لموید
25	کتاب الاربعین فی الجہادووالمجاہدین
26	کتاب الاربعین فی مناقب امہات المومنین
27	فضل الجہادلاحمہ بن عبدالواحد
28	کتاب الجہادلامام عبداللہ بن مبارک
29	کتاب الجہادلابن ابی عاصم
30	الاربعون لبکری
31	لاتغضب
32	الترغیب والترہیب
33	اربعین شدت
34	حیات الصحابہ
35	کنزالعمال
36	مشکوۃ المصابیح
37	النسائیات
38	مسندالفردوس
39	کتاب المصاحف لابی بکرابن الانباری
40	جامع الاثار

شروح الحدیث

نمبر شمار	نام کتاب
1	عمدۃ القاری
2	فتح الباری
3	الدر المنضود
4	عون المعبود
5	نعمۃ الباری
6	مراۃ المناجیح
7	شرح صحیح مسلم
8	منار القاری شرح مختصر بخاری
9	اتحاف سادۃ المتقین
10	المغنی
11	اشعۃ اللمعات للشیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سیرت و تاریخ

نمبر شمار	نام کتاب
1	سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد
2	کتاب المغازی لامام واقدی
3	کتاب المغازی لابن اسحاق
4	الشفاء
5	شرح الشفاء
6	سیرۃ الرسول ﷺ

نمبر شمار	نام کتاب
7	زاد المعاد
8	طبقات ابن سعد
9	البدایہ والنہایہ
10	الرحیق المختوم
11	رحمۃ للعالمین
12	تاریخ الخمیس
13	سیرۃ ابن ہشام
14	الروض الانف
15	جواہر البحار
16	دلائل النبوۃ لابی نعیم
17	دلائل النبوۃ للبیہقی
18	زرقانی علی المواہب
19	مواہب الدنیہ
20	جامع الآثار فی مولد النبی المختار
21	ضیاء النبی
22	الخصائص الکبری
23	وفاء الوفاء
24	واجب الامۃ نحو نبی الرحمہ
25	تاریخ الخلفاء
26	طبقات الکبری للشعرانی
27	الریاض النضرہ

28	مدراج النبوۃ
29	سیرۃ سید الوری ﷺ
30	خاندان مصطفی ﷺ
31	السیرۃ المحمدیہ للغزالی
32	حلیۃ الاولیاء
33	الصواعق المحرقہ
34	سیرۃ حلبیہ
35	تلقیح فہوم اہل الاثر

متفرق کتب

نمبر شمار	نام کتاب
1	مکتوبات امام ربانی
2	خزینہ معرفت
3	فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
4	تحفظ ناموس رسالت
5	تحفظ ختم نبوۃ
6	رسائل میلاد
7	دجال کے سپاہیوں نے قرآن کیوں جلایا؟
8	مراۃ العارفین
9	کلیات اقبال

10	مثنوی شریف
11	انوار علماء اہل سنت سندھ
12	مقابیس المجالس
13	احیاء العلوم
14	بہجۃ الاسرار
15	ملفوظات اعلیٰ حضرت
16	باادب بانصیب
17	بے ادب بے نصیب
18	عاشقان رسول ﷺ کے سچے واقعات
19	شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور
20	السیف المسلول
21	الصارم المسلول
22	بدمذہبوں سے رشتہ داری کا حکم
23	حیات محدث اعظم پاکستان
24	الدرر الکامنہ
25	عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق
26	ضیائے حرم
27	کتاب الحجہ
28	ملفوظات طیبہ
29	تحریک ختم نبوت
30	سیرۃ مولانا محمد علی

31	سیرہ شامی
32	زبدۃ المقامات
33	رسائل اویسیہ
34	رسائل میلاد

کتب اسماء الرجال

نمبر شمار	نام کتاب
1	الاصابۃ فی تمیز الصحابہ
2	میزان الاعتدال
3	اسد الغابۃ

کتب فقہ

نمبر شمار	نام کتاب
1	کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ
2	الحاوی للفتاوی لسیوطی
3	المبسوط لسرخسی
4	فتاوی رضویہ

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

اس کتاب میں شامل ابواب

- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- قرآن اور اخلاق حسنہ
- اللہ کے لئے جلال
- غصہ کے احکام
- جانور سے تشبیہ دینا
- رسول اللہ ﷺ کی محبت میں رشتہ داری نہیں دیکھی جاتی
- رسول اللہ ﷺ نے کن لوگوں پر لعنت فرمائی
- رسول اللہ ﷺ کا دعائے ضرر کرنا
- رسول اللہ ﷺ کا رحمت ہونا
- رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم
- رسول اللہ ﷺ کے رحمت ہونے کا مطلب
- اس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں
- رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھانا
- صحابہ کرام کا دعائے ضرر کرنا
- جانور اور تحفظ ناموس رسالت
- صحابہ کرام کا درس غیرت
- صوفیاء کا درس غیرت
- میلاد ایسے مناؤ
- الاربعین العارفیہ
- گستاخوں اور کافروں کی معافی کا حکم منسوخ ہو چکا
- منافقین کو مسجد سے کیسے نکالا گیا؟
- رسول اللہ ﷺ پر کفار کے مظالم
- صحابہ کرام پر کفار کے مظالم
- گستاخوں کو معاف کرنے کی وجہ
- بدر میں صرف گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا
- مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات
- غزوات وسرایا کی درجہ بندی
- دجال کے سپاہی
- کافروں اور گستاخوں کے ساتھ سختی کرنے کا بیان

مولانا حافظ ضیاء احمد قادری کی دیگر کتب

- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور عورت
- اسلام اور کھیل
- تاریخ اہل سنت
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا۔۔۔
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- قلم کا ادب
- میلاد سید المرسلین ﷺ
- میلاد سید الانبیاء ﷺ
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
- اعلیٰ حضرت اور سائنس
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات
- قربانی کے فضائل ومسائل
- اپنے ایمان کی فکر کیجئے
- منافقین اور ان کی صفات
- عظمۃ حبیب الرحمن من تفسیر روح البیان
- صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر

غوثیہ مسجد
ٹاؤن لاہور
مکتبہ طلع البدر علینا